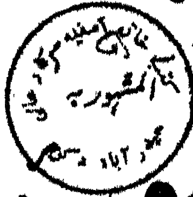
الله یجتبی الیه من یشاء ویهدی الیه من ینیب

الحمد لله علی احسانہ کہ دریں زمان سعادت توامان میمنت اقتران نسخہ عدیم المثیل الموسوم بہ اسم تاریخی

مظہر علوم



تفسیر سورہ ہود

از مولانا مولوی محمد سپہدار خان صاحب دہلوی حسب ایمائے جناب مولوی محمد عبد الاحد صاحب [illegible] شوال سنہ ۱۳۱۰ھ

در مطبع مجتبائی واقع دہلی مطبوع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد للہ الذی انزل القرآن علی رسولہ والصلوۃ والسلام علی الذی انزل علیہ الفرقان من بینہ وعلی الہ
واصحابہ الذین جاہدوا فی سبیلہ اما بعد کہتا ہے مسکین محمد سپہدارخان ابو احمد بن محمد اکبر خان بن
محمد ابوبکر خان سرہندی ثم الدہلوی غفر اللہ لہ ولوالدیہ ہرگاہ کہ بعض احباء مصر ہوئے واعظ کی کہ اکثر
روتو اس مجلس سے مشرف ہوتے ہیں مگر عورتیں بہر جا وعظ میں جا سکتے سنتے عاجز ہیں اور اس
رستے میں شرک اور جہالت اور ترک صوم وصلوۃ اکثر ہی انکے واسطے اپنے مکان پر وعظ مقرر ہو
تاکہ یہہ بھی سنکر فیض یاب ہوں اگرچہ یہہ بندہ لیاقت اس امر عظیم کی نہیں رکھتا تھا مگر بموجب
کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر اور بشتہ وعید دا تو الا ینہا ہو
عن منکر فعلوہ سے ازکار نکر سکا بوجہ تنہائی اسکے اور کتب سیرت واسطے بیان کے
مطالعہ کیا اوسکو لکھ لیا اس غرض سے کہ جو لوگ استعداد خوبیت کی نہیں رکھتے وہ اس کتاب کی
دیکھکر بیند وعظ کہیں مسکین اتفاقا سورہ ہود میں کہ اکثر قصہ انبیا علیہم السلام کے ہیں سیدیشہ وحر
رنگیا ہوا اور نام تاریخی اسکا مظہر علوم ۱۲۹۱ رکھا ابتدا اسکی ۲ شہر محرم الحرام سن بارہ سو اکیانوے ہجری بروز
ہوئی ہوتی بی ونعم الوکیل وما اسألکم علیہ من اجران اجری الا علی اللہ وہو الموفق بالبدایۃ والنہایۃ
سورۃ ہود مکیۃ آیاتہا ۱۲۳ نزدیک کوفیون کے اور ۱۲۱ نزدیک بصریون کے اور مکیون کے
اور ۱۲۲ نزدیک شامیون کے کلماتہا ۱۶۳۲ حروفہا ۷۹۲۴ رکوعاتہا ۱۰ اور ربط اس سورۃ کا
سورہ یونس کے ساتھ بہت وجہ سے ہے لفظا ومعنی ایک تو یہ کہ الر ان دونوں کی ابتدا ہی اسکے
تلک آیات الکتاب الحکیم ہے اور یہیں کتب احکمت ہے اور وہاں ان انذر الناس وبشر الذین
امنوا ہے اور یہاں انی لکم منہ نذیر وبشیر اور وہاں ذلکم اللہ ربکم فاعبدوہ اور یہاں ان لا تعبدوا الا اللہ اور اس
مقام پر خلق السموات والارض اور اس مقام پر بھی یہی کلمات ہیں علی ہذا القیاس بسم اللہ الرحمن الرحیم
الر اللہ اعلم بمرادہ بذالک چنانچہ جبریل امین علیہ السلام حروف مقطعات جب لاتے تو پیغمبر علیہ السلام
بکلے جبریل نہیں سمجھ گیا آگے پڑھ جبریل کو تعجب ہوتا کہ مجھ ہی لاتیوا لیکوا اسکے بھید سے
میں اور آنحضرت کو معلوم ہوگیا یہ کلام رمز اور اشارت کی قسم ۔۔۔ ۔۔۔

آپس مین کچھہ بھید کی بات ہو اور وہ اشارۂ کلام کرین تو بجز انکے اور ونکو خبر نہین ہوتی شعر میان عاشق و
معشوق رمزیست * کراما کاتبین را ہم خبر نیست * اگرچہ اور ونکی نسبت یہہ شعر درست نہین مگر یہان
صحیح ہے کہ کراما کاتبین سے جبرئیل افضل ہین انکو بھی خبر نہین یا یون جانو کہ معانی اخر تلفظ مین سے
پیدا ہوتے ہین اور اقل بنا اسم و فعل کے تین حروف ہین جب یہہ حروف مرکب ہون مواد مختلفہ مین تو
معنی بھی مختلف ہوتے ہین اور یہان سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ اصل حروف ہجا کے بھی معنی ہین اگرچہ
ترکیب سے کچھہ زیادتی معنی کی پائی جائے جیسا کہ مواد مختلفہ مین دو حرف بعینہ رہین اور ایک حرف
بتغیر مادہ کا کیا جاوی مثل فرث فرج فرح فرخ فرد فرر فرس فرش فرط فرع فرغ فرق
(سرگین شگاف خوشی بچہ مرغ تنہا ... اسپ بچھانا زیادتی شاخ فارغ ہونا جدا کردن)
فرک جو کہ معنی فا و را کے ہین یعنی انشراح اور کشادگی وہ جمیع مواد مذکور مین پائی جاتی ہے اگرچہ
بسبب تغیر حرف ثالث کے مادہ مختلف ہوا ہے اور کچھہ زیادتی معنی کے بقدر حرف ثالث کے بھی
ہوئی ہے مگر معنی حرف ہجا کے سمجھنے کو بڑا فہم چاہئی جسکو اللہ جل شانہ عطا فرماوے اور ایک قاعدہ
اور بھی ہے کہ فصیح اور بلیغ اپنے کلام مین یہہ حروف درج کرتے ہین اور بلاغت مین کلام شعرا کا
معتبر ہے لکل فن رجال سعدی شعر اے بالا چون صنوبر دی رخت چون سیم ہے * زلف ازی
ہمچون عنبر لب چو شین و کاف و رے * اگرچہ شین کاف رے سے کئی مادہ مرکب ہوسکتے ہین جیسے
شکر اور رشک اور شکر اور کرش لاکن جو اس مقام کے لایق ہون گے وہی لئے جاینگے اسواسطے
بعض مفسرین بیان کرتے ہین کہ الف سے لفظ اللہ اور لام نزول کا اور را رسول کی تو معنی یہہ ہوئے
کہ اللہ نے نازل کری رسول اپنے پر کتاب احکمت آیاتہ کتاب کہ محکم کی گئی ہین آیتین اسکی ف یا تو محکم کے
وہ معنی ہین جو آل عمران مین مذکور ہین منہ آیات محکمات ہن ام الکتاب واخر متشابہات بعض اونمین سے
آیات احکام کی ہین یعنی جنسے حلت و حرمت ثابت ہوتی ہے اور بعض متشابہات جیسے ید اللہ اور
وجہ اللہ وغیر ذلک فاما الذین فی قلوبہم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ وما
یعلم تاویلہ الا اللہ پس وہ لوگ جنکے دلونمین کجی ہے پس پیروی کرتے ہین متشابہ کی واسطے
اوٹھانے فتنہ کے اور در پے ہوتے ہین توجیہ اسکی کے اور نہین جانتا تاویل اسکی مگر اللہ والراسخون
فی العلم یقولون امنا بہ کل من عند ربنا وما یذکر الا اولوا الالباب اور جو لوگ رسوخ رکھتے ہین علم مین
کہتے ہین کہ ایمان لائے ہم ساتھہ اسکی کل آیات ہمارے رب کی طرف سے ہین محکم ہون یا متشابہ
اور نہین پند پذیر ہوتی مگر صاحب عقل ف اس مقام پر ایک فرقہ منکر ہے ید و وجہ وغیرہ کا دلیل
اسکی یہہ ہی کہ جب اللہ جل شانہ کے واسطے ید و وجہ ثابت کیا تو اللہ کی ذات مین تجزی لازم
آئی واللازم باطل فکذا الملزوم اور دوسرا فرقہ کہتا ہے کہ جب قرآن سے ثابت ہوا تو انکار اسکا
انکار قرآن کا ہے اور وہ قیاس کرتے ہین اپنے اعضا پر وہ فرقہ مجسمہ ہے رحمت کرے اللہ تعالے

علماء اہل سنت والجماعت پر کہ کتب عقائد مین تصریح کر گئے ہین ید اور وجہ وغیرہ صفات الٰہیہ سے ہین ثابت بالنص مگر اسکی کیفیت ہمکو معلوم نہین جیسے اسکی ذات بی شبہ بی نمون ہے اسی طرح ید اور وجہ بھی ہے ذات اسکی واجب الوجود ہے اور ممکنات سے پاک ہے ~~~ نظم

موجود منقسم بدو قسم است نزد عقل ۔ یا واجب الوجود و یا ممکن الوجود
ممکن دو قسم گشت ہمہ جوہر و عرض ۔ جوہر بہ پنج قسم شد ای ناظم عقود
جسم و دو اصل او کہ ہیولا و صورتست ۔ پس نفس و عقل این ہمہ را یاد گیر زود
نہ قسم گشت جنس عرض این دقیق را ۔ فی الحال بحث جوہر عقلی بمن نمود
چون کیف و کم و این و متی و مضاف وضع ۔ پس فعل و انفعال دگر ملک لے ودود
پس واجب الوجود ازینہا منزہ است ۔ کو ہست دیود وخواہ و اینہا ہمہ نبود

اب اگر اتباع اگلون کا نکرین اور اپنی تحقیق شروع کرین تو لاریب اہل سنت سے نکل کر خدا جانے بہتر مین سے کس فرقہ مین جا ملین اور ایمان کو ہاتھ سے کھو بیٹھین اسکی مثال ایسی کہ اگلے لوگونکی عمدہ عمدہ کہانی جو ہمارے واسطے پکا کر رکھ گئے ہین پسند نہین کرتے اور اسمین عیب نکالتے ہین باوجودیکہ اپنے تئین کچی پکی روٹی بھی پکانی نہین آتی بجز بھوکا مرنیکے اور ثمرہ اسکا کیا ہوگا پس تقلید مجتہدونکی لازم پڑی اور اس زمانہ مین کیسا ہی عالم ہو مجتہدونکی نسبت عامی ہے عجیب ماجرا ہے کہ مجتہدونکی تقلید تو لوگ چھوڑتے ہین اور عامیون نے تقلید کرتے ہین فرمن المطر قام تحت المیزاب مصرع او خویشتن گم است کرا رہبری کند * بیان آمدن تھا کہ کتاب الحکمت یا اسکی معنی یہہ ہین کہ ایات توحید کے کہ اصل اصول دین کا ہین یا احکمت کے معنی عجیب النظم اور بدیع المعنی یعنی یہہ کتاب معجز ہے نظما و معنی یا احکمت کے یہہ ہین کہ ایک جگہہ اجمال اور دوسری جگہہ اوسکی تفصیل ہے جسکو فرمایا ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ ۙ پھر تفصیل کی گئی ہے پاس حکمت والی خبردار کی سے ف یعنی جب نازل کرنیوالا قرآن کا ایسا حکمت والا خبردار ہے تو تمہاری بیوقوفی ہے اورکی عبادت کرنی سوا اللہ جل شانہ کے اب کہدے تو اے محمد انسے اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ یہہ کہ نہ بندگی کرو مگر اللہ کی ایسا نہو کہ قیامت کے دن کہو کہ ہمارے پاس کوئی ڈرانیوالا نہین آیا اِنَّنِيْ لَكُمْ مِّنْهُ نَذِيْرٌ تحقیق مین ہون واسطے تمہارے ڈرانیوالا اگر ایمان نہ لاؤگے تم اور خوشخبری دینیوالا اسکی طرف سے اگر ایمان لاؤگے تم ف ایمان لانے سے اول کے گناہ سب معاف ہوجاتے ہین جیساکہ حدیث مین آیا ہے الایمان یہدم ماکان قبلہ اور اگر بعد ایمان لانیکے شاید گناہ ہون اس سے استغفار کرو وَّاَنِ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ اور استغفار کر لینے رب سے پھر توبہ کرو استغفار کے سبب سے عذاب نہین آتا جیساکہ فرمایا وماکان اللہ معذبہم وہم یستغفرون

اور اللہ گناہ معاف کرتا ہے اور قحط بھی دور کرتا ہے جیسا کہ فرمایا استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء
علیکم مدرارا اور صحیح بخاری مین ابی ہریرہ سے روایت ہے حضرت استغفار کرتے تھے ہر روز
ستر مرتبہ سے زیادہ اور مسلم کی روایت مین سو مرتبہ آیا ہے باوجود مغفور ہونے گناہ ماتقدم و
ماتاخر کے پھر بھی حضرت کثرت استغفار کرتے تھے ہمکو اُس سے زیادہ بطریق اولی چاہیئے مگر زبانی
توبہ فقط فائدہ مند نہین جیسے بعضی عورتین کلّون پر ہاتھ مارتی ہین اور توبہ توبہ کرتی ہین
اور وہ بھی آہستہ آہستہ کہ چوٹ نہ لگے توبہ کے یہہ معنی ہین کہ جس گناہ مین مبتلا ہو اُسکو چھوڑدے
اور توبہ کیوقت اُسکا ارادہ کرنیکا پھر نہو **شعر** سبحہ در کف توبہ بر لب دل پر از ذوق گناہ +
معصیت را خندہ می آید بر استغفار ما + اور موجب برکت مال اور اولاد کا بھی ہے جیسا کہ فرمایا
یمددکم باموال وبنین اور جس عورت کے بچہ نہوتا ہو یا نہ جیتا ہو اُسکو پڑھنا استغفار کا مجرب عمل ہے
اور جنت اور انہار کا بھی وعدہ ہے اسیکا اشارہ یہان بھی فرمایا یُمَتِّعْکُمْ مَتَاعًا حَسَنًا
اِلٰٓی اَجَلٍ مُّسَمًّی پرورش کریگا تمہاری پرورش اچھی مدت معلوم تک **ف** یعنی موت یا قیامت تک
کہ دن جزا کا ہے دیگا ہر عمل والیکو بدلہ اُسکے عمل کا فرمایا وَّیُؤْتِ کُلَّ ذِیْ فَضْلٍ فَضْلَہٗ
اور دیگا ہر عمل والیکو بدلا عمل اُسکے کا آخرت مین **ف** جبکہ جانا تمنے فائدہ توحید اور عمل
صالح کا ثواب لائق ہے کہ میرا کہنا مانو کہ فلاح دارین کی اسمین ہے فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ
عَذَابَ یَوْمٍ کَبِیْرٍ پس اگر روگردانی کروگے تم پھر مین خوف کرتا ہون تمپر عذاب دن
بڑیکا **ف** اصل مین تتولوا دو تا تھین ایک حذف ہوئی ہے واسطے تخفیف کے اور دن کا
بڑا ہونا ظاہر ہے کہ کان مقدارہ خمسین الف سنۃ قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہوگا اگر
تمکو قیامت کے آنے مین شک ہے یا یہہ خیال ہے کہ ہمارے اجزا منتشرہ کیونکر جمع ہونگے
یہہ جان لو اِلَی اللّٰہِ مَرْجِعُکُمْ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ طرف اللہ ہی کے ہے بازگشت تمہاری
اور وہ قدرت رکھتا ہے ہر شے پر ان دلایل توحید کو سنکر بعض تو مسلمان خالص ہوگئے
اور بعض نے واسطے بچانی جان ومال اور اولاد اپنی کے ظاہرًا ایمان قبول کیا لیکن دل مین
کفر رہا ادھر بھی ملتے رہے اور کفار سے بھی جیسا کہ فرمایا واذا لقوا الذین امنوا قالوا امنا واذا
خلوا الی شیطینہم قالوا انا معکم انما نحن مستہزءون اللہ نے اپنے حبیب کو اُنکے بھید سے آگاہ کیا
اَلَآ اِنَّھُمْ یَثْنُوْنَ صُدُوْرَھُمْ لِیَسْتَخْفُوْا مِنْہُ آگاہ ہو لے محمد کہ تحقیق وہ لوگ دہرا
کرتے ہین اپنے دلونمین تاکہ چھپاوین دل کے بھید اللہ سے **ف** جب بعض بھید اُنکے اللہ نے
رسول پر ظاہر کردیئے تو خیال فاسد اُنکے مین یہہ آیا کہ ہم جو مشورہ کرتی ہین کوئی سنکر خبر
رسول کو پہنچاتا ہے اب مشورہ حفاظت کے ساتھ کرو جسکی خبر دی اللہ جل شانہ نے فرمایا

اَلَا حِیْنَ یَسْتَغْشُوْنَ ثِیَابَہُمْ آگاہ ہوا ے محمد جسوقت مشورہ کرتے ہین ڈھانک لیتے ہین
وہ اپنے تئین کپڑون سے **ف** یعنی پردون کے اندر بیٹھکر مشورہ کرتے ہین تاکہ کوئی نہ سنے
اور ایک مکان علیحدہ بنا رکھا ہے جسکو دار الندوی کہتی ہین **مصراع** نہانکی مانند آب
رازی کز وسازند محفلہا اور یہہ نہین جانتے کہ یَعْلَمُ مَا یُسِرُّوْنَ وَمَا یُعْلِنُوْنَ اِنَّہٗ عَلِیْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ
وہ اللہ جانتا ہے جو پوشیدہ کرتے ہین وہ اور جو ظاہر کرتے ہین تحقیق وہ جاننے والا ہے بھیدونکا

ابیات برو علم یکذرہ پوشیدہ نیست ٭ کہ پیدا و پنہان بنزدش یکے است ٭
ترا برافگند قطرہ سوے یم ٭ ز صلب آورد نطفۂ در شکم ٭ ازان قطرہ لولوی لالا کند
وزین صورت سرو بالا کند ٭ اگر علم اسکا ایسا وسیع نہو تو کارخانہ جہان کا درہم برہم ہو جائے
کہین فقیر کو غنی اور غنی کو فقیر اور تندرست کو بیمار اور بیمار کو تندرست کرنا علی ہذا القیاس اور
ہر ایک کو روزی پہنچانا وَمَا مِنْ دَآبَّۃٍ فِی الْاَرْضِ اِلَّا عَلَی اللّٰہِ رِزْقُہَا اور نہین ہے کوئی چلنے والا
زمین پر مگر اللہ پر ہے رزق اسکا **ف** من اسجگہ زائدہ ہے تبعیضیہ نہین بن سکتا کیونکہ
رزق سب کو پہنچاتا ہے **ابیات** مہیا کند روزی مار و مور ٭ وگر چند بی دست و پا باشد و
زور ٭ چنان پہن خوان کرم گسترد ٭ کہ سیمرغ در قاف روزی خورد ٭ ادیم زمین سفرۂ
عام اوست ٭ برین خوان یغما چہ دشمن چہ دوست ٭ اصمعی ایک بزرگ تہے انکے گھر مین چور گھس
آنکر گھسے پوچھا اونہون نے کیا سبب ہے تم اسباب میرا لیتے ہو جواب دیا ہماری روزی اس میں ہے
اونہون نے کہا اللہ قرآن مین فرماتا ہے وَفِی السَّمَآءِ رِزْقُکُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ چور نے کہا یہہ اللہ کا کلام ہے
اونہون نے کہا ہان چور نے کہا میری بڑی بے وقوفی ہے کہ مین زمین مین تلاش کرتا ہون القصہ
توبہ کری بعد چند مدت کے خانۂ کعبہ کے طواف مین اصمعی سے اُس نے ملاقات کی اصمعی نے پوچھا
تم کون ہو جواب دیا آپ نے مجھکو جس روز سے قرآن کی آیت تعلیم کری ہے مجھکو رزق آسمان سے
ملتا ہے آپ کا بڑا احسان ہے اور کچھ تعلیم کرو فرمایا فَوَرَبِّ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اِنَّہٗ لَحَقٌّ مِّثْلَ مَآ اَنَّکُمْ تَنْطِقُوْنَ
جواب دیا ایسا کون کم بخت ہے جو اللہ کا کلام حق نہین جانتا کہ اللہ کو قسم کہانے کی حاجت پڑی
یہہ کہا اور ایک چیخ مارکر انتقال کر گیا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ غرضکہ جو جس کے مقسوم مین ہے
ہر حیلہ اُس کو پہنچتا ہے فتوح الشام مین ہے کہ خالد بن ولید نے ایک قلعہ کا محاصرہ کیا مدت دراز
تک جنگ رہی بہت کفار جہنم واصل کئے لیکن قلعہ فتح نہوا ہر روز جانبازی کرتے ایک روز معرکۂ
جنگ سے بسبب بہوک کے خیمہ مین آئے کہانا نہ پایا پہر واپس گئے اور لڑائی مین مشغول
ہوئے دوسرے اور تیسرے روز بہی یہی اتفاق ہوا غلام سے پوچہا کہ تو روٹی پکاتا نہین یا کس
واسطے نہین رکہتا اُس نے کہا چار روٹی روز پکاتا ہون دو مین کہاتا ہون دو آپ کے

واسطے رکھہ جاتا ہون خالد نے کہا مین تین روز سے نہین پاتا خادم نے تعجب کیا بموجب
عادت کے روٹی پکا کر اُنکے واسطے جہان رکھتا تھا رکھکر چھپ کر بیٹھہ رہا دیکھا ایک کتا دو
روٹیون کو لیکر قلعہ کیطرف گیا غلام نے سید کو خبر دی خالد نے کہا الحمد للہ یہہ قلعہ انشاء اللہ
اب فتح ہوگا حکم دیا کہ سو آدمی جان باختہ اللہ کے واسطے جان اپنی بیچین اور میرے ساتھہ
اُس کتے کا پیچھا کرین سو آدمی طیار ہوئے اور کتا معہ روٹیون کے پانی کی خندق مین
کود قلعہ کی بدررو مین گیا ساٹھہ آدمی خالد کے ساتھہ خندق مین کود سے چالیس رہگئے خالد نے
حکم دیا تم ساٹھہ آدمی آگے پیچھے ایک ایک برابر چلے آؤ آخر بہزار خرابی بدررو سے قلعہ کے اندر
پہونچے وہان دوسری فصیل تھی اوسکا دروازہ بند اُس کتے نے دونون روٹیین شگاف کواڑ
مین سے اندر دین خالد نے کہا تو کون ہے اندر سے عورت بولی مین بسریہ کی بہن ہون میرے
آقا نے بسبب اسلام لانے میرے کے قید کیا ہے اور کھانا نہین دیتا یہہ دو روٹیین اللہ
بھیجتا ہے اب مجکو اس قید سے چھڑاؤ خالد نے کہا دروازہ کھول اُس نے دروازہ کھولدیا
خالد اور انکے ہمراہیون نے اور دروازے کھول دئے اور اوپر برج قلعہ کے باواز بلند تکبیر کہی
اللہ اکبر لشکر نے سنتے ہی حملہ کیا قلعہ فتح ہوگیا بیان اِس مین تھا کہ وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ
رزقہا معلوم کرنا چاہیئے کہ علماء معانی اور بیان لکھتے ہین کہ نفی کے بعد الا آتا ہے تو فائدہ حصر کا
ہوتا ہے اب جو کسب یا نوکری ہم کرین تو یہہ نہ جانین کہ اگر نہ کرین گے تو رزق نہ ملیگا اصل رزق
اللہ ہے اور باقی سب اسباب اور حیلے ہین اسپر بھروسہ نکرے ہان اسباب کی تلاش ضرور ہے
شعر رزق ہر چند بیگمان برسد + لیک شرط است جستن از درہا + اور کلمہ علی کا نہایت
شفقت پر دلالت کرتا ہے جیسے کہ کوئی کہے علی بالف درہم لفلان تو یہہ سمجہا جاتا ہے کہ اسکے
ذمہ واجب اور قرض ہین اور یہہ مسلہ عقائد مین مصرح ہے کہ اللہ پر کوئی چیز واجب نہین مگر
معتزلہ کا مذہب ہے کہ اللہ پر واجب ہے اصلاح بندون کی سوال کیا شیخ ابو الحسن الاشعری نے
اپنے اوستاد ابو علی جبائی سے کیا کہتے ہو تم تین بھائیون کو ایک مطیع مرا دوسرا عاصی
تیسرا صغیر کہا پہلا بہشت مین دوسرا دوزخ مین جائیگا تیسرے پر نہ عذاب نہ ثواب کہا اشعری نے
اگر وہ کہے اے رب کیون مارا مجکو صغیر نہ بڑا کیا مجکو کہ ایمان لاتا اور جنت مین جاتا کیا جواب ہے
پروردگار کو کہا جبائی نے اللہ کہہ سکتا ہے اگر تو بڑا ہوتا نافرمانی کرتا پھر دوزخ مین داخل ہوتا پس
تیرے حق مین صغیر مرنا بہتر تھا پھر کہا اشعری نے اگر کہے عاصی اے رب کیون نہ مارا مجکو صغیر کہ
مین اس سے بچتا پس کیا جواب ہے اللہ کو پس مبہوت ہوگیا جبائی اور جواب نہ آیا پس چھوڑا
اشعری نے مذہب اُس کا اور دلائل سے مذہب معتزلہ کا باطل کرنا شروع کیا اور کلمہ

علی کا دلالت کرتا ہے وجوب پر تو جواب اس کا یہہ ہے کہ محض ہمارے اطمینان کے واسطے تفضلا اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ کمال بھروسہ ہمکو رزق کے ملنے مین اللہ ہی پر ہو اور فراغت سے اُس کی عبادت مین مشغول ہون کہ ہمارے اوپر فرض ہے اور بغیر عبادت کے زندگی زندگی نہین بلکہ موت سے بدتر ہے جیسا کہ بخاری اور مسلم نے روایت کیا ابی موسی اشعری سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ وسلم نے مثل الذی یذکر ربہ والذی لایذکر مثل الحی والمیت لمولفہ شعر انکہ باشد زندگیش بندگی یا بد از حق زندگی پایندگی ور نباشد آنکہ بے پروا بود لایموت فیہا لایحیی بود اور نقل کیا ہے امام بخاری نے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اللہ قال وما تقرب الی عبدی بشئی احب مما افترضت علیہ وما یزال عبدی یتقرب الی بالنوافل حتی احببتہ فاذا احببتہ فکنت سمعہ الذی یسمع بہ وبصرہ الذی یبصر بہ ویدہ التی یبطش بہا ورجلہ التی یمشی بہا وان سألنی لاعطینہ ولئن استعاذنی لاعیذنہ وما ترددت عن شئی انا فاعلہ ترددی عن نفس المومن یکرہ الموت وانا اکرہ مساءتہ ولا بد لہ منہ تردد سے اللہ جل شانہ پاک ہے مگر اس مقام مین تشبیہ دی ہے متردد سے درمیان دو امر کے حاصل اسکا توقف ہے یعنی توقف کرتا ہون مین اُس کی موت مین اور وہ لابد ہے ہر شئے کے واسطے مگر جب کہ آوے گا وہ وقت تکلیف نہین دون گا کیونکہ انا اکرہ مساءتہ کلام اس مین تھا کہ عبادت ہمپر فرض ہے بیشتر اس کا اہتمام ہمکو چاہئے لمولفہ شعر ہے مصلی بے شبہ نزدیک رب آیا ہے قرآن مین واسجد واقترب سید الشہداء نے جب دم سر دیا وہان نماز ابتی کری اوسدم ادا حشر مین اول نمازون کا حساب آپڑے اوسوقت کیا دوگی جواب اب تو ہے وقت تدارک گر کرے پھر نہ کچھ آخر وہان پرین پڑے دھوکا یہہ شیطان کا ہر کل شے پر ہے آج اگر مرتا کئی تو عاصی مرے ایسے بھی دیکھے ہین اکثر آدمین گھر سے نکلے پھرے ہے وہان کے وہین دی نہ آنکو موت نے مہلت ذرا جاکے گھر کہہ کے تو سن آدمین بھلا قال اللہ تعالے حتے اذا جاء اجلہم لایستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون اب برعکس معاملہ ہے جو چیز ہمارے ذمہ ہے اُس سے کمال غفلت ہے کہ فرمایا وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون اور جس کو اللہ نے اپنے ذمہ پر لیا ہے کہ فرمایا علی اللہ رزقہا اُس مین کوشش حد سے بڑھی ہوئی ہے حتی کہ نماز قضا ہو یا روزہ جاوے مگر دنیا کا نقصان ذرا سا بھی نہو شعر مبادا دل آن فرومایہ شاد کہ از بہر دنیا دہد دین بباد چاہئے کہ اللہ کے وعدہ کو سچا جانین کہ وما من دابۃ فی الارض الا علی اللہ رزقہا اگر یہہ خیال اوے کہ یہان تو ہمارا روزگار بنا ہوا ہے اگر اور کسی سرزمین کو سفر کیا وہان

رزق کیونکر ہمارے ساتھ جائیگا فرمایا وَ یَعْلَمُ مُسْتَقَرَّهَا وَ مُسْتَوْدَعَهَا اور جانتا ہے جائے قرار اُسکی اور جگہہ سپردگی اُسکی کوف مستقر اور مستودع کہے گئے اور یا تو صلب باپ کے یا رحم مان کا یا اُس سے پہلے روز میثاق مین جہان مادہ اُس کا موجود تھا ہو سکتی ہے یا مستقر سے جگہہ رہنے اُس کی کہ کہان کہان زمین پر رہیگا اور مستودع سے قبر یا مابعد اُس کی قیامت تک جہان جہان اجزا اُس کے منتشر ہون گے اور یہہ کیونکر نہ ہو کُلٌّ فِیْ کِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ہر شے لکھی ہوئی ہے لوح محفوظ مین ف یعنی کل حساب جہان کا ماضی اور حال اور استقبال کلیات ہو یا جزئیات سب لوح محفوظ مین ہے شعر محیط است علم ملک بر بسیط ✤ قیاس تو بر وی نگردد محیط ✤ اگر یہہ شبہہ ہو کہ یہہ امر نہایت مشکل ہے یہہ قیاس مع الفارق ہے کہ مشکل باعتبار مخلوق کے ہے نہ باعتبار خالق کے مخلوق نہایت عاجز ہے اور خالق عجز سے پاک ہے جیسا کہ فرمایا ان الذین تدعون من دون اللہ لن یخلقوا ذبابا ولو اجتمعوا لہ وان یسلبہم الذباب شیا لا یستنقذوہ منہ ضعف الطالب والمطلوب ما قدروا اللہ حق قدرہ ان اللہ لقوی عزیز تحقیق جن کو پکارتے ہو اللہ کے سوا ہرگز نہین پیدا کر سکتے ایک مکھی اگرچہ سارے جمع ہون واسطے اُسکے اور اگر چھین لے اونسے مکھی نہ پھیر سکین اُس سے اُسکو عاجز ہین طالب اور مطلوب نہ قدر جانی اللہ کے حق قدر جاننے کا تحقیق اللہ قوۃ والا غالب ہے ف سبحان اللہ کیا کلام معجز ہے اول تو فرمایا کہ ادنی مخلوق ہماری مکھی ہے تم سب مل کر بھلا ایک مکھی ہی بنا لاؤ پھر اس کلام سے ترقی کرے کہ بنانا درکنار ہے بلکہ مکھی اگر اُنکے بتون کے چڑھاوے یا اُنکے کھانے مین سے کچھہ لے جاوے باوجود اُنکے قوی جسم کے اور اُس کے ضعیف جسم ہونے کے اُس سے چھین ہی لین اور یہہ بدیہی امر ہے کہ مکھی اکثر ناک پر آن کر بیٹھ جاتی ہے اور بار بار اُس کو اُڑاتے ہین ایسا ضدی جانور ہے عاجز کر دیتا ہے پھر وہین آنکر بیٹھ جاتا ہے توپ مارنے کی جگہہ نہین بندوق تلوار کی جگہہ نہین بہت غصہ آتا ہے آدمی کو تو طمانچہ مارتا ہے وہ بھی اپنے ہی منہ پر لگتا ہی لا الہ الا اللہ مخلوق نہایت ہی عاجز ہے اور عظمت الہی سبحان اللہ کہین بیان تقریر مین آسکتی ہے وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ اور وہ اللہ ہے کہ پیدا کیا آسمانون کو اور زمین کو چھہ دن مین شعر نگہ کن برین گنبد زرنگار ✤ کہ سقفش بود بی ستون استوار ف چھہ دن مین پیدا کرنے سے یہہ نہ جانو کہ اس سے کم مین پیدا نہین کر سکتا تھا کیونکہ اذا اراد شیا ان یقول لہ کن فیکون بلکہ اس مین کئی فائدہ ہین ایک تو بزرگی آسمان زمین کے کہ باوجود قدرت کے باہستگی پیدا کیا دوسرے اسمین تعلیم ہے ہمکو کہ ہر امر مین سہولیت اور تدبیر کیا کرین کہ تعجیل سے ہمارے کام خراب ہو جاتے ہین تیسرے یہہ کہ اللہ نے کل کامون کو اسباب پر موقوف کیا ہے

اُس کی مثال بہت ہین جیسے دفع بھوک کا طعام ہے اور پیاس کا پانی سے وغیر ذلک اور
تفسیر جلالین مین ہے کہ اول ان چھ دن کا اتوار تھا اور آخر جمعہ یہان پر ایک نکتہ ہے کہ دن جمعکا
چونکہ تکمیل تخلیق آسمان و زمین تھا وہ دن ہمکو عنایت ہوا کیونکہ نبی ہمارے تکمیل کرنے
والے انبیا سابقین اور امت اُنکی تکمیل امم ماضیہ ہے اور جیسا کہ جمعہ پر خاتمہ تخلیق کا ہوا
اب جو غرض اس تخلیق سے تھی وہ بھی تمام ہوئی اب نہ کوئی نبی باقی ہے نہ امت [illegible]
تمام ہوا اور قیامت قریب ہے مگر یہان ایک اشکال [illegible] آسمان کے
دَورون پر موقوف ہے قبل تخلیق آسمان کے دن کہان [illegible] ایک دَورہ
آٹھ پہر مین کرتا ہے اُس کا نام لیا [illegible] اسیطرح اس [illegible] دورہ [illegible]
کہ جب شمس اور قمر ایک جگہہ پر [illegible] سال [illegible] بروج دوازدہ
طے کر چکتے ہین جواب یون [illegible] ہین کہ ایام اور شہور کا [illegible] متحقق ہوتا باعتبار وہم
اور ظہور کے ہے اور اُس وقت علم الہی مین مقدر کئے ہوئے تھے مثال اُس کی ایسی ہے
جیسے کوئی مکان بناتا ہے تو مکان کا نقشہ اور وجود اُس کا ذہن معمار مین پہلے موجود ہوتا ہے
پھر اُس کے موافق ظہور مین آتا ہے اور اگر یہہ شبہہ ہو کہ عرش آسمانونکو محیط ہے قبل
وجود آسمانون کے عرش کہان تھا وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ اور تھا عرش اُس کا پانی پر ف
پانی ہوا پر اور ہوا قدرت الہی پر اور پیدا کرنے زمین آسمان وغیرہ سے غرض کیا ہے
لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا تو کہ ازمادے تمکو کہ کون تم مین سے اچھے عمل کرنے والا ہے
شعر درمیان قعر دریا تختہ بندم کردئی ٭ باز می گوئی کہ دامن ترمکن ہشیار باش ٭ جیسا کہ
اور جگہہ فرمایا ہے کہ ان فی خلق السموات والارض واختلاف اللیل والنہار لایٰت لاولی
الالباب الذین یذکرون اللہ قیاما وقعودا وعلی جنوبہم ویتفکرون فی خلق السموات والارض
ربنا ما خلقت ہذا باطلا سبحانک فقنا عذاب النار تحقیق بیچ پیدا کرنے آسمان اور زمین کے
البتہ نشانیان ہین عقلمندون کو جو کہ یاد کرتے ہین اپنے رب کو کھڑے اور بیٹھے اور
لیٹے اور فکر کرتے ہین بیچ پیدائش آسمان اور زمین کے یعنی ہر حال مین غافل نہین اور
جب عاجز پاتے ہین اپنے تئین اور ایک حقیقت سے تو کہتے ہین اے رب ہمارے نہین
پیدا کیا تو نے اُن کو بیکار پاک ہے تو اور ہم گروہ انسان اور جنات کے سب عاجز ہین
اور تو خالق برحق ہے بچا ہمکو آگ دوزخ سے حضرت تہجد کو اُٹھتے تھے ان آیات کو ختم سورہ
تک آسمان کی طرف منہ کر کے آنکھین ملتے ہوئے پڑھا کرتے تھے اس مین اشارہ ہے
اسکا کہ جیسے اب نیند سے اُٹھتے ہین ایسے ہی قبرون سے مبعوث ہونگے [illegible] کفار کے

وَلَئِنْ قُلْتَ اِنَّكُمْ مَبْعُوثُوْنَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ اور اگر کہی تو اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہ تم اُٹھائے جاؤ گے بعد مرنے کے ف ... ہمارا عادہ معدوم کا محال جانتے ہین کہتے ہین ءاذا
متنا وکنا ترابا وعظاما ءانا لمبعوثون اوآباؤنا الاولون تو بمجرد سننے حال مبعوث ہونے
کی قرآن مین عیب نکالین گے کیونکہ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اِنْ هٰذَا اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ
البتہ کہین گے وہ لوگ جو کافر ہین نہین ... مگر جادو ظاہر ف ... ایک ... مین
ساحر مبین آیا ہے تو معنی یہہ ہون گے ... ول مگر جادو ... ظاہر ... شعر
قیل ان الالہ ذو ولد ... قیل ان الرسول قد کہن ... الجواب ... شعر ... کا
جب کہ اُنہون نے انکار قرآن اور رسول اور ... عذاب کے ہو
اللہ جل شانہ حلیم ہے کہ جلدی نہین پکڑتا یا یعنی ... یہہ تو ایمان نہ لائے مگر
انکے اصلاب مین جو نطفہ ہین وہ ایمان لا ئینگے ... خبر عذاب کی ہوتی ہے
اور یہہ عذاب کے طالب ہوتے ہین جیسا کہ فرمایا وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰى اُمَّةٍ
مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ اور اگر تاخیر کرتے ہین ہم اُنسے عذاب ... کہاسے ہین
اُس کو ایک وقت شمار کئے گئے پر تو بہتے ہین کس چیز نے روکا عذاب ... ٹھٹے
یا ہنسی کرتے ہین امتہ کے معنی جماعت اوقات ہین کذا فی الجلالین اَلَا يَوْمَ يَأْتِيْهِمْ
لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ آگاہ ہو اے محمد جس دن آویگا اُن پر عذاب نہ پھیرا جائیگا
عادت اللہ کے جاری ہے کہ جب عذاب آتا ہے پھرتا نہین اخر بدر مین عذاب آیا ...
ہوئے اور بڑے بڑے سردار قریش کے عتبہ اور شیبہ اور ربیعہ وغیرہ قلیب بدر ...
گئے اور اُن پر کھڑے ہو کر حضرت نے فرمایا فہل وجدتم ما وعد ربکم حقا جسکا اشارہ ...
جل شانہ وَحَاقَ بِهِمْ مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اور اُتر پڑا وہ عذاب اُن پر کہ تھے وہ ساتھ اُسکے
ٹھٹھا کرتے ف کافر دنیا کے مال وجاہ پر مغرور ہو کر احکام الٰہی سے استہزا کرتے ہین اور اللہ
اُن کو ڈھیل دیتا ہے مال اولاد بڑہاتا ہے اور یہہ نہین جانتے کہ اللہ فرماتا ہے سنستدرجہم من
حیث لا یعلمون واملی لہم ان کیدی متین شعر تو کہدے مرے اے رسول امین واملی
لہم ان کیدی متین اور بعضو نکو اگر بعد نعمت کے کچھہ سختی پہونچتی ہے تو ناشکری اور کفران
نعمت کرتے ہین وَلَئِنْ اَذَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنَّا رَحْمَةً ثُمَّ نَزَعْنٰهَا مِنْهُ اِنَّهٗ لَيَئُوْسٌ كَفُوْرٌ
اور اگر چکہاتے ہین ہم انسانکو اپنی طرف سے رحمت یعنی غنی پھر چھین لیتی ہین ہم اُس سے
تحقیق وہ البتہ ناامید ہوتا ہے ف یعنی چھین لیتے ہین بمقتضی حکمت کے یا بسبب گناہ
اُنکے کے جیسا کہ فرمایا وما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم ویعفوا عن کثیر اور اگر بعد محتاجی کے

غنی ہوتے ہی تو اتراتا ہے ۔ وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ نَعْمَآءَ بَعْدَ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ ذَهَبَ السَّيِّاٰتُ عَنِّیْ
اِنَّهٗ لَفَرِحٌ فَخُوْرٌ ۔ اگر چکھاتے ہیں ہم انسان کو یعنی کفار کو نعمتیں پیچھے فقر کے کہ پہونچا
تھا اُس کو البتہ کہتا ہے دور ہوئی مصیبت مجھسے تحقیق وہ البتہ خوش ہوتا ہے اترا کر ف
کہیں قیامت کا انکار کرتا ہے کہتا ہے وما اظن الساعة قائمة کیا فصاحت قرآن کی ہے اس
مضمون کو اللہ تعالے نے ساتھ مختلف عبارتوں کے باعتبار مقولہ ہر اشخاص کے ارشاد
فرمایا ہے جیسے حم سجدہ میں وان مسه الشر فیؤس قنوط الی الخنے اور اسی سورہ میں واذا انعمنا
علی الانسان اعرض الی عریض اور یونس میں یا ذا مس الانسان الضر دعانا لجنبه الی مرکان لم یدعنا
الی ضر مسه اور اذقنا کے معنی چکھنے کے ہیں چکھنا قلیل شے کو کہتے ہیں کل نعیم دنیا مقابلہ نعیم
آخرت کی قلیل ہیں وما متاع الدنیا فی الاخرة الا قلیل حاصل یہہ کہ انسان کو جب تکلیف ہوتی
ہے کفران کرتا ہے اور جب راحت ہوتی ہے تو اتراتا ہے شعر دست اندر ہیچ چہ سود بندہ محتاج را
وقت دعا برخدا وقت کرم در بغل ۔ مگر اس میں سے اللہ نے استثنا کیا اِلَّا الَّذِيْنَ صَبَرُوْا
مگر وہ لوگ جو صبر کرتے ہیں مصیبتوں میں وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے نیک وقت اسائش کے اُولٰٓئِكَ لَهُمْ
مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ وہ لوگ ہیں کہ واسطے انکی مغفرت ہے اور اجر بڑا ف یعنی مصیبتوں میں
صبر موجب کفارہ ذنوب کا ہوا اور اسایش میں عمل خیر یعنی زکوۃ حج نفل صدقات تعمیر مساجد
خدمت علماء و طلبا و مساکین وغیرہ یہہ موجب اجر عظیم کا ہوا شعر نمرد انکہ ماند پس از وے
بجاے ۔ پل و مسجد و چاہ و مہمان سراے ۔ دگر رفت و آثار خیرش نماند ۔ نشاید پس از مرگش
الحمد خواند ۔ جب کفار نے سوال بیہودہ کئے تو حضرت کا دل اُن سے نہایت تنگ ہوا
آپکو خطاب ہوا فَلَعَلَّكَ تَارِكٌۢ بَعْضَ مَا يُوْحٰٓى اِلَيْكَ وَضَآئِقٌۢ بِهٖ صَدْرُكَ اَنْ يَّقُوْلُوْا لَوْلَآ اُنْزِلَ عَلَيْهِ
كَنْزٌ اَوْ جَآءَ مَعَهٗ مَلَكٌ ۔ پس کیا تو چھوڑنے والا ہے بعض اُس چیز کو کہ وحی کیا
گیا ہے طرف تیری اور تنگ ہوگیا ہے سینہ تیرا ساتھ اسکی کہ کہتے ہیں کفار کیوں نہیں
اُتارا گیا اوپر اسکے خزانہ یا آتا ساتھ اسکے فرشتہ جب حضرت کو کفار سے طرح طرح کی ایذا ہوئی
اور اپنے بیگانہ ہوگئے اور سارے قبائل عرب کے دشمن قتل اور اخراج کے درپے ہوئے
اور حضرت نے دیکھا کہ انکو نصیحت اثر نہیں کرتے نہایت مغموم ہوئے اللہ جل شانہ نے
واسطے تسکین اور مضبوط کرنے کو ارشاد فرمایا فلعلک تارک الی اخرہ اس مقام پر ایک
اعتراض قوی وارد ہوتا ہے کہ رسول کے شان کے خلاف ہے کہ بعض وحی کو پہونچاوے
اور بعض کو ترک کرے کیونکہ فرمایا یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت
رسالتہ ۔ اگر یہہ بات حضرت میں ثابت ہو تو تمام کارخانہ دین کا درہم برہم ہوجاے

کیونکہ مدار دین کا وحی پر ہے صاحب تفسیر کبیر اور صاحب روح البیان نے اس جگہہ کئی
جواب دیئے ہین عمدہ ترین اونکا یہہ ہے نسبت کتمان کے حضرت کی جانب بلکہ کل انبیاء
کیطرف محال ہے بموجب آیۃ مذکور کے اور نیز دو قباحتین اور لازم آتی ہین ایک رسول کا
خائن ہونا اور دوسرا قصور اللہ کے علم مین کہ ایسے کو رسول کیا اور یہہ دونو نہین ہوسکتیں
معلوم کرنا چاہیئے کہ آیت کے معنی اور ہی ہین اور وہ ایک مثال پر موقوف ہے جیسا کوی
کسی کو امر مہتم بالشان پر مقرر کرتا ہے اور اوس امر مین مشقت اور تکالیف ہوتی ہین تو
اس کی مضبوطی کرنے کیواسطے فہمایش کرتا ہے اور کہتا ہے کیون جی کیا اس کام کو چھوڑ دوگے
معنی اوس کے یہہ ہوے کہ اگر کیسی ہی تکلیف پہونچے اوس کام کو سر انجام کرنا تنگ دل
نہونا اسی قسم سے یہہ فرمانا جناب باری کا حضرت کو ہے کہ اے نبی کفار جو کہتے ہین کہ
ہمارے معبودون کو برا نکہ تو پھر ہماری تجھسے صلح ہے اب کیا تو اونکے کہنے سے مذمت بتونکے
اور بیان توحید کا چھوڑ دیگا حاشا یہہ بات ممکن نہین اگرچہ تیرا دل اونکی ایذاؤن سے تنگ
ہوگیا ہے کہ کہتے ہین لولا انزل علیہ کنز یہہ طالب دنیا کے ہین جیسے اگلی لوگون نے کہا تھا
یلیت لنا مثل ما اوتی قارون انہ لذو حظ عظیم اور طالب خدا تھے اونہون نے انکو سمجھایا
جیسا کہ فرمایا وقال الذین اوتوا العلم ویلکم ثواب اللہ خیر لمن آمن وعمل صالحا ولا یلقیہا الا الصابرون
جب قارون ہلاک ہوا تو متنبہ ہوی اور کہا لولا ان من اللہ علینا لخسف بنا یہہ لوگ بھی چاہتے ہین
کہ رسول کے پاس خزانہ ہوتا تو ایمان لاتے تو کہدے متاع الدنیا قلیل والآخرۃ خیر لمن اتقی اور
حدیث مین آیا ہے لو کانت الدنیا عند اللہ جناح بعوضۃ لما اذاق الکافر شربۃ اگر ہوتی قدر
دنیا کی اللہ کے نزدیک برابر مچھر کے پر کے نہ چکھاتا اللہ کافر کو ایک پیاس پانی اور یہہ جو
کہتے ہین او جاء معہ ملک یعنی فرشتہ آن کر ہمکو دھمکاتا اللہ کو ایمان ججیر قبول نہین بلکہ انکو مختار
لینے فعلون کا کیا ہے اور تو جو غم کہاتا ہے کہ ایمان کیون نہین لاتے تیرا کام فقط ڈراتا ہے
اِنَّمَآ اَنْتَ نَذِيْرٌ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ وَّكِيْلٌ ۚ سوا اسکے نہین تو فقط ڈرانے والا ہے اور
اللہ اوپر ہر شے کے نگاہ رکھنے والا ہے ف تیرے ذمہ فقط ارائۃ الطریق ہے نہ ہدایت موصلہ
یہہ اللہ ہی کے اختیار مین ہے کہ ابو طالب کو میسر نہ ہوی اور عمار اور سہیل اور بلال کو ہوی
انک لا تہدی من احببت ولکن اللہ یہدی من یشاء اور جیسے یوقنا کو ہوی کہ اتنی مدت
مقابلہ مین ابو عبیدہ رض کے لڑا کیا جب اللہ کو منظور ہوا ایک دم مین ہدایت ہوگئی نقل ہے
کہ ابو عبیدۃ بن الجراح رض نے کہ عشرہ مبشرہ مین سے ہین خلافت امیر المومنین عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ مین محاصرہ قلعہ یوقنا کا کیا چھہ مہینہ تک لڑے فتح نہوا امیر المومنین کو لکھا

قصہ ابوعبیدہ [illegible]

کہ آپ دعا کیجے اور مدد بھیجیے یہہ قلعہ نہایت سخت ہے حضرت عمر رض کے پاس چار سو آدمی
اگر مسلمان ہوے تھے اور درخواست جہاد کی کرتے تھے انکو ہمراہ قاصد کی طرف
ابو عبیدہ رض کے روانہ کیا انہون مین ایک حبشی تھا نام اوسنے قاصد سے کہا کہ ابو عبیدہ
کو کیا ہوا کہ چھ مہینے سے ایک قلعہ فتح نہین ہوتا قاصد نے کہا کہ اے حبشی یہہ کیا گستاخی میری
شان مین کرتا ہے واوس نے کہا مین سچ کہتا ہون اگر میری اور تیرے درمیان اخوت
اسلامی نہوتی تو اس کلمہ کی عوض جو تو نے کہا قتل کرتا اب تجھکو دیکھیو کہ مین چل کر کیا کرتا
ہون دیکھون کیونکر قلعہ فتح نہین ہوتا وہ حال مجرد پہونچنے کے قاصد نے ابو عبیدہ سے
کہا امیر نے اوس غلام کے سید سے کہا کہ تمہارا غلام ایسا ایسا کہتا ہے کیا دیوانہ ہے
سید نے کہا حضرت وہ آدمی نہین ایک آفت کا پرکالہ ہے جو کہتا ہے کر گذرتا ہے امیر کو
سنکر اشتیاق ہوا اسکو طلب کیا اور کہا ہمنے تمہاری بہت تعریف سنی ہے واوس نے
کہا اے امیر مین تعریف کے لائق نہین ہون مگر چاہتا ہون کہ تیس آدمی ہمراہیان با [illegible]
حوالہ میرے کرو امیر نے تیس آدمی بہادر چھانٹ کر واوس کے حوالہ کئے وہ تیسون
آدمیون کے پہاڑ کی نشیب مین جا چھپے اور ابو عبیدہ سے کہا جب طرف سے شہر کے لوگ
تمہارے حلیف ہین اودہر سے صبح کو معرکہ جنگ بپا [illegible] جب لڑائی گرم ہو تو
تین کوس تک آپ بھاگ جائیے اور وہین مقام کیجیے پھر انشاء اللہ قلعہ فتح ہو گا [illegible]
یونہی کیا یوقنا نے جب دیکھا کہ لشکر امیر کا بھاگ گیا نہایت خوشی کی شہر [illegible]
کے گانے بجانے مین مشغول ہوئے شہر کے حلیفون کو کہلا بھیجا آؤ ہمارے حلیف لوٹ [illegible]
اب تم سے بھی نہین لگے واوس نے اپنے لوگون سے کہا ہے کوئی حوالی قلعہ سے دو
آدمی پکڑ کر لاوے کہ وہان کا حال معلوم ہو پھر آپ ہی جرأت کر کے گیا اور دو آدمی پکڑ کر لایا
وہ زبان عربی نہین جانتے تھے پھر گیا تین آدمی لایا پھر چار پھر تین یہہ بارہ آدمی جمع
ہوگئے لیکن سب زبان نصرانی رکھتے تھے کچھ مطلب انکے نہوا پھر اشارہ سے پوچھا
کہ تم مسلمان ہوتے ہو انہون نے انکار کیا واوس نے حکم دیا کہ قتل کرو انکو کہ نگہبانی
نکرنی پڑے انکی پھر معہ ہمراہیون اپنے کے مثل چوپایون کے جھک کر اور ہات اور پانوئین
اوپر ڈال کر نیچے دیوار قلعہ کے پہونچے اور واوس نے اپنے اوپر ایک آدمی کو سوار کیا
اور اوسنے اپنے اوپر دوسرے کو اسیطرح سات آدمی اوپر تلے سوار ہوئے ساتوان آدمی
قلعہ کے اوپر تک پہنچا اور عمامہ اپنا کھول کر دوسرے کو لیا اسیطرح سب کو اوپر لے لیا
واوس نے کہا جب یہہ خوب نشے مین ہون گے ان پر شبخون مار بیٹھنگے واوس قلعہ کے

دروازہ پر گیا کہا دیکھا کہ پتھر بیس من کا دروازہ پر لگا ہوا ہے چار آدمیون کو بیجا کر پتھر
ہٹایا اور دروازہ کھول کر دو آدمی لشکر ابو عبیدہ کی طرف روانہ کیے انہون نے خبر
پہنچائی اور لشکر کو ہمراہ اپنے اسی دروازہ پر لائے تمام لشکر داخل قلعہ مین ہوا اور قتل
کرنا شروع کیا یوقنا اسلام لایا اور کہا کہ مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو آج کی رات
خواب مین دیکھا کہ فرماتی ہین کہ یوقنا ہمارا ہے مین نے کہا کہ تم کون ہو فرمایا کہ محمد مین نے معجزہ
طلب کیا کہ مین عربی نہین جانتا دعا کریے کہ عربی فصیح بول سکون صبح کو اٹھا تو زبان میری
عربی ہو گئی ابو عبیدہ نے تاج بخشی اسکو کری اور یہہ قلعہ نواح روم سے تھا اور ایسا
سخت تھا کہ روم بھی اس پر غالب نہین ہوتے تھے شعر شوق در ہر دل کہ تا بد رہبری دیگر
نیست سبیل بے رہبر بدریا میرساند خویش را۔ بیان اس مین تھا کہ توڑانے والا
اور اللہ ہر شئے پر نگہبان ہے اگرچہ یہہ کفار طرح طرح کی حجتین نکالتے ہین یہان تک کہ قرآن کو
افترا کی نسبت کرتے ہین جیسا کہ فرمایا اَمْ یَقُوْلُوْنَ افْتَرٰہُ آیا یہہ کہتے ہین کہ قرآن بنا لایا ہے
ف یعنی کلام الہی نہین ہے محمد نے آپ بنا لیا ہے باوجودیکہ حضرت امی تھے ابتدا سے
ان مین ہی رہے کسی مکتب مین نہین بیٹھے یہہ سوال کمال حماقت کا ہے اب تو ان سے معارضہ
کر قُل تو کہدے فَاْتُوْا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِّثْلِہٖ مُفْتَرَیٰتٍ پس لاؤ تم دس سورتین مثل اسکے بنائی
ہوئی ف سبحان اللہ کیا قرآن کی فصاحت ہے ایک جگہہ تو فرمایا قل لئن اجتمعت الانس
والجن علی ان یاتوا بمثل ہذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضہم لبعض ظہیرا اگر اس سے
عاجز ہو تو دس ہی سورتین بنا لاؤ اگر یہہ بھی نہین لا سکتے تو فاتوا بسورۃ من مثلہ تنوین
سورۃ کے تحقیر کے واسطے ہے یعنی چھوٹی ہی سی صورت بنا لاؤ اور تم کیا بلکہ اپنے اعوان
اور انصار کو بھی جمع کر لو وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ
صٰدِقِیْنَ اور پکارو ان کو کہ طاقت رکھتے ہو پکارنے کی سوا اللہ کے اگر ہو تم
سچے ف یعنی جن کو معبود بنا رکھا ہے فَاِنْ لَّمْ یَسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ پس اگر نہ جواب دین تم کو
ف یعنی بت تمہارے اور جگہہ فرمایا فان لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التی
وقودہا الناس والحجارۃ پس اگر نہ کر سکے اور ہرگز نہ کر سکو گے پس ڈرو آگ سے
کہ ایندھن اس کا آدمی اور پتھر ہین ف یعنی وہ بت قابل جواب دینے کے نہین ہین پھر بھلا
مدد کیون کر کرین گے ہر طرح سے تم عاجز ہوئے فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا اُنْزِلَ بِعِلْمِ اللّٰہِ
پس اب جان لو کہ سوا اس کے نہین کہ اتارا گیا ہے یہہ قرآن ساتھ علم اللہ کے ف
جب دلیل قائم کری ہم نے ساتھ حق ہونے قرآن کے اور عدم استطاعت ہونکی تو اب کہو

وَاَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ اور یہہ کہ نہین کوئی معبود مگر وہ اللہ پس آیا ہو تم اسلام لانے والے ف یعنی بعد ایسی حجت قاطعہ کے اب بھی مسلمان ہوتے ہو یا نہین اور اگر تمکو یہہ خیال ہے کہ اسلام لانیوالے کونسی مرفہ حال ہین بلکہ ظاہر ہین محتاج ہین جیسے عمار اور سہیل اور بلال آخر تمیو آنکے واسطے ہمنے درجات عالی رکھی ہین دنیا سے انکو کچھہ غرض ہی نہین اور تم طالب دنیا ہو اور دنیا کے طالبون کا تو حال یہہ ہے کہ مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِيْنَتَهَا نُوَفِّ اِلَيْهِمْ اَعْمَالَهُمْ فِيْهَا وَهُمْ فِيْهَا لَا يُبْخَسُوْنَ ۝ جو شخص کہ ارادہ کرے زندگانی دنیا اور زینت اسکے کا پورا دیتے ہین ہم اسکو بدلہ اعمال اسکے کا اور وہ دنیا مین نہین کم کئے جاتے اجر ف یہہ آیت نازل ہوی ہے انکے حق مین کہ اصرار کرتے ہین شرک پر یا ریا کار ہین انکے صدقہ اور صلہ رحمی کا بدلہ یہین ملجاتا ہے یہہ مقام بڑے خوف کا ہے جسکو دنیا مین باوجود گناہ کے رحمت میسر ہو تو ڈرنا چاہئے ایک روز عبدالرحمن بن عوف صایم تھے شام کو اونکا خادم آنکے پاس کھانا کئی قسم کا لایا اُس کو دیکھکر بہت روئے اور کھانا نہ کھایا کسی نے پوچھا ما یبکیک یا عبدالرحمن انھونے کہا کہ مصعب بن عمیر تھے مجھسے بہتر حال اونکا یہہ ہوا کہ جسوقت دفن کئے گئے تھے آنکے پاس مگر ایک چادر کہ اُسے مین دفن ہوی فلما غطینا راسہ بدت رجلیہ پس جب ڈھکتے تھے سر انکا کھل جاتے پاؤن آنکے اور جب ڈھکتے تھے پاؤن انکے کھلجاتا سر انکا حضرت سے عرض کیا حضرت سے فرمایا سر ڈھکدو واجعلوا الاذخر علی رجلیہ ڈالو گھانس اذخر کی اُسکے پاؤن پر اب ایک وقت یہہ ہے کہ ایک رکابی ہمارے آگے رکھی جاتی ہے اور دوسری اوٹھای جاتی ہے شاید عجلت لنا طیباتنا یعنی جلدی کے گئے واسطے ہماری نعمتون کے دنیا مین یہہ اندیشہ ہے کہ آخرت مین محروم نہو جاؤن باوجودیکہ عشرہ مبشرہ مین سے تھے پھر بھی اتنا خوف تھا کہ دنیا کی اسایش کو برا جانتے تھے قیاس کرو ہمکو کس قدر خوف چاہئے اور مصعب بن عمیر کو جو اپنے سے بہتر کہا یہہ آنکی کسر نفسی تھی اور اگر دنیا مین کچھہ تکلیف ہو تو صبر کرنا چاہئے کہ الدنیا سجن المومن وجنۃ الکافر اور اگر بالکل آرام ہی آرام ہو تو ذرا ایمان کو ٹٹول لینا چاہئے ایسا نہو کہ ایمان رخصت ہوگیا ہو نعوذ باللہ منہا اور اگر نیک کام سرزد ہو تو نیت خالص اللہ کے واسطے ہو ریا اور فخر تام نمود نہو کہ نیکی برباد گناہ لازم ہو کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اول الناس یقضی یوم القیمۃ علیہ رجل استشہد فاتی بہ فعرفہ نعمتہ فعرفہا قال فما عملت فیہا قال قاتلت فیک حتی استشہدت قال کذبت ولکنک قاتلت لان یقال جری فقد قیل ثم امر بہ فسحب علی وجہہ حتی القی فی النار الی اخر الحدیث رواہ مسلم یعنی اول ان لوگون کا کہ فیصلہ کیا جائیگا اُس کا دن قیامت کی ایک آدمی کہ شہید کیا گیا تھا

پس لایا جائیگا وہ پھر جتائیگا اللہ اپنی نعمتوں کو وہ اقرار کریگا فرمائیگا کیا عمل کیا بیچ اسکے عرض کریگا مقاتلہ کیا مینے تیری راہ میں حتی کہ شہید کیا گیا حکم ہوگا کہ جھوٹا ہے تو ولیکن مرا تو واسطے کہ کہا جائے بڑا بہادر ہے پس کہا گیا پھر حکم ہوگا کہ گھسیٹا جاے مونہہ کے بل یہانتک کہ ڈالا جائیگا دوزخ مین ایسے ہی بلایا جائیگا عالم پھر قاری پھر سخی کہا جائیگا تونے پڑھا تھا فخر کے واسطے اور قاری سے کہا جائیگا تونے قران پڑھا تھا اس واسطے کہ بڑا قاری کہلاوے اور سخی سے کہا جائیگا تونے سخاوت اس واسطے کری تھی کہ فیاض کہلاوے تو دنیا مین تمہارے حصے مل گئے پھر دوزخ مین ڈالے جائینگے حاصل یہہ کہ دنیا کے عیش اور فخر کو نقد سمجھکر آخرت پر ترجیح دینا نہایت بدبختی ہے اور موجب حرمان آخرت کا شعر نرفع دنیا ماتبیرقی دینا۔ فمایبقی الدین ولا ماترفع اُولٰٓئِکَ الَّذِیۡنَ لَیۡسَ لَهُمۡ فِی الۡاٰخِرَةِ اِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوۡا فِیۡهَا وَبٰطِلٌ مَّا کَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ وہی لوگ ہین کہ نہین ہے واسطے انکے آخرت مین حصہ مگر آگ اور نابود ہوگیا وہ جو کیا تھا دنیا مین اونہون نے اور رائیگان ہونے والا ہے وہ جو عمل کر رہے ہین ف یعنی تکذیب قران اور رسول کے اور حق اور باطل مین تمیز نہین کرتے اَفَمَنۡ کَانَ عَلٰی بَیِّنَةٍ مِّنۡ رَّبِّهٖ وَیَتۡلُوۡهُ شَاهِدٌ مِّنۡهُ آیا پس وہ شخص جو ہوا اوپر دلیل روشن کے اپنے رب کی طرف سے اور حال یہہ کہ پڑھتا ہے اسکو ایک گواہ رب کی طرف سے ف یعنی جبرایل علیہ السلام اور شریعت مین دو گواہ ہوتے ہین دوسرا یہہ ہے وَمِنۡ قَبۡلِهٖ کِتٰبُ مُوۡسٰۤی اِمَامًا وَّرَحۡمَةً اور حال یہہ ہے کہ پہلے اس قرآن کی کتاب موسی کی یعنی توریت امام ہے اور رحمت ف وہ بھی گواہی دیتی ہے کہ یاتی من بعدی اسمہ احمد جواب استفہام کا محذوف ہے کمن لیس کذلک لا اور دو نو جملہ حال واقع ہوئی ہین والمعنی ایا پس وہ شخص جو مذکور ہوا کیا مثل اسکی ہے جو دلیل پر نہو ہرگز نہین اور جو دلیل پر ہین اُولٰٓئِکَ یُؤۡمِنُوۡنَ بِهٖ وہی لوگ ہین ایمان لاے ساتھ قرآن کے ف پس واسطے انکے جنت ہے وَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِهٖ مِنَ الۡاَحۡزَابِ فَالنَّارُ مَوۡعِدُهٗ اور جو منکر ہوئے ساتھ اس قرآن کے گروہون کفار سے پس آگ ہے انکے وعدہ کی جگہہ ف ایمان والون کا جنت اور منکرون کا دوزخ یہہ انجام دونون فرقون کا ہوا اور یہہ جو طرح طرح کے قرآن مین شک نکالتے ہین فَلَا تَکُ فِیۡ مِرۡیَةٍ مِّنۡهُ اِنَّهُ الۡحَقُّ مِنۡ رَّبِّکَ وَلٰکِنَّ اَکۡثَرَ النَّاسِ لَا یُؤۡمِنُوۡنَ پس نہو تو بیچ شک کے اس قرآن سے تحقیق وہ حق ہے تیرے رب کی طرف سے ولکن اکثر کفار نہ مانینگے ف یعنی یہہ قرآن تیرے رب کی طرف سے ہے اور تو خوب جانتا ہے اور جو لوگ کہتے ہین کہ تیرا افترا ہے تو کہدے انسے وَمَنۡ اَظۡلَمُ مِمَّنِ افۡتَرٰی عَلَی اللّٰهِ کَذِبًا اور کون بڑا

ظالم اس سے ہے جو جھوٹ باندھے اللہ پر ف یعنی جو چیز اللہ کیطرف سے نہو اور یہین
کہدوین کہ یہہ اللہ کیطرف سے ہے یا جو چیز اللہ کی طرف سے ہو جیسے یہہ قرآن اور تم جھٹلاتے
ہو یہہ نہایت ظلم کی بات ہے اب یہہ مقدمہ قیامت مین ہوگا اُولٰٓئِكَ یُعْرَضُوْنَ
عَلٰی رَبِّهِمْ یہہ لوگ پیش کئے جاوینگے روبرو رب اپنے کے ف یعنی دن قیامت کے
آگے اولین و آخرین کے جب پیشی اونکی ہوگی رسوا ہوویں گے وَیَقُوْلُ الْاَشْهَادُ هٰٓؤُلَآءِ
الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلٰی رَبِّهِمْ اور کہین گے گواہ یہہ لوگ ہین جنہون نے جھٹلایا
رب اپنے کو ف یعنی فرشتے اور اگر یہہ عذر کرینگے کہ انکو ہم نے اس وقت نہین دیکھا اور گواہونکا
معاینہ شرط ہے اگرچہ عذر بیجا ہے کہ فرشتونکو انکے تکذیب کا معاینہ ہے غایۃ الامر یہ کہ انکو معاینہ
انکا نہین تھا پھر خود انکے اعضا گواہی دینگے جیسا کہ فرمایا اَلْیَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓی اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَیْدِیْهِمْ
وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ یعنی دنیا مین بعض آدمی چرب زبانی سے دلایل کا ذبہ سے مقدمہ
جیت جاتے ہین اسواسطے منہ پر مُہر کردی جاوینگی کہ [illegible] مقدمہ مین
مدعی کے گواہ جیت گذر جائین تو کیسا سہل ہوتا ہے پہچانا کہ حاکم خود مدعی ہو اور گواہ کہین
وہ شخص ہے کہ حضور کی عدول حکمی کرتی ہے کہ [illegible]
عذاب کا مستحق ہوگا کیونکہ یہہ مقابلہ دراصل حاکم کا ہوا [illegible] پروردگار
اہل محشر سے مخاطب ہو کر فرمائیگا اَلَا [illegible] سب لوگ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَی الظّٰلِمِیْنَ
پھٹکار اللہ کی ہے ظالمون پر ف یعنی وہ لوگ نہ تو آپ ایمان لائے نہ اور وں کو ایمان لانے دیا
الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَیَبْغُوْنَهَا عِوَجًا وہ ظالم جو روکتے تھے اللہ کی راہ سے
اور ڈھونڈتے تھے کجی کی راہ ف یعنی سیدھا رستہ شریعت کا چھوڑ کر اپنی اختیار کی [illegible]
تیرہ سو برس سے چلا آیا ہے کہ ہزارون فقہا و محدثین اور اقطاب اور اوتاد اور ابدال اسی
راستے پر چل کر منزل مقصود کو پہونچے اگر سب [illegible] غیر مقلدون کو حق پر ہونا سمجھے
واللازم باطل فکذا الملزوم اور غیر مقلد مقلدون کو مشرک بتاتی [illegible]
مخالف بہتر فرقہ ہین جبریہ قدریہ معتزلہ اور [illegible] رافضی خوارج [illegible] کل اہل
بدعت سے پرہیز لازم ہے جیسا کہ فرمایا حضرت نے عن عبد اللہ بن مسعود قال خط لنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطا ثم قال ہذا سبیل اللہ ثم خط خطوطا عن یمینہ وعن شمالہ وقال ہذہ
سبل علی کل سبیل منہا شیطن یدعو الیہ وقرأ ان ہذا صراطی مستقیما فاتبعوہ الآیۃ
رواہ احمد والنسائی والدارمی عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہا انہون نے خط
کھینچا واسطے ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خط مستقیم پھر فرمایا یہہ راستہ اللہ کا ہے

رد غیر مقلدان

پھر خط کھینچے دہنے بائین اور فرمایا یہہ راستے ہین ہر راستے پر شیطان ہے بلاتا ہے اپنی طرف اور
پڑھی یہہ آیت آخر تک روایت کیا اس کو احمد اور نسائی اور دارمی نے شعر محالست سعدی
کہ راہ صفا توان رفت جز در پی مصطفے ۔ پس جو راستہ کجی کا ڈھونڈتے ہین وَهُمْ بِالْآخِرَةِ
هُمْ كَافِرُونَ ۝ اور وہ آخرت مین وہی ہین کافر ف یعنی سنکر آخر تک کی زیادتی لفظ ہم
کی فائدہ دیتی ہے تخصیص کا جب انکا یہہ حال ہے تو بہت بھاگ کر کہان جاوینگے اُولٰئِكَ
لَمْ يَكُونُوا مُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ یہہ لوگ نہین عاجز کرنیوالے بیچ زمین کے ف جیسا کہ فرمایا یا معشر
الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض فانفذوا لاتنفذون الا بسلطان
یہہ امر تعجیز کیواسطے ہے اور یہہ ظاہر ہے کہ تم اس امر مین عاجز ہو بلکہ معبود تمہارے بھی عاجز
ہین کہ مدد نہین کرسکتے وَمَا كَانَ لَهُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ أَوْلِيَاءَ اور نہین ہے واسطے انکے سوا اللہ کے کوئی
مدد کرنے والا ف اگرچہ اپنے ذہن مین بتون کو اپنا مددگار جانتے ہین لیکن حال انکا یہہ ہے
کہ مثل الذین اتخذوا من دون اللہ اولیاء کمثل العنکبوت اتخذت بیتا وان اوہن البیوت لبیت
العنکبوت لوکانوا یعلمون جب حال شرکونکا یہہ ہے تو انکی دیکھا دیکھی اور لوگ بھی شرک مین
گرفتار ہوتے ہین تو قیامت مین يُضَاعَفُ لَهُمُ الْعَذَابُ دوگنا کیا جائیگا انکو عذاب ف
یعنی ایک گمراہ ہونے کا اور ایک گمراہ کرنے کا مَا كَانُوا يَسْتَطِيعُونَ السَّمْعَ وَمَا
كَانُوا يُبْصِرُونَ ۝ نہین طاقت رکھتے سننے کی اور نہین ہین دیکھتے ف یعنی سماع
قبول اور چشم بصیرت نہین شعر برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ۔ ہر ورقی دفتری معرفت کردگار جب
حق کو نہ قبول کیا تو أُولٰئِكَ الَّذِينَ خَسِرُوا أَنْفُسَهُمْ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ ۝
یہی لوگ ہین جو ٹوٹے مین ڈالا جانون اپنے کو اور غائب ہوئی انسی وہ چیز جو بنا لیتے تھے باندھتے
تھے ف یعنی ٹوٹا ہوا بسبب داخل ہونے کے نار موبدہ مین اور وہ جو دلائل باطلہ واسطے
تکذیب قرآن اور رسالت کے لاتے تھے اب قیامت مین وہ دلیلین غایب ہو گئی ہین لیکن
آخرت مین اسکا ثمرہ لازم ہوا لَا جَرَمَ أَنَّهُمْ فِي الْآخِرَةِ هُمُ الْأَخْسَرُونَ اب ضرور ہوا کہ وہ بیچ آخرت
کے وہی ہین بہت ٹوٹی مین ف زیادتی ہم کے واسطے تاکید کے فائدہ تخصیص کا دیتی ہے
یہانتک بیان کفار کا ہوا اور انکے عذاب آگے بیان مومنونکا نہوتا تو بندہ اللہ کی رحمت سے
مایوس ہو جاتے سبحان اللہ کیا سراسر حکمت قرآن مین بھری ہوی ہے شعر درشتی و نرمی
بہم در بہ است ۔ چو رگزن کہ جراح و مرہم نہ است ۔ اس واسطے ذکر مومنون اور انکے درجات
کا ارشاد فرمایا إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَأَخْبَتُوا إِلَىٰ رَبِّهِمْ
تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور عمل نیک کئے اور جھکے اور رجوع ہوئے اللہ کی طرف ف

جاننا چاہیے کہ ایمان اور عمل صالح کے بعد اجتناب ضرور ہے کہ اسکا عطف عمل صالح پر ہے
ایسا نہو کہ بغیر اجتناب کے عمل برباد ہوں جیسا کہ فرمایا ان اللہ لایحب کل مختال فخور اور عمل کا
باطل ہونا کیا بلکہ بعضی چیزیں ایمان کو باطل کر دیتے ہیں جیسا کہ فرمایا الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانہم
بظلم اولئک لہم الامن وہم مہتدون جو لوگ کہ ایمان لائے اور نہ آلودہ کیا ایمان اپنے کو ساتھ
شرک کے وہی لوگ ہین کہ واسطے اُنکے امن ہے اور وہی راہ یاب ہین ف اس سے
معلوم ہوا کہ شرک ایمان کو باطل کر دیتا ہے اور شرک کے اقسام بہت ہین شرک فی الذات
اور فی الصفات اور فی العبادت اور فی التسمیہ وغیرہ ذلک جیسا کہ مجوس کا مذہب ہے کہ دو خدا
کے قائل ہین یزدان اور اہرمن اور فی الصفات جیسے حل مشکلات غیر خدا سے چاہنا مثل
ترزیق و صحت مریض اور مانگنا اولاد وغیرہ کا اور فی العبادہ جیسے صلوۃ غوثیہ یا غیر اللہ کے نام
روزہ رکھنا اور فی التسمیہ جیسے بندہ علی یا حسین بخش وغیرہ نام رکھنا ان اقسام سے بچنا
ضرور ہے اور خاص کر یہہ مرض عورتون مین اکثر ہے بلکہ جو مسائل شرعی سے اُنکے مقابل ہین
اپنی طبیعت سے گھڑ نکال رکھی ہے مگر فہرست نہین کہ اُسکا احاطہ کیا جاسکے جیسا کہ
فقہا نے مسائل کتاب الطہارت سے کتاب الوصایا تک مبوب اور مفصل بیان کیے ہین
اگر غور کرو تو انکے مسائل طبعی اتنے ہی نکلین گے کہ شب و روز بیان کیا کرو جیسا کہ بیان
بچہ اگر نہین جیتا تو کسی کے ہاتھ بیچ ڈالنا یا ناک کان چھیدنے یا پہچاج ہین کسی کا نام اس کا
چھیدوا و تھوا اور گھسیٹا رکھنا اور کسی کی چوٹی اور کسی کی بدھی اور کسی کے نام کی بیڑی
اور کسی کا پیک اور فقیر بنانا اور کسی کی صحنک اور دسترخوان اور کونڈا اور توشہ اور بڑی
پڑیا اور بیٹھی پوڑیا اور بڑپونگی اور سید کی بیٹھک اور کسی کی گانے اور بکرا اور مرغا اور سید کا
طاق اور کسی کا تھارا اور زینہ کیے درخت پر کسی کا گذر سمجھنا اور بچے کے در کے سونے بیٹھنے سے
پرہیز کرنا اور طرح طرح کی منتین ماننا اس غرض سے کہ خدا تو ہمارے بچہ مار ڈالتا ہے پیارے
کے نام کا کر چھوڑینگے خدا نہ مار سکے معاذ اللہ کتنی شعر وہ کیا ہے جو نہین ہوتا خدا سے جسے تم
مانگتے ہو اولیا سے۔ اور پیدا ہوتے وقت تو اباجانا اور سالگرہ اور دسونڈا اور کشتی کی صحنک
اور بسم اللہ کی شادی ایسی کرنی کہ ناچ اور باجہ نوبت نقارہ بجاتے ہین گویا بسم اللہ ان
چیزون کا نام ہو کیا اصل بسم اللہ جانتے بھی نہین کیا شے ہے ایک سنت اور مستحب
کیواسطے صدہا محرمات مین گرفتار ہوتے ہین نمازین بھی اُس شادی کے سرانجام مین قضا
ہوتے ہین دنون کو اچھا برا سمجھنا یہانتک کہ ایام سے پاک ہون تو اگر نہا کر تکبیر کرسکے تو وہ
نماز فرض ہو جاتی ہے یہہ کہتے ہین آج کا دن نہانیکو اچھا نہین اور امام ضامن کا پیسہ سفر

اقسام شرک

سفر کرنے والے کے بازو مین باندھنا ہم نہین جانتے کہ یہہ امام کہان سے نکالا ہی فقہا میں
نہین محدثین مین نہین دوازدہ امام شیعہ کے ہین اُن مین نہین اور بچہ جو روتا ہے تو آگ کے
انگارہی اوتارنی دودہ شربت کی کلہین چورا ہے مین رکھوانی خاوندون کی ناشکری کرنی
عن ابی سعید الخدری قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اضحی او فطر الی المصلی فمر علی
النساء فقال یا معشر النساء تصدقن فانی اریتکن اکثر اہل النار فقلن وبم یا رسول اللہ قال
تکثرن اللعن وتکفرن العشیر ما رایت من ناقصات عقل ودین اذہب للب الرجل الحازم
من احدکن قلن وما نقصان دیننا وعقلنا یا رسول اللہ قال الیس شہادۃ المرءۃ مثل نصف شہادۃ
الرجل قلن بلی قال فذلک من نقصان عقلہا قال الیس اذا حاضت لم تصل ولم تصم قلن بلی
قال فذلک من نقصان دینہا متفق علیہ ابو سعید الخدری سے روایت ہے کہ نکلے رسول خدا
دن اضحی یا فطر کے طرف عیدگاہ کے پس گذری عورتون پر پس فرمایا اے گروہ عورتون کے
صدقہ کرو پس تحقیق مین دکھایا گیا ہون تمکو اکثر اہل نار سے پس کہا عورتون نے کس سبب سے
یا رسول اللہ فرمایا اکثر تم لعن طعن کرتے ہو اور کفران نعمت خاوند کا کرتی ہو نہین دیکھا مینے
ناقص عقل و دین جو لیجاوے عقل مرد ہوشیار کے ایک تم مین سے کہا عورتون نے کیا
نقصان دین اور عقل ہماری کا ہے اے رسول اللہ کے فرمایا آیا نہین ہے گواہی ایک عورت کی
مثل آدہی گواہی مرد کی عرض کیا سچ ہی فرمایا یہی ہے نقصان عقل کا فرمایا کیا نہین ہے جبکہ
حائض ہوتی ہے نماز نہین پڑھتے اور روزہ نہین رکھتے عرض کیا سچ ہی فرمایا یہی نقصان
دین کا ہے متفق علیہ ف یعنی ساری عمر کھلاؤ پنہاؤ ایک روز اگر آدھی کا نمک نہو تو سب
کھایا پیا ڈبو دیگی اور کہین گی آدھی کا نمک بھی میسر نہین ساری عمر اس گھر مین یہی پٹینا رہا
اور عیب اور لعن طعن کے اکثر عادت ہے شعر اگر نیک بودی ہمہ کار زن ۔ زنان را مزن
نام بودی نہ زن ۔ مگر انکا سمجھانا اور راہ پر لانا ضرور ہے مگر ایسے طور پر ہو کہ یہہ مان بھی
جائیں کیونکہ انکی عقل ناقص ہے ایسا نہو کہ اور ضد کرین پیار اخلاص سے نصیحت کام
دیگی جیسا کہ ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے استوصوا
النساء خیرا فانہن خلقن من ضلع وان اعوج شئ فی الضلع اعلاہ فان ذہبت تقیمہ کسرتہ و
ان ترکتہ لم یزل اعوج فاستوصوا بالنساء متفق علیہ نصیحت کرو عورتون کو بھلی طرح پس تحقیق
وہ پیدا ہوئی ہین پسلی سے اور تحقیق بہت ٹیڑھی پسلیون مین اوپر کی ہے پس اگر سیدھا ہی
کرتا رہیگا تو توڑ ڈالیگا اسکو یعنی طلاق کی نوبت ہو جائیگی اور اگر نصیحت چھوڑ دیگا تو ٹیڑھی
رہیگی پس نصیحت ہی کرتے رہو متفق علیہ ف لفظ استوصوا کا تاکید ہے اور خیر اُسے مراد

نرمی ہے اور پیدایش حضرتِ حوا کی حضرت آدم کی پسلی سے ہے کہ اصل انکی ہے اس مین
اشارہ ہے کہ جبلی امر ہے کجی کا ازالہ بالکلیہ ممکن نہین اور عدم ترک مین اشارہ ہے کہ
نصیحت سے باز نرہو بیان اس مین تھا کہ ایمان کو شرک اور اعمال قبیحہ سے بچانا چاہیے تاکہ
اس مرتبہ کو پہونچو اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ یہہ لوگ ہین صاحبان جنت
وہ اس مین رہ پڑین گے ف لفظِ صحاب مین کیا لطافت ہے کہ مالک ہین جنت کے
اگر کوئی مکان کرایہ کو لیتا ہے یا کسی کے باغ مین سیر کو جاتا ہے تو صاحب مکان اور
صاحب باغ اُسے نہین کہتے اور لانا ضمیر ہم کا فائدہ تخصیص کا دیتا ہے اور خلود کے معنی
ہمیشہ ہمیشہ رہنے کے ہین بعد بیان کفار اور مومنین دونو فریق کے مثال بیان کری مَثَلُ
الْفَرِيْقَيْنِ كَالْاَعْمٰى وَالْاَصَمِّ مثال دونو فرقون کی جیسے اندہا اور بہرا ف یعنی کافر
وَالْبَصِيْرِ وَالسَّمِيْعِ اور دیکھنے والا اور سننے والا ف یعنی مومن اب جناب باری
پوچھتے ہین هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا آیا برابر ہین دونو فرقے ف یعنی برابر کہی نہین
استفہام انکاری ہے جب برابر نہین تو اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ آیا پس کیون تم نہین نصیحت قبول
کرتے ف اب دلائل اثبات نبوت اور قران کے بیان کرکے قصہ نوح علی نبینا وعلیہ السلام
کا شروع کیا کہ مثال اور دلیلون سے تو یہ نہ سمجھے اب معلوم کرین کہ قصہ نوح علیہ السلام کا
باوجود امی ہونے کے موافق توریت ہو بہو بیان کیا تو بیشک یہہ کلام الٰہی ہے اور یہہ بھی
متنبہ ہے کہ جیسے قوم نوح نے نمانا تو مستوجب عذاب کے ہوئے اگر تم اس رسول کو نمانو
گے تو مستحق عذاب کے ہو گے فرمایا وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖٓ اور بھیجا ہمنے
نوح کو طرف قوم اُسکی کے ف یعنی نوح علیہ السلام کے حضرت آدم علیہ السلام تک دس
پشتین ہین نوح بن لامک بن متوشلخ بن اخنوخ بن بیارد بن مہلائیل بن قینان بن انوش
بن شیث بن آدم اور نام اُنکی والدہ کا قینوش ہے حضرت آدم سے انکے زمانہ تک
اٹھارہ پیغمبر ہوئے ہین اور عمران کے چالیس برس کی یا زیادہ ہوی جب نبوۃ ہوئی
اور ساڑھے نوسو برس تک دعوت کری بعد طوفان کے ساٹھ برس یا زیادہ اور زندہ رہے
جیسا کہ فرمایا فلبث فیہم الف سنۃ الا خمسین عاما اور ایک روایت مین عمر آپ کی ایکہزار
ساٹھ سو یا پانسو برس کی ہوئی اور حلیہ آپ کا سفید رو مجعد مو بزرگ سر سرخ چشم ساق
باریک تھا اور بہتر زبان مین کلام کرتے تھے اور اٹھیس زبان سام بن نوح کی اور سولہ
زبانین حام بن نوح کی اور ستائیس ۲۷ زبانین یافث بن نوح کی تھیں اور انہیں تینون بیٹون سے
نسل دنیا کی جاری ہوی اس واسطے انکو آدم ثانی کہتے ہین جیسا کہ فرمایا وجعلنا ذریتہم

الباقین عرب اور روم اور فارس اولاد سام مین ہین حبش اور سندہ اور ہند اولاد حام مین
اور یاجوج ماجوج اور صقلاب اور ترک اولاد یافث مین ہین کذا فی البستان ابی اللیث اور پھر
دسوین پشت مین حضرت ابراہیم علیہ السلام ہین ابراہیم بن آزر بن ناخور بن شاروخ بن
ارغو بن فالغ بن غابر بن شالخ بن ارفخشد بن سام بن نوح پھر بیس پشتین ہمارے حضرت سے
حضرت ابراہیم تک ہین مدعا اصلی پر آوین کہ جب نوح علیہ السلام کو دعوت کا حکم ہوا کہا اونہون نے
قوم اپنی کو اِنّی لَکُم نَذِیرٌ مُبِینٌ تحقیق مین واسطے تمہارے ڈرانے والا ہون ظاہر ف اس قصہ کو
اللہ جل شانہ نے قرآن مین کئی جگہہ ارشاد فرمایا نیچری کہتے ہین یہہ تکرار بے فائدہ ہے
جواب اسکا یہہ ہے کہ عین فصاحت اور بلاغت ہے کیونکہ بڑے سے بڑا شاعر جب ایک مطلب
مین فصاحت خرچ کر چکتا ہے دوبارہ سہ بارہ اس کے بیان کرنے مین وہ بلاغت نہین ہوتی
بخلاف جناب باری عز اسمہ کے ہر جگہہ جدی جدی الفاظ بیان کئے ہین سورہ اعراف مین
لقد ارسلنا نوحا الی قومہ فقال یا قوم اعبدوا اللہ مالکم من الہ غیرہ انی اخاف علیکم عذاب یوم عظیم
قال الملاء من قومہ انا لنرٰک فی ضلال مبین اور سورہ مومنون مین ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ
فقال یقوم اعبدوا اللہ مالکم من الہ غیرہ افلا تتقون فقال الملاء الذین کفروا من قومہ ما ہذا الا
بشر مثلکم اور سورہ شعراء مین کذبت قوم نوح المرسلین اور سورہ صافات مین ولقد نادٰنا
نوح فلنعم المجیبون اور سورہ نوح مین انا ارسلنا نوحا الی قومہ ان انذر قومک من قبل ان یاتیہم
عذاب الیم سوال مگر یہان ایک اعتراض ہے کہ ہمارے رسول مقبول کی صفت بشیر
اور نذیر فرمائی اور حضرت نوح کو فقط نذیر فرمایا جو اب اس کا یہہ ہے کہ سارے
جہان مین کفار تھے وہ لائق نذارت ہی کے تھے اور حضرت کی امت مین کثرت مومنونکی
قیامت تک چلی جائیگی وہ قابل بشارت کے بھی ہین نوح علیہ السلام نے پہلے اپنی رسالت
ثابت کری پھر تبلیغ شروع کری اَن لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰہَ یہہ کہ نہ عبادت کرو مگر اللہ کی
ف تعبد واسے مراد توحد واہے تعلیم توحید اصول سب پیغمبرون کے دین کا ہے اور شرک
وکفر سے سبنے منع کیا ہے اگرچہ احکام فرعیہ جدی جدی ہین جو توحید مین پکا ہے اگرچہ زمین سے
آسمان تک گناہ رکھتا ہے انجام اُس کا مغفرت ہے جیساکہ فرمایا ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ
ویغفر ما دون ذلک لمن یشاء تحقیق اللہ نہین بخشنے گا مشرک کو اور بخشے گا سوا مشرک کے
جسکو چاہے ف عدم مغفرت مشرک کے توقطعی ہے اور ماسوا شرک کے تحت مشیت
ہین یا تو توفیق توبہ کی ہو یا پیغمبر اور صالحین کے شفاعت ہو یا محض اپنے فضل سے بخشے یا
عذاب کر کے معاف فرمائی مگر عذاب دائمی نہوگا جیساکہ فرمایا قل یعبادی الذین اسرفوا

علی انفسہم لا تقنطوا من رحمت اللہ ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا کہدے تو لئے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم لئے بندہ میرے جو زیادتی کرنے والے ہین اپنی جانون پر مت ناامید ہو رحمت
اللہ کی سے تحقیق اللہ بخشتا ہے کل گناہون کو مگر شرک مخصوص ہے ساتھ آیت ما تقدم
کے اور فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے عن ابی ذر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وعلیہ ثوب ابیض وہو نائم ثم اتیتہ وقد استیقظ فقال مامن عبد قال لا الہ الا اللہ ثم مات
علی ذلک الا دخل الجنۃ قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق قلت وان
زنی وان سرق قال وان زنی وان سرق قلت وان زنی وان سرق قال وان زنی
وان سرق علی رغم انف ابی ذر وکان ابوذر اذا حدث بہذا قال وان رغم انف ابی ذر
متفق علیہ ابوذر غفاری سے روایت ہے کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
اس حال مین کہ آپ کے اوپر سفید کپڑے تھے اور وہ سوتے تھے پھر آیا مین اور تحقیق
جاگ اوٹھے تھے پس فرمایا نہین ہے کوئی بندہ کہ کہا اُسنے لا الہ الا اللہ پھر مرگیا اسی پر
مگر داخل ہوگا جنت مین کہا مینے یا رسول اللہ اگرچہ زنا اور چوری کی اُسنے فرمایا ہان
پھر کہا مینے اگرچہ زنا اور چوری کی اُسنے فرمایا ہان پھر کہا مینے اگرچہ زنا کیا اور چوری کی
فرمایا ہان اگرچہ زنا کیا اور چوری کی اوپر خاک آلودہ ہونے ناک ابی ذر کے اور تھے ابوذر
جس وقت بیان کرتے اس حدیث کو تو کہتے وان رغم انف ابی ذر روایت کیا بخاری
اور مسلم نے ف اگرچہ یہہ خوشخبری نہایت بڑی ہے مگر یہہ نہو کہ اب نماز اور روزہ
وغیرہ ترک کرو اور چوری اور زنا وغیرہ پر مستعد ہو جاؤ اس واسطے کہ ان آیات اور حدیث
سے ارتفاع نار ابدی کا ہوا اور انجام دخول جنت کا ہوگا اور قبل دخول جنت کے جو عذاب
ہوگا اُس کا متحمل ہونا مشکل ہے مثلاً ایک نماز کے ترک سے اسی حقبہ حدیث مین آئے ہین
اور ایک حقبہ دو کرور اٹھاسی لاکھ برس کا ہوگا نعوذ باللہ منہا اور اسی طرح حق العباد مین
مواخذہ ہوگا ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا حضرت نے اتدرون ما المفلس قالوا
المفلس فینا من لا درہم لہ ولا متاع فقال المفلس من امتی من یاتی یوم القیمۃ بصلوۃ و
صیام وزکوۃ ویاتی قد شتم ہذا وقذف ہذا واکل مال ہذا وسفک دم ہذا وضرب ہذا فیعطی
ہذا من حسناتہ وہذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل ان یقضی ما علیہ اخذ من خطایاہم
فطرحت علیہ ثم طرح فی النار رواہ مسلم آیا جانتے ہو تم کون ہے مفلس کہا صحابہ نے
مفلس ہم مین وہ ہے نہ درم اُسکے پاس ہو نہ متاع پس فرمایا تحقیق مفلس میری امت سے
وہ ہے کہ لائیگا دن قیامت کے نماز اور روزہ اور زکوۃ اور آئیگا لینے مدعی کہے گا وہ

تحقیق گالی دی اُسنے مجکو اور برا کہا اور کھایا مال میرا اور قتل کیا اور مارا یعنی مختلف دعوی قائم ہونگے
اُس پر پس دیا جائیگا مدعی کو نیکی اُسکے پس اگر نہ رہیگی نیکیان پہلے فیصلہ کی جائینگی
بدیان مدعی کی اور ڈالے جائینگے اوپر مدعا علیہ کے پھر ڈالا جائیگا دوزخ مین روایت کیا
اسکو مسلم نے بیان یہہ تھا کہ نوح علیہ السلام نے دعوت توحید کی کری اور کہا اگر کہنا نہ مانو گے
میرا تو اِنِّیۤ اَخَافُ عَلَیۡکُمۡ عَذَابَ یَوۡمٍ اَلِیۡمٍ تحقیق مین ڈرتا ہون تمپر عذاب دن دکھ دینے
والے سے ف بجاے عظیم کے یہان الیم فرمایا نکتہ اس مین یہہ ہے مثلا کسی کو بخار
شدت کا ہو تو منہ لپیٹ کر پڑ رہیگا اور اگر ساتھ اُسکے درد سر اور اعضا شکنے بھی ہو اور درد
کمر وہ بھی ہو تو کیسی بیقراری ہوگی کہ جان نکلنے کی آرزو کریگا اس پہنچنے کا نام عذاب
الیم ہے دعوا ہنالک ثبورا کہا جائیگا لا تدعوا الیوم ثبورا واحدا وادعوا ثبورا کثیرا پکارینگے
اُس وقت ہلاکت کو کہا جائیگا نہ پکارو ایک ہلاکت کو بلکہ پکارو آج کے دن ہلاکتین بہت
اور کوئی سنے گا شعر و راکبات نیاق فی ہوادجہا لم یلتفتن الی من غاص فی الکثب۔
تم جو دنیا کی تکالیف سے موت کے آنے سے چھوٹ جاتے تھے یہان یہ نہین ہے بلکہ لا یموت
فیہا ولا یحیی یعنی نہ مرینگے دوزخ مین نہ جئین گے یہان ایک سوال ہے اگر کوئی کہے
اجتماع اور ارتفاع نقیضین محال ہے جواب موت کی نفی تو ظاہر ہے اور حیات نام ہے
خوش عیشی کا فرق حیثیت سے نقیض نہ رہا اور یہہ ہمارا بھی محاورہ ہے کہ کوئی شخص تکالیف
مین گرفتار ہو اور اُس سے پوچھا جاے کہ کیا حال ہے تو کہتا ہے نہ مرتے ہین نہ جیتے ہین
جب عذاب الیم سے نوح علیہ السلام نے ڈرایا تو قوم کو جواب دلیل کا نہ آیا تو یہہ سمجھی کہ اس پیغمبر
مین نقص نکالو فَقَالَ الۡمَلَاُ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا مِنۡ قَوۡمِهٖ مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثۡلَنَا
پس کہا شریفون کفار قوم نوح نے نہین دیکھتے ہم تجکو مگر آدمی مثل اپنے ف یہہ کلمہ انکا
نہایت بیوقوفی کا ہے کہ کل بشر حضرت آدم کی اولاد ہین مگر فرق مراتب ہر کسی کا کرنا ضرور ہے
اور یہہ ظاہر ہے ہر اجناس مخلوقات مین ہم فرق دیکھتے ہین جیسے پتھر ایک جنس ہے اُسکے
اقسام صدہا ہین ادنی سے اعلی تک سنگ خارا کی قیمت چار روپیہ مجری اور لعل ہیرے کی
رتیون سے تول ہوتی ہے کانٹیون مین کہ وہ چاندی سونے کی بھی کانٹیون سے عمدہ
ہوتی ہین کہ ایک پاتون مکھی کا بھی رکھا جاے تو سوئی مائل ہوجاے یعنی سنگ خارہ اور
لعل بدخشانی دو نو پتھر ہین اور مابین ان دونون کے اور اقسام ہین ہر ایک کی قیمت اور
اور وصف علحدہ علحدہ ہے جیسے مرمر اور سنگ موسی اور یشب اور سیماق اور ہیرا اور پکھراج
اور پنہ اور نیلم وغیرہ اسی طرح آدمیون مین نبی صحابہ تابعین تبع تابعین اقطاب ابدال

صالحین اور کفار اور یہی قول کفار مکہ کا بھی ہے جیسا کہ فرمایا وما منع الناس ان یومنوا
اذا جاءھم الھدی الا ان قالوا ابعث اللہ بشرا رسولا اور نہ مانع آیا کفار مکہ کو ایمان لانے سی
جبکہ ائی انکے پاس ہدایت مگر کہنا انکا کیا بھیجا اللہ نے بشر کو رسول کر کے فٹ اگر بالفرض
فرشتہ رسول ہو کر آتا اور رسالت ثابت ہوتی ہے معجزہ سے اگر وہ معجزہ دکھاتا تو یہہ کب
یقین کرتے کہتے اس کی تو قوت میں یہہ بات ہے کہ دم بھر مین آسمان سے زمین تک
طے کرتا ہے معجزہ معجزہ نہ رہتا بخلاف حضرات پیغمبرون کے کہ اُن سے وہ باتین صادر ہوئین
کہ طاقت بشر سے باہر ہین یہہ تو اور عمدہ بات ہے کہ ہم جنس ہے اس کی بولی سمجھوگے
غیر جنس ہوتا تو اُس سے نفرت ہوتی اُسکو عیب جانتے ہو شعر ولا عیب فیھم غیر ان
ضیوفھم + تلام بنسیان الاحبۃ والوطن + انبیاون کی شان مین طعن کرنا کمال حمق ہے
کیونکہ اللہ نے کسی نبی کو ایسا نہین کیا کہ کوئی کسی طرح سے طعن کر سکے شکل اور عقل اور حسب
اور نسب وغیرہ کل چیزین عمدہ عطا کرین ہین چنانچہ ہمارے حضرت کا سیر کی کتابون مین
مذکور ہے عقل ایسی کہ قبل نبوت کے فیصلے آپکے سپرد کیے جاتے تھے قانون شریعت ایسے
مقرر کیے کہ قیامت تک کے حادثات کو کافی ہین کچھ تغیر او نمین نہین شعر یتیمی کہ ناکردہ قرآن
درست + کتب خانہ چند ملت بشست + نصاری کے قانون ہر سال بدلے جاتے ہین
اور حسب ہمارے حضرت کا نہایت عمدہ ہے جیسا ابوسفیان سے روایت ہے کہتے ہین
کہ چلا مین اُس مدت مین کہ درمیان پیغمبر کے اور ہمارے بگاڑ تھا پس پہنچا مین ملک شام
مین ناگہان خط آیا حضرت کا طرف ہرقل کے وحیۃ الکلبی نے بھیجا اُس خط کو عظیم بصری کے
پاس اور اُسنے بھیجا ہرقل کے پاس کہا ہرقل نے آیا کوئی اُسکی قوم مین سے یہان ہے
پس مین بلایا گیا مع جماعت قریش کے پھر بٹھایا ہمکو اپنے روبرو اور پوچھا کوئی تم مین سے
قرابت رکھتا ہے اُس سے جو دعوی کرتا ہے نبوت کا کہا مینے کہ مین پھر بلایا ترجمان کو
اور کہا سچ کہتا اور کہا قریش سے اگر یہہ جھوٹھ بولے تو ہمکو آگاہ کرنا پس اگر مجھکو جھٹلانا کا
اپنے خوف نہوتا تو قسم اللہ کی کچھ جھوٹھ بولتا پھر ترجمان سے کہا اس سے پوچھ کیف حسبہ فیکم
مینے کہا فینا ذو حسب پھر پوچھا فہل کان من اباءہ ملک مینے کہا نہین پھر پوچھا فہل کنتم تتھمونہ
بالکذب اسے پہلے نبوۃ کے کہا مینے نہین پھر کہا متبع اُسکے شریف ہین یا ضعیف مینے
کہا ضعیف پھر پوچھا کہ ہل یزیدون او ینقصون کہا مینے یزیدون پھر پوچھا ایا بعد ایمان
لانے کے کوئی پھرتا ہے اُسکے دین سے کہا مینے نہین پھر پوچھا کیف قتالکم ایاہ کہا مینے
الحرب سجال نصیب منا و نصیب منہ پھر پوچھا ہل یغدر کہا مینے نہین مگر اس مدت کی خبر نہین

کہ پیچھے ہمارے کیا کیا اور کہا ابوسفیان نے قسم ہے اللہ کی کہ نہین ڈال کرسکا مین کوئی اور
بات سوا اُسکے پھر پوچھا فہل قال ہذا القول احد قبلہ کہا مینے نہین پھر کہا واسطے ترجمان کے
کہو کہ اُسکو مینے سوال کیا تھا حسب سے تو نے کہا ہو ذو حسب ایسے ہی رسل بنے ہوتے
ہین حسیب قوم اپنی کے اور وہ جو پوچھا تھا مینے ہل کان من ابائہ ملک تو نے کہا نہین پس
اگر اُسکے اباء سے کوئی بادشاہ ہوتا تو مین کہتا اپنے باپ کا ملک چاہتا ہے اور وہ جو سوال
کیا تھا ہل کنتم تتہمونہ بالکذب قبل ان یقول ما قال تو نے کہا نہین پس جانا مینے جو آدمی
آدمیون سے جھوٹھ نہین بولتا اللہ پر کیونکر جھوٹھ بولے گا اور وہ جو سوال کیا تھا اتباع ہے
کہ شریف ہین یا ضعیف تو نے کہا ضعیف ایسے ہی ہوتے ہین اتباع رسولون کے اور وہ
جو پوچھا تھا ہل یزیدون ام ینقصون تو نے کہا ہل یزیدون ایسا ہی ہوتا ہے یہان تک کہ
تمام ہوتا ہے ایمان اور وہ جو سوال کیا تھا ہل یرتد احد تو نے کہا نہین ایسا ہی ہوتا ہے جب
ایمان کی بشارت داخل ہوتی ہے دلون مین اور وہ جو سوال کیا تھا لڑائی سے تو نے کہا
کبھی ہم فتح پاتے ہین کبھی وہ ایسے ہی آزمائے جاتے ہین سب نبی لاکن انجام اُنکے واسطے ہوتا ہی
اور وہ جو سوال کیا تھا یا غدر تو نہین کرتا تو نے کہا نہین ایسا ہی ہے رسول غدر نہین
کرتے اور وہ جو سوال کیا تھا ایا کسی نے کہا ہے یہہ قول یعنی دعوی نبوۃ کا پہلے اُس سے
تو نے کہا نہین پس کہتا ہون اگر کوئی پہلے اس سے دعوے نبوۃ کا کرتا تو مین گمان کرتا
کہ اُسنے تقلید کری ہے پھر کہا ہرقل نے ابی سفیان سے بایا مرکم کہا ابوسفیان نے ساتھ
نماز روزہ زکوۃ اور صلہ رحمی اور عفاف کی پس کہا اگر سچ ہے یہہ جیسا کہ کہتا ہے تو بیشک وہ
نبی ہے اور مین جانتا تھا کہ وہ پیدا ہونے والا ہے مگر یہہ نہ معلوم تھا کہ تمہاری قوم سے
ہوگا کاش اگر مین جھٹکارہ پاؤن تو دوست رکھتا ہون اُسکے ملاقات کو اور جو مین ہوتا
نزدیک اُسکے البتہ دھوتا دونون پاؤن اُسکے اور البتہ پہونچے گا ملک اُسکا یعنی حکومت
اُسکے میرے قدمونکے نیچے تک پھر منگایا خط حضرت کا اُس مین لکھا تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم
من محمد رسول اللہ الی ہرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الہدی اما بعد فانی ادعوک بدعایۃ
الاسلام اسلم تسلم واسلم یوتک اللہ اجرک مرتین فان تولیت فان علیک اثم الاریسیین ویا اہل
الکتب تعالوا الی کلمۃ الی اخرہا تا مسلمون شروع ساتھ نام اللہ رحم والے نہایت رحیم
کے از طرف محمد رسول اللہ کے سے طرف سلطان روم کے سلامتی اُسپر جو تابعداری
کرے ہدایت کی اسکے پر بعد حمد کے پس تحقیق مین بلاتا ہون بلانا طرف اسلام کے اسلام
لا تاکہ سلامت رہے اور اسلام لا دیگا تجکو اللہ دوہرا اجر پس اگر روگردانی کریگا تو پس

تحقیق اوپر تیرے ہوگا گناہ رعیت کا پھر اخیر مین یہہ ایت لکھی جب یہہ نامہ پڑہا گیا
آوازین بلند ہوئین اور کھچڑی پکنے لگی اور ہمکو نکال دیا ابوسفین کہتے ہین مینے اپنے
یارون مین کہا تعجب سے بڑا خوف چھایا ملک بنے اصفر پر ایسا حضرت کو ہم نہین جانتے
تھے پھر اسی وقت سے ہمنے یقین کیا دین اسکا پورا ہوکر رہیگا یہانتک کہ داخل کیا
اللہ نے مجکو اسلام مین قال الزہری قال ابوسفین بلایا ہرقل نے سردارون کو اور
کہا ایا ہے تمکو بیچ فلاح اور ہدایت کی رغبت اور ملک بہی تمہارا قایم رہے فحاصوا حیصۃ
حمر الوحش یعنی بدکے بدکنا گورخرون کا اور چلے دروازہ کی طرف اور وہ بند کر رکھا تھا
اور کہا کھولو ہم نکلین جب دیکھا ہرقل نے کہ سلطنت مین فتور پڑا پھر بلایا اور کہا مینے تو
آزمایا تھا تمکو کیسے مظبوط ہو تم اپنے دین مین پس مینے پورا پایا تمکو پس سجدہ کیا سبنے
اسکو اور راضی ہوئے کلام اس مین تھا کہ قوم نے ایمان نہ لاینگے ایک وجہ تو یہہ بیان کی
ما نریک الا بشرا مثلنا دوسری وجہ یہہ کہی وَمَا نَرٰىكَ اتَّبَعَكَ اِلَّا الَّذِيْنَ
هُمْ اَرَاذِلُنَا اور نہین دیکھتے ہم متبعین تیریکو مگر ارزل قوم کے **ف** یعنی انکے برابر بیٹھتے
ہوئے ہمکو غیرت اتی ہے اگر دولتمند ایمان لاتے تو ہم بہی ایمان لاتے ہمیشہ سے اللہ جل
جلالہ کی عادت ہے کہ دولت ایمان کے اول غریبون کو ہی نصیب ہوئی تھی جب
قیامت مین انکے مرتبہ بلند ہون گے تو فرشتہ کہینگے تو بیخًا اہولاء الذین اقسمتم لاینالہم
اللہ برحمۃ ادخلوا الجنۃ لا خوف علیکم ولا انتم تحزنون ایا یہہ وہی لوگ ہین جن پر قسمین
کھاتے تھے کہ نہ پہونچیگی انکو اللہ کی رحمت یعنی ہنسی کہا انکو آج داخل ہو جاو جنت مین
نہین خوف تمپر اور نہ تم غمگین ہوسگے **ف** اس مقام پر غریبون کو نہایت ہی خوشخبری
ہی جیسا کہ حضرت نے فرمایا الاسلام بدء غریبا وسیعود غریبا فطوبی للغرباء اسلام شروع ہوا ہے
غریبون مین اور عود کریگا غریبون مین پس خوشخبری واسطے غریبون کے ہے **ف**
اس وقت مین جتنے زیادہ غربت ہے وتنا ہی اتقا زیادہ ہے اور جتنی زیادہ امارت ہے
وتنا ہی فسق وفجور زیادہ ہے مساجد کو غور کرو نماز اور جماعت مین کون لوگ زیادہ
ہین امیر لوگ جماعت سے محروم اور اکثر بے نماز باوجودیکہ غربا کی اتنی فضیلت ہے اور اللہ
اور رسول کے پسندیدہ ہین مگر دنیادار ان کو معیوب جانتے ہین شعر ولاعیب فیہم غیر ان سیوفہم
بہن فلول من قراع الکتئب اور جو کم مقدور ہین انکو چالیسوان حصہ زکوۃ کا دینا دشوار نہین
زیادہ مقدور والے پوری زکوۃ ادا نہین کرسکتے اگر کسی مسکین کو حاجت ہو غریب دو دو
چہار چہار آنہ چندہ ڈال کر حاجت روائی کر دیتے ہین امیرون کی جوکی ہہوکے اندر کسیکی

گذ نہین اکثر مال انکا تاچ رنگ اور لہو لعب مین صرف ہوتا ہے صحیحین مین ابو ہریرہ سے منقول ہے
فرمایا حضرت نے مامن یوم یصبح العباد فیہ الا ملکان ینزلان فیقول احدہما اللہم اعط منفقا خلفا
ویقول الاخر اللہم اعط ممسکا تلفا نہین کوئی دن کہ صبح کرتے ہین بندہ مگر دو فرشتہ اوترتے ہین
کہتا ہے ایک ای اللہ دے خرچ کرنیوالے کو مال اور کہتا ہے دوسرا اے اللہ دے بخیل کو ضایع
ہونا مال کا اسمار رض کہتے ہین فرمایا حضرت نے انفقی ولا تحصی فیحصی اللہ علیک ولا توعی فیوعی
اللہ علیک ارضخی ما استطعت خرچ کر نہ روک پس روکیگا اللہ تجھپر نہ بند کر بند کریگا اللہ تجھپر خرچ کر
جس قدر کہ طاقت رکھتی ہی تو کلام اس مین تھا کہ قوم نے دوسرا جواب یہہ دیا کہ تیرے متبعین
ارذل ہمارے ہین اور وہ بھی بادی الرای اوپری عقل سے **ف** یعنی انکو سمجھہ نہین ہے
جب انکو سمجھہ آئیگی یا ہم سمجھاوینگے لا تدرون اللہ انکم تو پھر ایمان سے برگشتہ ہوجاوینگے اور تیسرے
یہہ امر ہے کہ وَمَا نَرٰى لَكُمْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلٍ اور نہین دیکھتے ہم تم اوپر اپنے افضل کسیطرح
ف لفظ لکم مین نوح علیہ السلام کی اتباع کو بھی شامل کرلیا و فضل کی تنوین تنکیر کی ہے
یعنی کسی طرح سے فضیلت نہین اور ماتری سے نفی رویت کے ہوسکتی ہے نفس الامر
اور واقع مین ظلمت کفر نے انکو اندہا کر رکھا تھا جیسا کہ آگے آئیگا فعمیت علیکم اور حدیث مین
آیا ہے حبک الشئی یعمی ویصم محبت شی کے اندہا بہرا کر دیتی ہے اور چوتھا سبب ایمان نہ لانیکا
یہہ بیان کیا بَلْ نَظُنُّكُمْ كٰذِبِيْنَ بلکہ گمان کرتے ہین ہم تم کو جھوٹے **ف** لفظ بل کے ساتھ
اضراب کیا کہ یہہ تینون عیب تو تھے ہی الکی یہہ بڑہ کر ہے کہ وعدہ عذاب کا دیتے ہو پھر
عذاب کہان آتا ہے سبحان اللہ کیا اللہ جل شانہ متحمل ہے کہ کیسا کیسا معاملہ انبیاء کے
ساتھ کفار کرتے ہین جب بھی اونپر عذاب نہین بھیجتا جبتک کہ اپنے منہ سے نہین طلب
کرتے جیسا کہ کفار مکہ نے کہا اللہم ان کان ہذا ہو الحق من عندک فامطر علینا حجارۃ من السماء او
ائتنا بعذاب الیم اے اللہ اگر یہہ حق ہے نزدیک تیرے پس برسا ہمپر پتھر آسمان سے یا لا
ہمپر عذاب دردناک اور قوم نے دونون جوابون اخیر مین اتباع کو جو شامل کیا وجہ اسکی یہہ ہے
کہ عدم فضیلت اتباع کے لفظ ارازلنا سے اور نوح علیہ السلام کے لفظ مثلنا سے بیان
کرے اور نسبت کذب کی نوح علیہ السلام کے طرف بسبب وعدہ دینے عذاب کے کہ ان اجل
اللہ اذا جاء لا یوخر کہا تھا اور وہ عذاب ابتک نہین آیا اور اتباع کی طرف نسبت اس معنونکو
کرے کہ تابع کو حکم متبوع کا ہوتا ہے یا اسواسطے کہ تکذیب معبودونکی متبوع اور تابع دونون
کرتے ہین دیکھنا چاہیے کہ قوم نے کیسے سخت کلام کئے اور نوح علیہ السلام کی نرمی کو دیکھو کہ
فرمایا جسکو اسنے نقل کیا قَالَ يٰقَوْمِ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ رَحْمَةً

مِنْ عِنْدِهٖ فَعُمِّيَتْ عَلَيْكُمْ کہا نوح علیٰ نبینا وعلیہ السلام نے اے قوم میری
خبر دو تم مجکو اگر ہوا مین اوپر دلیل کے اپنے رب کی طرف سے اور حال یہہ کہ دی ہے اللہ نے
مجکو نبوۃ اپنے پاس سے پس اندہاپن چھا گیا اوپر تمہارے شنت اصل قوم کا یا قومی تھا
حذف کی گئی ہے یا کثرت استعمال سے أَنُلْزِمُكُمُوهَا وَأَنْتُمْ لَهَا كَارِهُونَ ۝
کیا لازم کرتا ہون مین تمپر ہدایت کو اور حال یہہ کہ تم اسکو مکروہ جانتے ہو ف جواب
ان شرطیہ کا محذوف ہے اے لا اقدر علی ذلک کیونکہ ہدایت اللہ ہی کی اختیار مین ہے
فقط میرا کام سنا دینا ہے اللہ کے واسطے کچھ اپنے نفس کی غرض نہین رکھتا وَيَا قَوْمِ
لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مَالًا اور اے میری قوم نہین مانگتا مین تم سے اوپر اس تبلیغ کے
مال اب جو کہ نائب پیغمبر کے یعنی علما ہین انکو بھی چاہیئے کہ خاص اللہ کے واسطے درس
تدریس ہو طمع دنیا کی نہو اور جو طامع ہوتے ہین انسے پورا پورا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
نہین ہو سکتا شعر ترک دنیا بمردم آموزند * خویشتن سیم وغلہ اندوزند * عالمی را کہ گفت
باشد وبس * ہرچہ گوید نگیرد اندر کس - اور مسئلہ موافق مرضی لوگون کے بیان کرتے ہین
دنیا کیواسطے اسی بلا مین یہود اور نصاری مبتلا ہو کر قیامت تک رسوا ہوئے جیسا کہ

فرمایا تری کثیرا منہم یسارعون فی الاثم والعدوان واکلہم السحت لبئس ما کانوا یعملون

لولا ینہاہم الربانیون والاحبار عن قولہم الاثم واکلہم السحت لبئس ما کانوا یصنعون دیکھتا ہے
اے محمد یا اے مخاطب اکثر انکی سرعت کرتے ہین گناہ مین اور ظلم مین اور مال حرام یعنی
رشوت کہانے مین البتہ کیا برا عمل کرتے ہین کیون نہین منع کرتے انکو عالم اور درویش
جہوٹ بولنے اور حرام خوری سے البتہ برا ہے وہ جو کر رہے ہین ف مگر حوائج ضروری
علما کو بھی ہین اور بہت حاجت زیادہ کتابون کی ہوتی ہے اور اس مین مال وافر
چاہیئے کیونکہ بعض بعض لوگون کے پاس لاکھ لاکھ روپیہ کا کتب خانہ تھا اور بادشاہون کے
وقت مین بیت المال سے انکا حصہ معین تھا اب بیت المال تو ہے نہین مدرسون
اور طلبا اور علما اور امام اور موذنون کی خدمت لوگون پر واجب ہے تا کہ علم برباد
نہو اور علم کا برباد ہونا عوام خواص کے بربادی کا سبب ہے اور ہلاکت کا جیسا کہ
[illegible] نقل کیا قال ابو ایوب الانصاری انما نزلت ہذہ الآیۃ فینا معشر الانصار لما
نصر اللہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم واظہر الاسلام قلنا ہلم نقیم فی اموالنا ونصلحہا فانزل اللہ عز وجل
وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم [illegible] المحسنین [illegible] کہا
ابو ایوب انصاری [illegible] انصار کے

جب کہ فتح دی اللہ نے نبی اپنے کو اور پھیل گیا اسلام کہا ہمنے آؤ قائم کرین ہم مالون اپنے کو اور
درست کرین ف یعنی جہاد و غیرہ اور فی سبیل اللہ خرچ نہ کرین اور تجارت مین مشغول ہون
تا کہ یہہ مال بڑہے اسلام پھیل گیا اب خرچ کرنے کی حاجت نہین پس نازل کی اللہ نے یہہ
آیت خرچ کرو بیچ راہ اللہ کے نہ ڈالو اپنے ہاتھ سے ہلاکت مین اور احسان کرو اللہ دوست
رکھتا ہے احسان کرنے والون کو یہہ نہین جانتے کہ اگر جہاد مین مال نہ خرچ کرینگے تو دشمن
غالب آجائیگا شعر ہر چہ داری صرف کن در راہ او . لن تنالوا البر حتی تنفقوا عن ابی ذر قال
انتہیت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو جالس فی ظل الکعبۃ فلما رانی قال ہم الاخسرون ورب
الکعبۃ فلت فداک ابی وامی من ہم قال ہم الاکثرون اموالا الا من قال ہکذا وہکذا وہکذا
من بین یدیہ ومن خلفہ وعن یمینہ وعن شمالہ وقلیل ما ہم متفق علیہ ابو ذر سے روایت ہے کہا آیا
مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حال مین کہ وہ بیٹھے تھے سایہ کعبہ مین جب
دیکھا مجکو فرمایا وہی بہت ٹوٹے مین ہین قسم ہے رب کعبہ کی پس کہا مینے فدا ہون ماں باپ
میرے آپ پر وہ کون ہین فرمایا وہ مالدار ہین مگر جو خرچ کرے آگے اور پیچھے اور دہنے اور بائین
اور تھوڑے ہین وہ قال اس جگہہ اشارہ ہے یعنی اشارہ کیا آپنے خرچ کرنے کا ایسا اور ایسا
روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے عن ابی سعید قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان
یتصدق المرء فی حیوتہ بدرہم خیر لہ من ان یتصدق بمائۃ عند موتہ رواہ ابو داود ابو سعید سے
روایت ہے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ صدقہ آدمی کا زندگی مین ایکدرہم
بہتر ہے واسطے اوسکے صدقہ کرنے سو درہم سے وقت موت کے روایت کیا اسکو ابو داود
شعر برگ عیشے بگور خویش فرست . کس نیارد ز پس تو پیش فرست . عن ابی ہریرۃ قال
قال رجل یا رسول اللہ ای الصدقۃ اعظم اجرا قال ان تصدق وانت صحیح شحیح تخشی الفقر
وتامل الغنی ولا تمہل حتی اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان
متفق علیہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہا کہ کہا ایک آدمی نے اے رسول اللہ کے کونسا
صدقہ بڑا ہے اجر مین فرمایا صدقہ دینا تیرا اس حال مین کہ تو تندرست اور بخیل ہو خوف
کرتا ہو محتاجی کا اور آرزو رکھتا ہو غنی کی اور نہ ڈھیل دے یہانتک کہ پہونچے جان حلقوم تک
کہے تو فلان کو اتنا اور فلان کو اتنا اور تحقیق ہو چکا وہ مال حصہ فلان کا روایت کیا اسکو بخاری
اور مسلم نے حارثہ بن وہب سے روایت ہے فرمایا حضرت نے تصدقوا فانہ یاتی علیکم
زمان یمشی الرجل بصدقتہ فلا یجد من یقبلہا یقول الرجل لو جئت بہا بالامس لقبلتہا فاما
الیوم فلا حاجۃ [illegible] تم پر ایک زمانہ آئیگا

آدمی صدقہ اپنا پس دیا جائیگا لینے والے کو کہ کہے گا وہ اگر تو لاتا شام کو تو لیتا مین آج مجکو
حاجت نہین روایت کیا بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضرت نے
کہ فرمایا اللہ جل شانہ نے انفق یا ابن آدم انفق علیک متفق علیہ خرچ کر اے ابن آدم خرچ
کرونگا مین تجہپر روایت کیا بخاری اور مسلم نے بیان یہہ تہا کہ یقوم لا اسالکم علیہ مالا اسی
طرح علماء ربانیین کو چاہیے کہ سوال کسے سے نہ کرین بلکہ طمع بھی نہ کرین شعر
طمع راسہ حرفست ہرسہ تہی - ازان نیست مطمعا نرا ہی - مگر کوئی آپ ہی خدمت
کرے تو مضایقہ نہین کہ حضرت نے آپ ہی فرمایا صحابہ کو من قتل قتیلا فلہ سلبہ جو کہ قتل
کرے قتیل کو واسطے اوسکے ہے اسباب اوسکا ایک شخص کے قتل کا جہاد مین دو شخصون نے
دعوی کیا ہر ایک نے کہا مینے قتل کیا اپنے دونون کی تلوارین دیکھین جس کی تلوار مین
خون تہا اوسکو دیا یہہ طمع جایز ہے مگر نیت خاص اللہ کے واسطے ہو اور دنیا تابع اوسکی ہو
کیونکہ حاجت ضرورے ہر انسان کو لگی ہوئی ہے مگر افسوس کی جگہہ ہے جو ایسے دنیادار
ہین کہ مالکو جان سے زیادہ عزیز رکہتے ہین یعنی ہنود اونکے مندرون کو دیکہو اور بنئی
مسجدون کو دیکہو اونکی جہنتون کو دیکہو اور اپنے عالمونکی دیکہو اونکو جو کام اونکے دہرم
کا پیش آوے کیسے جہٹ پٹ اگہائی کر لیتے ہین کہ ہزارون روپیہ جمع کر لیتے ہین ہمکو
اگر پیش آوے تو دو آنہ اگہائی مشکل ہو جاتے ہین بڑا غیرت کا مقام ہے عن عائشۃ رضی اللہ عنہا
انہم ذبحوا شاۃ فقال النبی مابقی منہا قالت مابقی منہا الا کتفہا قال بقی کلہا الا کتفہا رواہ
الترمذی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ذبح کیا تہا بکری کو پس فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کیا باقی رہا کہا ایک دست فرمایا کل باقی رہا مگر دست یعنی جو اللہ کے
واسطے دیا وہی باقی ہے ثواب مین روایت کیا اوسکو ترمذی نے ابن مسعود رضہ سے
روایت ہے مرفوع کیا ہے اونہون نے اس حدیث کو کہا ثلثۃ یحبہم اللہ جل قام
من اللیل یتلو کتب اللہ ورجل تصدق بصدقۃ بیمینہ یخفیہا اراہ قال من شمالہ ورجل کان
فی سریۃ فانہزم اصحابہ فاستقبل العدو رواہ الترمذی تین آدمی ہین دوست رکہتا ہی
اللہ اونکو ایک تو وہ آدمی کہ قیام کیا رات کو پڑہا قرآن کو شعر ہر گنج سعادت کہ خداداد
بحافظ * ازیمن شب در دعای سحری بود * اور دوہ آدمی کہ نکالا صدقہ سیدہے
ہاتہہ سے پوشیدہ کیا اوسکو گمان کرتا ہون مین کہ فرمایا بائین ہاتہہ سے اور دوہ آدمی
کہ تہا لشکر مین بہاگے یار اوسکے پس پہر استقبال کیا دشمن کا روایت کیا ترمذی نے
حاصل یہہ کہ نوح علیہ السلام نے کچہہ قوم سے طلب نہین کیا تاکہ اون کو گنجایش ہوتی

کہ یہہ اسواسطے ہمکو سمجھاتا ہے بلکہ یہہ کہا اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَے اللّٰہِ نہین ہے مزدوری
میری مگر اللہ پر ف اسی طرح علما کو بھی چاہیئے کیونکہ ولاجر الآخرۃ خیر للذین امنوا وکانوا یتقون
اور البتہ اجر آخرت کا بہتر ہے ایمان والون کو اور رہین وہ پرہیزگار اگر بے طلب اور بے خواہش
آجاوے اُس کا عیب نہین عن بن الساعدی قال استعملنی عمر رض علی الصدقۃ فلما فرغت منہا
واديتہا اليہ امر لی بعمالۃ فقلت انما عملت للہ واجری علی اللہ قال خذ ما اعطيت فانی قد
عملت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعملنی فقلت مثل قولک فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا اعطيت شيأ من غير ان تسئلہ فكل وتصدق ابن ساعدی سے روایت ہے کہا اُس نے
کہ عامل کیا مجکو عمر رض نے اوپر صدقہ کے پس جب فارغ ہوا مین اُس سے اور ادا کیا مینے اُنکی
طرف حکم کیا واسطے میرے مزدوری کا مینے کہا سوا اسکے نہین عمل کیا مینے اللہ کیواسطے اور
مزدوری میری اللہ پر ہے فرمایا لے اس مزدوری کو جو دیتا ہون مین مینے بھی تحقیق عمل کیا
حضرت کے زمانہ مین حضرت نے مزدوری دی مجکو پس کہا مینے مثل کہنے تیری کے فرمایا
حضرت نے جب دیا جاوے تو بغیر سوال کے پس کہا اُسکو اور صدقہ دے صوفیہ کرام لکھتے ہین
الفقیر لا یسال واذا اعطی لا یمنع واذا اخذ لا یجمع فقیر وہ ہے کہ نہ سوال کرے اور جب کوئی دے
منع نکرے اور جب لے جمع نہ کرے یہان سے یہہ بھی مسئلہ معلوم ہوا کہ جو حافظ اور علما کسیکو
پڑہاوین یا موذن یا امام مقرر ہووین تو لایق ہے نیت خاص اللہ کے واسطے رکہین اور
اور خدمت کرنیوالونکو بھی چاہیئے کہ اللہ کیواسطے دین عوض تصور نکرین اور اگر عوض ہے
جانتے ہین تو جبتا وقت کہ اس کام مین صرف ہوتا ہے اُس خرچ کی اجرت جانین نہ عمل کے
تاکہ فریقین ثواب سے محروم نرہین اور علماء متاخرین کا فتوی بھی ہے اس اجرت لینے پر کیونکہ
بیت المال قائم نہین جب تھا تو اوقاف مین علماء وغیرہ کی خدمت بخوبی ہوتی تھی
کوئی حاجت اُنکی بند نرہتی تھی اُسوقت مین اجرت حرام تھی شاہجہان نور اللہ مرقدہ نے
تخت پر بیٹھتے ہی چار لاکھ روپیہ کی جاگیر علما اور طلبا پر وقف کری تھی پھر اُنکو کیا حاجت اجرت
کی تھی اب اگر حرام کہا جاوے تو اُنکا خرچ اور حوایج ضروری کہان سے چلے اگر یہہ دنیا کی معیشت
مین مشغول ہوئے تو دنیا دارونسے بسبب عقل کے اچھی طرح حاصل کرسکتے ہین مگر سلسلہ دین اور
تعلیم تعلم اور فتوی وغیرہ کہ عوام بھی اسکے محتاج ہین سب مسدود ہوجاوے حاصل کلام کا نوح
علیہ السلام بعد فہمایش کے متوجہ ہوئے اُنکے اعتراضات کے جواب کی طرف اور اُسکو لف
ونشر غیر مرتب بیان کیا یہہ بھی ایک صنعت فصاحت کی ہے اور نکتہ اسمین یہہ ہے کہ پہلا
اعتراض حضرت نوح کی ذات مین کیا تھا اس سے درگذر کرے مومنین پر جو اعتراض کیا تھا

اسکا جواب متقدم کیا یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ انبیا علیہم السلام امت کو اپنے نفس سے
زیادہ دوست رکھتے ہین عجب نہین کہ قیامت مین بھی یہی معاملہ ہو فرمایا وَمَآ اَنَا بِطَارِدِ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور نہین ہون مین ہانکنے والا انکو جو ایمان لائے ف تم جو کہتے ہو
مستعین تیرے ارذل ہمارے ہین بلکہ اللہ کے نزدیک بڑا مرتبہ ہی اُن کا ایسا ہے ہمارے
حضرت فرماتے ہین رب اشعث اغبر مدفوع بالابواب لو اقسم علی اللہ لابرہ بسا اوقات پریشان
غبار آلودہ بال دور کئے گئے دروازون سے اگر قسم کھائین اللہ پر البتہ سچا کرتا ہے اللہ انکو
اور تم انکو ارذل جانتے ہو اِنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ قَوْمًا تَجْهَلُوْنَ تحقیق وہ
ملنے والے ہین رب اپنے سے ولکن دیکھتا ہون مین تمکو قوم جاہل ف یعنی بعد مرنیکے
انکو ملاقات رب کی ہوگی اگر انکو اپنے پاس سے تم جاہلون کے کہنے سے دور کردون تو
عتاب الٰہی مین مبتلا ہون روایت ہے کہ ایک روز سرور عالم کے پاس عتبہ اور شیبہ
اور ربیعہ وغیرہ سردار قریش بیٹھے تھے اپ انکو ہدایت کر رہے تھے اور عبداللہ بن ام مکتوم
آئے اور کہا علمنی ما علمک یا رسول اللہ حضرت نے اعراض کیا پھر سوال کیا پھر حضرت نے
منہ پھیر لیا پھر سوال کیا پھر حضرت کا چہرہ متغیر ہوا اصحابہ نے کہا عبداللہ سے کہ یہہ موقع
سوال کا نہین یہہ بیچارے معذور تھے دکھائی نہین دیتا تھا مایوس ہو کر چلے گئے اور
کفار انکے راستہ مین کانٹے اور پتھر تکلیف دینے کو ڈالدیتے تھے بمشکل حضرت تک پہونچتے
تھے اس واسطے جناب باری سے عتاب آیا عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى تیوری چڑہائی اور
موہنہ پھیرا آپنے ایک اندھے کے سبب ف حضرت کو خطاب بھی نہین کیا دو تو صیغہ غائب
کے فرمائے آپ کو نہایت خوف ہوا اور چہرہ مبارک زرد ہو گیا کہ غصہ پروردگار کا ہے
کہ خطاب بھی نہین کیا جیسا کہ حضرت عایشہ رضہ سے منقول ہے کہ فرمایا حضرت نے انی لاعلم
اذا کنت عنی راضیۃ واذا کنت علی غضبی فقلت من این تعرف ذلک فقال اذا کنت عنی
راضیۃ فانک تقولین لا ورب محمد واذا کنت علی غضبی قلت لا ورب ابراہیم قالت قلت
اجل واللہ یا رسول اللہ ما اہجر الا اسمک متفق علیہ تحقیق مین جانتا ہون جبکہ ہوتی ہے
تو مجھسے راضی اور جب ہوتی ہے مجھپر غصہ پس کہا مینے کہان سے جانتے ہو تم یہہ پس فرمایا جب
تو ہوتی ہے مجھسے راضی کہتی ہے لا ورب محمد اور جب ہوتی ہے غصہ تو کہتی ہے لا ورب
ابراہیم کہا حضرت عائشہ نے کہ کہا مینے ہان یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی نہین چھوڑتی
ہین مگر فقط نام آپ کا یعنی دل مین محبت ہی ہوتی ہے روایت کیا بخاری اور مسلم نے
اس حدیث سے کئی مسئلہ نکلتے ہین ایک تو یہہ کہ میان بیوی مین رنج ہو تو کلام کرنا چھوڑ کر

قصہ عبداللہ ابن ام مکتوم

اور بیٹیون کو محبت دلی چاہئے میان سے مدعا اصلی پر آوین جب و ما یدریک لعلہ یزکی خطاب
آپ کو کیا جب تسکین ہوئی اور عبداللہ کو بلایا اور چادر اپنی اُسکے نیچے بچھائی اور فرمایا یا من عاتبنی ربی
فیک نکتہ اور میرے ذہن مین ایک بات اور آتی ہے کہ حضرت کو خطاب نکرنا کمال شفقت پر دلالت
کرتا ہے جیسے کسی کا بہت عزیز خلاف مرضی کام کرتا ہے تو اُس کو خطاب نہین کرتا کہ یہہ شرمندہ
اور لوگون مین رسوا ہوگا کہتا ہے یہہ کام کسینے کیسا بُرا کیا ہے اشارۃً سمجھا دیتا ہے اسیطرح حضرت
نوح علیہ السلام نے اللہ کا خوف کیا اور کہا وَ یٰقَوْمِ مَنْ یَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰہِ اِنْ طَرَدْتُّھُمْ
اَفَلَا تَذَکَّرُوْنَ اور اے قوم میری کون مدد کریگا میری اگر ہانک دیا مینے انکو آیا پس کیون
نہین نصیحت قبول کرتی ف یعنی اگر اللہ کا عذاب مجھپر اُسکے بدلے مین آیا تو کون مدد کرسکتا ہے
افسوس ہے مشرکون پر کہ اللہ کے کارخانہ مین کسیکو دخیل جانتے ہین جو کہ اخص الخواص ہین وہ
تو ایسا ڈرتے ہین اور انبیا سے بڑہ کر کوئی نہین اور دنیا دارون کے نزدیک فضیلت مالدار کو ہے
اور اللہ کے بندہ جو خالص ہین وہ علم کو افضل جانتے ہین اسیواسطے نوح علیہ السلام نے اسکے جواب
فرمایا وَلَآ اَقُوْلُ لَکُمْ عِنْدِیْ خَزَآئِنُ اللّٰہِ اور نہین کہتا ہون تمکو کہ نزدیک میرے خزانہ
اللہ کے ہین ف مجکو اللہ نے علم نبوۃ دیا ہے یہہ فضیلت ہے تم دنیا کو افضل جانتے ہو
مین تو خود کہتا ہون کہ یہہ فضیلت مجکو نہین ہے شعر رضینا قسمۃ الجبار فینا * لنا علم وللاعداء
مال * یہہ جواب ہوا و ما نری لکم علینا من فضل کا اور جھوٹھ کی نسبت کرتی تھی بل نظنکم کاذبین
یہہ اُس کا جواب ہے وَلَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ اور نہین جانتا مین غیب کو ف خدا کے عذاب سے
ڈرا دیتا ہون یہہ نہین جانتا کہ کب آئیگا علم غیب کا سوا اللہ کے کسی کو نہین اور اکثر آیات بھی
دلالت کرتی ہین و لو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر وما مسنی السوء اور اگر جانتا مین غیب
البتہ بہت کرلیتا اپنے واسطے خیر اور نہ پہونچتی مجکو برائی اشعار یکی پرسید زان گم کردہ فرزند
کہ اے روشن گہر پیری خردمند * ز مصرش بوی پیراہن شمیدی * چرا در چاہ کنعانش ندیدی
بگفت احوال ما برق جہانست * دمی پیدا و دیگر دم نہانست * اور لوگ اولیاء اللہ کیواسطے
غیب ثابت کرتے ہین دلیل عقلی کے بھی خلاف ہے نقل ہے موت کی نیند مین باوجود
روح اور حواس کے سماعت نہین اور جب روح اور حواس بدن سے علحدہ ہوگئی پھر سماعت کیونکر
ممکن ہے اور کمال حمق ہے کہنا یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ اللہ تو معطی ہے اسکو وسیلہ گردانتا
حضرت غوث پاک کو معطی سمجھنا اور جو کوئی کہے فقیر جو اللہ کے واسطے تم سے مانگتے ہین یہہ
بھی ایسا ہی ہے یہان اللہ کے واسطے کے معنی یہہ نہین ہین بلکہ یہہ معنی ہین کہ ریا اور نمود
اور احسان نہو خالصاً للہ ثواب کے طالب ہوکر دو اوپر کے کلام کے معنی یہہ ہین جیسے کوئی کہے

نکتہ

نفی علم غیب

اپنی بچون کا صدقہ دو یہہ وسیلہ ہے یہہ قیاس مع الفارق ہے شعر وہ کیا ہی جو نہین موتا
خدا سے ٭ جسے تم مانگتے ہو اولیا سے ٭ خدا سے اور بزرگون سے بھی کہنا یہی ہی شرک
یار و اس سے بچنا ٭ جب کسی سے کوی چیز طلب کرتا ہے تو تین چیزین ضرور ہین ایک تو دینے
والے کو سماعت ہو اور سخی بھی ہو بخیل نہو اور جو چیز مانگی ہو اسپر قادر ہو اور مالک بھی ہو یہ تینون
چیزین بجز اللہ کے کسی مین نہین پائی جاتین جہلا اپنی حاجت براری کیواسطے نذر غیر اللہ مانتے
ہین یہہ ہرگز جائز نہین یہہ شرک ہے ہان ایصال ثواب مین کلام نہین جسکو چاہو بلا تعیین
یوم اور بلا تعیین طعام وغیرہ پہچاؤ ایک تعجب مجکو آتا ہے اہل سنت اور روافض ہر ایک ایصال
ثواب مین جو بعض کو خاص کرتے ہین اور بعض کا نام بھی نہین لیتے مثلاً اہل سنت حضرت
غوث الاعظم کی گیارہوین بڑی دھوم سے کرتے ہین اور یہہ عقاید اہل سنت کا ہے جس صحابی کو
ایک لحظ صحبت حضرت کی نصیب ہوئی تمام غوث اور اقطاب سے وہ بہتر ہے چہ جائی کہ بھی
ابوبکر رض یا عمر رض یا عثمان رض کی کوئی تاریخ ایصال ثواب کی نہین مقرر کری اور روافض
اور سنی جسقدر حضرت فاطمہ رض کی کرتی ہین کیا رقیہ زینب ام کلثوم حضرت کی صاحبزادیان
نہین ہین اور حضرت کے ازواج کی کوئی تاریخ ایصال ثواب کی مقرر نہین فافہم ولا تکن من
الجاہلین اب نوح علیہ السلام نے جواب بیان کیا اول اعتراض کا وَلَآ اَقُوْلُ اِنِّیْ مَلَکٌ
اور نہین کہتا مین کہ فرشتہ ہون ف اعتراض تو جب ہو کہ مین کہون کہ مثل تمہارے آدمی نہین
ہون اور مومنون کو جو فقیر جانتے ہو وَلَآ اَقُوْلُ لِلَّذِیْنَ تَزْدَرِیْٓ اَعْیُنُکُمْ لَنْ
یُّؤْتِیَهُمُ اللّٰهُ خَیْرًا اور نہین کہتا مین انکو کہ گرا رکھا ہے انکھون تمہاری نے ہرگز
نہ دیگا اللہ انکو خیر ف اگرچہ بالفعل محتاج ہین شاید اللہ غنی کردے اور نہین تو آخرت کا ثواب
انکے واسطے بہتر ہے دنیا سے شعر رنج و راحت گیتی مرنجان دل مشو خرم ٭ کہ آئین جہان
گاہ چنین گاہ چنان باشد ٭ اور خیر تو انکو ظاہر ملی ہوی ہے کہ وَمَن یُّؤْتَ الْحِکْمَةَ فَقَدْ اُوْتِیَ
خَیْرًا کَثِیْرًا اگر خاتمہ انکا اسی پر ہوا تو نجات پائی دل کا حال مجکو معلوم نہین اَللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا
فِیْٓ اَنْفُسِهِمْ اللہ جانتا ہے جو انکے دلون مین ہے ف اگر تمہارے کہنے سے انکو دور کردون تو
اِنِّیْٓ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ اسوقت ہوجاؤن مین ظالمون سے ف جب نوح علیہ السلام نے
دلائل طرح طرح سے قائم کرکے انکو ساکت کیا تو بجز اسکے اور گنجایش نہو ئی تو کہا قَالُوْا یٰنُوْحُ
قَدْ جٰدَلْتَنَا فَاَکْثَرْتَ جِدَالَنَا فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ اِنْ کُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ
کہا اے نوح تحقیق لڑائی کری تو نے ہمارے ساتھ پس بہت سے جھگڑا یا ہم سا پس اب لا ہمپر
جو وعدہ دیتا ہے تو اگر ہے سچون سے ف یعنی ساڑھے نو سو برس سے ہمارا پیچھا رکھا ہے

اب عذاب لاتا وقتیکہ انہون نے طلب نہین کیا بچے سے چاہئے کہ اپنے منہ سے اپنی برائی
نچاہی خاص کر یہہ جو فرقہ ناقصات العقل ہے اُنکی عادت ہے تکلیف مین کہتے ہین کہین خدا
ہمکو اُٹھالے اس جینے سے مرنا بہتر ہے یا آسمان ہمپر ٹوٹ پڑے یا تم بہشت مین جانا ہم دوزخ
ہی مین جائینگے بعض وقت قبولیت کا ہوتا ہے ویسا ہی ہوجاتا ہے پھر جواب دیا نوح علیہ السلام
نے قَالَ اِنَّمَا یَاْتِیْکُمْ بِهِ اللّٰهُ اِنْ شَآءَ وَمَآ اَنْتُمْ بِمُعْجِزِیْنَ کہا سوا اُسکے نہین لائیگا تمپر اُس عذاب کو
اللہ اگر چاہا اُسنے اور نہین ہو تم عاجز کرنیوالے ف سبحان اللہ کیا فصاحت قرآن کی ہے
جنکی نگاہ سے مختصر معانی اور مطول علم بیان اور نحو وغیرہ گذری ہے اُنکو مذاق اسکا ہے کہ ایمانہ
قوی ہوتا ہے بڑے بڑے بلغاء عرب نضر اور لبید اور سحبان وائل اسکے نظم اور طرز پر قربان ہین
ایک تو کلمہ انما کا حصر پر اور جملہ فعلیہ کا لانا حدوث پر دلالت کرتا ہے اور مقدم کرنا بہ کا کہ
مفعول ہے اوپر فاعل کے اگر یہہ عبارت یون ہوتی انما یاتیکم بہ انشاء اللہ تو کلمہ انشاء اللہ کا
قبیلہ استثنا سے ہوتا اور یاتیکم کا فاعل نہ معلوم ہوتا برتقدیر اگر اللہ کو فاعل ٹھیراتے تو علیٰ
سبیل التنازع ہوتا جیسے ضربنی واکرمنی زید اس صورت مین یا اضمار قبل الذکر لازم آتا یا حذف
فاعل کا اور اس مین جو جو اختلاف قرآء اور کوفیون اور بصریون کے ہین اُسکی گنجایش اس مقام پر
نہین ہے لہذا کلام کو مختصر کیا جاتا ہے کہ اللہ کو فاعل یاتیکم کا صراحۃً کیا جائے اور انشاء مین ضمیر اُسکی
طرف راجع ہوئی دونو محذورین سے کوئی لازم نہ آیا حاصل معنی یہہ ہوئے کہ وہ عذاب اب آیا کا
آیا ہے ٹلنا ممکن نہین اور میرا سمجھانا کچھ کام نہین کرتا وَلَا یَنْفَعُكُمْ نُصْحِیْٓ اِنْ اَرَدْتُّ اَنْ اَنْصَحَ لَكُمْ
اِنْ كَانَ اللّٰهُ یُرِیْدُ اَنْ یُّغْوِیَكُمْ هُوَ رَبُّكُمْ وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ اور نہ نفع دیگی تمکو نصیحت میری اگر چاہون مین
نصیحت کرنی تم کو اگر ہے اللہ کہ ارادہ کرتا ہے گمراہ کرنے تمہارے کا وہ رب تمہارا ہے اور طرف اُسکی
پھر جاؤگے ف شعر نصیحت کن مرا چندانکہ خواہی ٭ کہ نتوان شستن از زنگی سیاہی ٭ اور نوح
علیہ السلام نے فرمایا میرے ارادہ پر اللہ کا ارادہ غالب ہے مینے تبلیغ احکام مین کوئی دقیقہ نچھوڑا
اور تکلیفین بھی اوٹھائین میری نصیحت فائدہ مند نہوئی اب تمہاری ہلاکت کا وقت آگیا میرا
اختیار نہین اور اللہ کے ارادہ پر کسی کا ارادہ غالب نہین آتا چنانچہ ہمارے حضرت نے ابوطالب
کیواسطے کتنا ہی چاہا کہ اسلام لائے خفیہ کلمہ کہہ لے کہ مین گواہ کلمہ کا ہوجاؤن وقت موت کے
تلقین کی شاید کہ مسلمان ہوجاتا لاکن ابوجہل نے بہکایا اور کہا علیٰ ای دین مت یہی کہا علیٰ
دین عبد المطلب پھر نوح علیہ السلام نے جناب باری مین عرض کیا رب انی دعوت قومی لیلا ونہارا
فلم یزدہم دعائی الا فرارا وانی کلما دعوتہم لتغفر لہم جعلوا اصابعہم فی اذانہم واستغشوا ثیابہم واصروا
استکبروا استکبارا ثم انی دعوتہم جہارا ثم انی اعلنت لہم واسررت لہم اسرارا ملے رب میرے تحقیق

دعوت کری مینے قوم اپنی کی رات دن پس نہ زیادہ کیا بلانے میرے نے مگر بھاگنا اور تحقیق مینے
جب بلایا اُنکو تو کہ استغفار کرون مین اُنکے واسطے تو کرین انہون نے اُنگلیین اپنے کانونمین
اور ڈہانک لئے کپڑے اپنے اوپرا اور اڑے رہے اور تکبر کیا تکبر کرنا پھر پکارا مین چیخ کر مجمعون مین
اور پوشیدہ بھی اور حال اُنکے کفر کا یہان تک ہوا کہ جو مرتا وصیت کرتا کہ نوح کی ایذا سے باز نہ
آنا ولاتذرن آلہتکم اور نہ چھوڑنا اپنے بتون کو پھر بد دعا کری نوح علیہ السلام نے اُنکے واسطے رب
لاتذر علی الارض من الکافرین دیارا انک ان تذرہم یضلوا عبادک ولایلدوا الافاجرا کفارا
ای رب میرے نچھوڑ کافرونکا ایک گھر زمین پر اگر تو چھوڑیگا انکو تو گمراہ کرین گے بندون تیرونکو
اور نہین جنتے یہہ مگر فاجر اور کافر یعنی اُنکے رگ و ریشہ مین کفر بیٹھ گیا ہے اُنکے اصلاب سے
کبھی توقع نہین یہہ دعا قبول ہوئی اور کشتی بنانیکا حکم ہوا کہ اپنے نجات کا وسیلہ بنائین مگر
ابھی پورا قصہ نہین ہوا کہ بیچ مین بطور جملہ معترضہ کے انحضرت کو ارشاد ہوا اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰهُ
قُلْ اِنِ افْتَرَيْتُهٗ فَعَلَيَّ اِجْرَامِيْ وَاَنَا بَرِيْٓءٌ مِّمَّا تُجْرِمُوْنَ ایا یہہ کہتے ہین کہ افترا کیا ہے
محمد نے یہہ قرآن تو کہدے اگر جھوٹھ باندہا ہے مینے پس مجھپر گناہ ہے اس کا اور مین بری ہون
اُس سے کہ تم گناہ کرتے ہو ف یعنی قرآن کو جھٹلاتے ہو اور ام یقولون افتراہ اول
سورہ کے بھی بیان ہوا تھا یہان مکرر اسواسطے لائے ہین کہ اس جگہہ دلایل قرآن حق ہونے
پر بوجہ احسن گذری کیونکہ اتنی مدت کا قصہ بغیر وحی کے نہین معلوم ہو سکتا اور حضرت امی تھے
کسی مکتب مین نہین بیٹھے اور یہہ بھی معلوم ہو کہ قصہ فقط دل بہلاوہ کے واسطے نہین اس سے
غرض یہہ ہے جیسے نوح عم کی قوم نافرمان ہو کر ہلاک ہوئی ایسے ہی اگر تم نافرمانی کرو گے تو
ہلاک ہوگے اور میرے ذہن مین ایک توجیہ اور آتی ہی کہ آدہا قصہ بیان کرکے تنبیہ کری
شاید کفار منکر یون کہین کہ یہہ قصہ مشہور ہے ہم بھی جانتے ہین اسی طرح حضرت نے بھی
کسی سے سن لیا ہے تو اُنسے جواب طلب ہو کہ باقی حال کشتی وغیرہ کا بیان کرو تاکہ یہہ
عاجز ہون جب کہ کفار کو یہہ گنجایش نہوئی تو حضرت نے بموجب وحی کے فرمایا وَاُوْحِيَ
اِلٰى نُوْحٍ اَنَّهٗ لَنْ يُّؤْمِنَ مِنْ قَوْمِكَ اِلَّا مَنْ قَدْ اٰمَنَ فَلَا تَبْتَئِسْ بِمَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝
اور وحی کی گئی طرف نوح کے تحقیق شان یہہ ہے کہ ہرگز ایمان نہ لائیگا قوم تیرے کوئی مگر
جو تحقیق ایمان لے آیا پس نہ غم کھا بسبب اسکے کہ ہین وہ کرتے ف نبی کو امت پر شفقت
ایسی ہوتی ہے جیسے باپ کو بیٹے پر اب رب لاتذر جو بددعا کرے تو بعد معلوم ہونے آیت
لن یومن کے جب عدم لانا ایمان کا ثابت ہوا تو اب قابل اسی کے ہوی کہ زمین نجاست
کفر سے پاک کیجائے اور یہہ بھی موجب شفقت ہی کا ہے اگرچہ انکی نسبت نہو لاکن مومنونکے

نسبت کہ اندیشہ تھا ان تذرہم لیضلوا عبادک مثال اسکی ایسی ہے کہ کسیکا ہاتھ یا پاؤن زخم سے سڑ جائے اور اندیشہ ہو اسکی ہلاکت کا تو اوس اعضا کا کاٹنا ضرور پڑتا ہے باقی اعضا کی سلامتی کے واسطے شعر بنی آدم اعضائے یکدیگر اند + کہ در آفرینش زیک جوہر اند اب آگے امر کیا کشتی کے بنانے کا وَاصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا وَوَحْيِنَا وَلَا تُخَاطِبْنِي فِي الَّذِينَ ظَلَمُوا إِنَّهُمْ مُغْرَقُونَ اور بنا کشتی ہمارے سامنے اور حکم ہمارے سے اور نہ خطاب کر مجھسے بیچ مقدمہ انکے کہ ظلم کیا انہون نے تحقیق وہ ڈوبنے والے ہین ف اعین جمع عین کی ہے اگر حقیقی معنی اسکی لیئے جائین تو لازم آتا ہے مافوق الواحد عربی مین جمع ہوتی نہین اور اعین جمع قلت ہی زیادہ سے زیادہ اس کا اطلاق دس پر ہوتا ہے اور انکھین ہر ایک کے واسطے موضوع دو سے زیادہ نہین اب معنی آیت کے بن نہین سکتے مگر رحم کرے اللہ علماء پر کہ ہر ایک فن کی تحقیق کر گئی ہین صرف اور نحو اور معانی وغیرہ اور ہر یک فن کے امام الگ الگ ہین اگر ہمارے ذمہ پر یہہ تحقیق ہوتی تو بڑی مشکل پڑتی اور غیر مقلد کسی امام کے قائل نہین بلکہ ہر فن پر طعن کرتے ہین اور کہتے ہین سوا قران حدیث کے سب زٹل ہے اور دنیا کی حرفہ اور کسب مین بھی اتباع اس فن کے امام کا کیا جاتا ہی مثلاً حدادونکا طریقہ اوستادون سے یون چلا آتا ہے کہ اول لوہی کو تاؤ دیتی ہین پھر بڑہاتے ہین اب کوئی کہے کیسے اوستاد اور امام نحن رجال وہم رجال بے تاؤ دیئے گھڑنے لگے تو کیا خاک بنا سکے اب دین کا کام ایسا سہل ہو گیا بے امام کام چل جائیگا اب جو لوگ کہ عامل بالحدیث ہین شاید کہ چند روز مین حدیث بھی ترک کرین عامل بالقران بنجائینگی ان لوگون کے نزدیک رفع یدین اور جہر آمین اور قرءۃ فاتحہ کی حدیثین کہ امام کے تحقیق کے موافق بعض منسوخ اور بعض تاویل طلب ہین واجب العمل ہین بخلاف اور حدیثون کے کہ کسیکا اسمین اختلاف بھی نہین اسمین عمل کرنا نصیب نہین جیسا کہ صحاح مین مذکور ہے ایکروز حضرت کے ازواج مین سے کسی نے ٹاٹ دوہرا کر کے بچھا دیا حضرت کو نیند زیادہ آگئی تہجد کو دیر ہوئی آپ نی فرمایا من فعل ہذا پھر ایسا نکرنا مجکو غفلت ہو گئی گدگدے بچھونے سے یا کھانا ایک رنگ کا کھانا وضع کا دسترخوان پر نہونا یا کبھی فاقہ بھی گذرتا اور کبھی قلیل بھی نہین بلکہ کھجورون پر قناعت کرتی اور اکثر روزے رکھنے ان حدیثون مین کسی کا اختلاف بھی نہین اب اپنے حال کو غیر مقلدین ذرا ان حدیثون سے ملائین کجا زمین کا سونا اور اکہرہ بچھونے پر اور کجا پلنگ گدی اور تکیہ اور سوزنیان کجا کھجورین اور فاقہ اور کجا پلاؤ اور قورمہ مصرع ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا + اور سفر مین صحابہ کے ساتھ ہوتی صحابہ اور کام کرتے آپ جنگل سے لکڑیون کا گٹھا لاتی صحابہ کو نہایت شاق ہوتا

لاکن آپ کار بار مین شریک ہی ہوجاتے اب بازار سے اپنے کھانے پینے کی چیزین بھی خریدنے
سی عار ہے بہلا ہمسایہ کا کام توکیا کرینگے ہان مولوی اسمعیل شہید علیہ الرحمۃ کہ ساری عمر کشمیری
کٹرے کی مسجد کے تہرون یا بوریونپر سوے اور تنور کی روٹی اور بازار کا شوربا طالب علمون
کے شریک ہوکر کہایا ایکدرا انکی خوشدامن نے کہا کبھی میرے گھر بھی کھانا کھاؤ لاچار قبول کیا
کھانا تکلف کا تھا دیکھکر کہا آپ کی دعوت تو مینے قبول کر لی اب اسمعیل کی خوشی کرو اجازت
دو کہ اس کھانے کو ہمراہ طالب علمونکے کہاؤن کہ وہ بچارے شوربا اور تنور کی روٹی کھائین
اور مین یہان یہہ کھاؤن مجھے گوارا نہین شعر عز و فضل ہر دو روز بازار یدت بدست * آب
خضر نصیبہ سکندر آمدی * حکایت اور ایک شخصکو نہایت اشتیاق تھا جو سنت معلوم ہوتی
اسپر عمل کرتے اتفاقاً انکو معلوم ہوا کہ حضرت کو تین روز کا فاقہ تھا اور صحبت کا اتفاق ہویسے ہوا
دعا کری الہی جو میری طاقت مین ہے وہ تو مین کرتا ہون اور جو کام میری طاقت سے باہر ہے
اسمین تجہسے مدد چاہتا ہون اب خیال کیا کہ باوجود میسر ہونیکے فاقہ درست نہین سارا
مال اللہ کیواسطے دیا اب یہہ سوچا کہ کوی اللہ کے واسطے یا قرض دیگا تو لینا پڑیگا لوگونسے
پوشیدہ ہوگیا جب تین دن گذرے تو ارادہ کیا صحبت کا اور دعا کری اللہ نے طاقت دی
اور اُس وقت مین جو جو خیال لوگون کو طاری ہوتے ہین کیا ذکر ہے اور وجود دیکھا تھا کہ
حضرت کو غشی بھی ہوئی تھی آرزو کری غشی بھی ہوی * شبہہ اگر کوی یون خیال کرے کہ
تین فاقون مین قوۃ کہان اول تو یہہ کہ دعا اسکی جناب باری مین مقبول ہوئی دوسرے
یہہ کہ صالحین کے قوی ذکر اللہ کے برکت سے قوی ہوتے ہین جیسے حبش خبط مین ذرہ خونکے
پیتے کہاتے اور جہاد کری صحابہ کا باوجود فقر کے تین تین چار چار نکاح کرتا اور روزہ وفطار
کرتا جماع سے ہمکو ایکدن بھی یہہ بات نصیب نہین باوجود فراغت کھانے پینے کے ایک عورت
نے حضرت سے درخواست نکاح کی کری کئی بار آپنے جواب نہ دیا ایک صحابی نے عرض کیا
میرا نکاح کردیجی اپنے فرمایا مہر لا اُسنے کہا ماعندی شی آپنے فرمایا اذہب فالتمس ولو خاتم حدید
پھر گیا کچھہ نپایا عرض کیا یہہ تہمد میرا ہے اسمین سے آدھا مہر مین دیجے بیان یہہ تھا کہ اسکو غشی
بھی ہوئی اُس بیہوشی مین دیکھا سر اپنا کہ حضرت کی گود مین رکھا ہے اور فرمایا کہ میری
سنت کے واسطے یہہ تکلیف تو نے اوٹھائی اور پیشانی پہ بوسہ دیا اور فرماتے ہین تو
میرے ساتھہ جنت مین ہوگا غرض اس بیان سے یہہ ہے کہ عامل بالسنت ایسے ہوتے
ہین نہ یہہ کہ دعوی کچھہ اور عمل کچھہ شعر تعصی الالہ وتظہر حبہ * ہذا العی الفعال بدیع * لو کان
حبک صادقا لاطعتہ * ان المحب لمن یحب مطیع * غور سے دیکھا گیا تو انکے دو اصول ہین

ایک خلاف ابو حنیفہ رح کا اور دوسرا سہولیت یعنی بیس رکعت کی آٹھہ اور امام شافعی اور
مالک کے معمول بہا حدیثین تو قابل عمل کے اور امام اعظم کی حدیثین قابل عمل نہین جانتے
اُنسے قلبی عداوت رکھتے ہین قطعہ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ✤ چشمہ آفتاب را چہ گناہ ✤
راست خواہی ہزار چشم چنان ✤ کور بہتر کہ آفتاب سیاہ ✤ بیان یہان سے شروع ہوا تھا
کہ واصنع الفلک باعیننا جب حقیقت متعذر ہو تو مجاز پر حمل اولی ہوتا ہے تو معنی مجازی
یہہ ہوئے کہ ہمارے روبرو بنا کشتی اگرچہ یہہ کفار کثیر ہین اور تم قلیل خوف نکرو کہ یہہ شاید نہ بننے
دین ویصنع الفلک اور بنانا شروع کیا کشتی کا ف یہہ حکم ہوا تھا حضرت نوح کو دو برس پہلے
طوفان سے عوج بن عنق سے لپنے فرمایا کہ کشتی کے واسطے لکڑی لادے اسنے کہا مجکو ایکروز
شکم سیر کردو تو مین سامان کشتیکا تیار کردون اور حال اُسکا یہہ تھا کہ تمام شہرونکے کنارے
لکڑیونکا ڈھیر ایندھن کیواسطے لگاتا تھا اوسکی عوض مین لوگ لپنے لپنے کھانے مین سے
اسکے واسطے ڈھیر کر آتے تھے وہ سب کھا جاتا تھا اور پیٹ نہ بھرتا تھا پھر سمندر مین گھسکر
مچھلیین پکڑ پکڑ کر کھاتا پھرتا تھا قد اسکا تیس ہزار تین سو چراسی گز کا تھا اُسکا جوڑا بھی اُسکو
میسر نہوا ایک لکڑی بارہ سو گز لمبی اور چھہ سو گز چوڑی اور تیس گز اونچی لا کر دی کہا لے سنے اللہ
کے وعدہ پورا کرو آپنے دو روٹیان اُسکی آگے رکھین اسنے کہا اس سے کیا ہوگا آپنے فرمایا
پہلے بسم اللہ پڑھ کر شروع کر بسم اللہ کی برکت سے ڈیڑھ روٹی مین پیٹ بھر گیا کہا ساری عمر مین
جیسا آج پیٹ بھرا ہے کبھی نہین بھرا یہان سے یہہ بھی معلوم ہوا کہ بسم اللہ کی بڑی برکت ہے
چنانچہ حدیث ہے کل امر ذی بال لم یبدأ باسم اللہ فہو ابتر جو کام کہ صاحب شان کا شروع
کیا جاوے ساتھہ نام اللہ کے پس ناقص ہوتا ہے مومن کو چاہئے کہ ہر کام پر بسم اللہ کہے
حتی کہ پیخانہ پیشاب کی اول قبل دخول بیت الخلا کی بسم اللہ پڑھے کیونکہ بعض اوقات
پیشاب پیخانہ بھی موجب ہلاکت کا ہو جاتا ہے ہارون رشید سے کسی نے پوچھا کہ اگر
پیشاب بند ہو جائے تو کیا کرے کہا آدھے بادشاہت دون اُسکو جو علاج کرے پھر کہا
کہ اگر جاری ہوا ایسا کہ نہ بند ہو کہا آدھی بادشاہت دون جو بند کرے پیشاب کا موقع
سے آنا اور نہ آنا یہہ ادنی نعمت ہے کہ ایک بادشاہت کا مول ہے ابیات گرہ بند د
چنانکہ نگشاید ✤ گو دل از عمر برکند شاید ✤ ور کشاید چنانکہ نتوان بست ✤ گو بشو از حیات
دنیا دست ✤ اور بیوی سے ہم صحبت ہونیکی پہلے بھی بسم اللہ شروع کرے اگر حمل
قرار پکڑے گا تو تلبس ساتھہ نام اللہ کے ہوگا کیونکہ یہہ اول بنا وانسان کی ہے انشاء اللہ
بچہ صالح پیدا ہوگا جس کام مین بسم اللہ نہ کہی جائے شیطان کو مداخلت ہوتی ہے

بیان عوج بن عنق اور کشتی نوح بنانا

قصہ ہارون رشید

ذکر شیطان

نقل دو شخصون کی ملاقات ہوئی ہر ایک کا شیطان بھی ساتھ تھا ایک شیطان نے دوسرے سے پوچھا تو اتنا لاغر کیون ہے جواب دیا جس دن سے یہہ پیدا ہوا ہے اُسکی مان نے دودھ بھی بسم اللہ کہکر پلایا ہے اور کوئی فعل اس کا بسم اللہ سے خالی نہین نہ اسکی ماکل مین شراکت ہے نہ شرب مین نہ بیست مین دوسرے شیطان نے کہا مین اسکے سارے کامون مین حصہ اپنا لیتا ہون اور حظ اوٹھاتا ہون یہہ بسم اللہ جانتا بھی نہین اس سبب سے فربہ ہون بسم اللہ کے فضائل بہت ہین اس مقام پر بخوف طول ہونے کتاب کے چھوڑے جاتے ہین حاصل یہہ کہ جب کشتی تیار ہوئی تو ایکہزار دو سو گز طول اور چھہ سو گز عرض رکھا کفار اس کشتی کو دیکھکر استہزا کیا کرتے تھی سبب یہہ تھا کہ انکی کفر کے شامت سے کئی سال کا قحط ہو گیا تھا یہہ کہتے تھے آسمان کا پانی بند ہوا زمین کے دریا اور کنوین خشک ہوگئے اور یہہ سامان کشتی کا کرتا ہے یا یہہ کہ جہان کشتی بنتی تھی کوئی دریا نہین تھا کشتی اور جہاز جہان بنتے ہین کنارہ دریا کا ہوتا ہے پھر بھی بڑی وقت سے دریا مین پڑتی ہے اور کوئی یون کہتا تھا کہ اپنے سر پر رکھکر کشتی کو نوح علیہ السلام دریا مین لیجاینگے اور کوئی یون کہتا تھا اب تک رسول تھی اب نجار بنے اور کشتی مین عداوت سے پخانہ پھرنا شروع کیا حضرت نوح نے جناب باری مین عرض کری حکم ہوا کہ ہم انسے صاف کرا دینگے جب قریب طوفان کا ہوا تو ایک پخانہ پھرنے والا کشتی مین گر پڑا فوراً اُسکے کوڑہ اچھے ہوگئے اللہ نے کوڑہ کی بیماری ان پر مسلط کری جسنے سنا اوسنے کشتی مین لوٹنا شروع کیا آخر یہانتک نوبت پہونچی جب غلیظ نہ رہا پانی کشتی مین ڈال ڈال کر لوگ نہائے کشتی پاک ہوگئی جیساکہ فرمایا وَكُلَّمَا مَرَّ عَلَيْهِ مَلَأٌ مِّنْ قَوْمِهِ سَخِرُوا مِنْهُ اور جس وقت گذرتا کوئی کافرون مین سے اسکی قوم کا مسخری کرتے تھے نوح علیہ السلام سے اور دو برس تک آتے جاتے ہر وقت ستانا شروع کیا

وقالوا مجنون وازدجر فدعا ربہ انی مغلوب فانتصر اور کہا اونہون نے یہہ مجنون ہے اور جھڑکا پس دعا کری حضرت نے رب اپنے سے تحقیق مین مغلوب ہون پس مدد کر یہہ دعا کرکے اور انکو کہا قَالَ إِن تَسْخَرُوا مِنَّا فَإِنَّا نَسْخَرُ مِنكُمْ كَمَا تَسْخَرُونَ فَسَوْفَ تَعْلَمُونَ مَن يَأْتِيهِ عَذَابٌ يُخْزِيهِ وَيَحِلُّ عَلَيْهِ عَذَابٌ مُّقِيمٌ کہا اگر مسخری کرتے ہو تم ہم سے پس تحقیق مسخری کرینگے ہم جیساکہ استہزا کیا تم نے پس قریب ہے کہ جانوگے تم کس پر آتا ہے عذاب رسوائیکا اور اترپڑے اُس پر عذاب دائم ف مسخری کے حقیقی معنی بہ نسبت خدا اور رسول کے مناسب نہین کیونکہ استہزا صالحین بھی نہین کرتے بلکہ بازاری آدمیون کا کام ہے جیسے کارخانہ والون کی بول چال ہوتی ہے اندھی کو

شاہ عالم لنگڑے کو شاہ رخ گنجیکو خورشید کانڑے کو ہلکر تعبیر کرتے ہین علی ہذا القیاس الله
کیطرف استہزا او رمکر کی نسبت جو ہے اُسکے معنی ان آیات سے معلوم ہوتے ہین الذین
ضل سعیھم فی الحیوٰۃ الدنیا وہم یحسبون انہم یحسنون صنعا وہ لوگ کہ نابود ہوئے کوشش اُنکی زندگانی
دنیا کی اور حال یہہ کہ وہ گمان کرتے ہین کہ تحقیق وہ اچھی کرتے ہین کام کیا فصاحت
کلام مجید کی ہے کہ یہہ لوگ جو بڑے کاموںکو اچھا سمجھ رہے ہین تو آیت مین بھی صنعت تجنیسی
بیان کری ہے کہ یحسبون اور یحسنون کی ایک شکل ہے **شعر** ہر آنکہ تخم بدی
کشت و چشم نیکی داشت - دماغ بیہودہ پخت و خیال باطل بست اور دوسری آیت سنستدرجہم من حیث
لا یعلمون قریب ہے کہ پکڑینگے ہم انکو ایسے طور سے کہ نہ معلوم کرینگے یہہ مزامیر سننے والے
وضو کریکے سنتے ہین غیر الله کی منت اور مدد روا رکھتے ہین اور موجب ثواب کا جانتے ہین
شعر تو کہدے سر یلے رسول ابین - واملی لہم ان کیدی متین - اور عذاب مقیم جو
فرمایا یہہ بہت ہی برا ہے عذاب مسافر تو آیا اور چلا گیا یہہ عذاب بسبب گناہونکے مومنوں پر
ہوگا کہ آخر نجات ہوگی بخلاف مقیم کے کہ جزا کفر اور شرک کی ہے اس سے ایکو اور اپنے
گھر والون کو بچاؤ فرمایا یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم واہلیکم نارا اے ایمان والو بچاؤ جانون
اپنیکو اور اہل اپنے کو آگ سے **ف** یعنی رات دن جیساکہ بند وبست امور خانگی مین
رکھتے ہو دین کا بھی ضرور چاہیئے رہمون کفر شرک سے بچانا نماز روزے کی تاکید
کرنی مگر برعکس معاملہ ہے کھانا وقت پر نہ پکے یا کپڑا نہ سلے تو سر توڑنے کو موجود ہین اور نماز قضا
ہو تو آنکھہ تک میلی نکرین مگر نصیحت نرمی سے کام کرتی ہی سختی سے اور ضد بڑہتی ہے موسی
علیہ السلام کو الله نے اول یہی تعلیم کیا فقولا لہ قولا لینا لعلہ یتذکر او یخشی پس کہنا تم دونو اسکو بات
نرم شاید وہ نصیحت قبول کرے یا ڈرے مدعا اصلی پر آوین جب نوح علیہ السلام کو بہت تکلیف
ہوئی تو جناب باری مین التجا کری فدعا ربہ انی مغلوب فانتصر ففتحنا ابواب السماء بماء منہمر و
فجرنا الارض عیونا فالتقی الماء علی امر قد قدر پس دعا کری رب اپنے سے کہ تحقیق مین مغلوب
ہون پس مدد کر پس کھولدیئے ہمنے دروازہ آسمان کے ساتھہ پانی موصل دہارکے اور
جاری کر دیئے چشمی زمین کے پس مل گیا پانی دونونکا اوپر اس امر کے کہ مقدر کیا گیا
تھا روز ازل مین جیساکہ فرمایا حتے اذا جاء امرنا وفار التنور یہان تک کہ آیا حکم ہمارا جوش
مارا تنور نے **ف** کوئی کام بغیر امر الٰہی کے نہین ہوتا جب وقت اسکا آتا ہے دیر نہین
ہوتی آدمی ہزار چاہے کہ بچہ کو تھہ بڑی چاہتون کا ہے نہ مرے لاکن جب اُس کا وقت
آجاتا ہے کسی کی پیش نہین چلتی اور بعضی اسی نوی برس والی کہ قریب رشتہ والی بھی

اُس سے عاجز ہوجاتے ہین کہ سارا مکان بلغم اور پیشاب اور پیخانہ سے خراب ہوجاتا ہی
کوئی کہتا ہے مرنہین چکتے کہ ورثہ ہاتھہ آئے دنیا کی قبالہ ہی لیلی مگر وقت مین تاخیر
ہوتی ہے تو موجود رہتے ہین اور اول ابتدا زمین کی پانی سے ہوئی کہ تنور سے اُبلا اُس
تنور مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین تنور وجہ ارض کو کہتے ہین اور بعضون نے کہا ہے
کہ حضرت آدم کی روٹی پکانیکا پتھر کا تہا جہان کوفہ کی مسجد ہے وہان تھا نقل ہے کہ
ایک پیرزن نے نوح علیہ السلام سے کہا جب طوفان آئیگا مجکو فراموش نہ کیجیگا حضرت
نوح کو اللہ نے علامت طوفان کی تنور سے پانی اُبلنے کی بتادی تھی حضرت نوح کو بڑہیا
کا کہنا یاد نرہا اللہ نے اُسکو اپنی قدرت سے بچالیا بعد طوفان کے بڑہیا نے پھر عرض
کری مجکو نہ بھولیگا فرمایا کہ طوفان تو ہوچکا اُسنے کہا سبحان اللہ اللہ بڑا قادر ہے کہ مجکو
خبر بھی نہوئی اگرچہ خلاف عقل ہے مگر اللہ کی قدرت سے بعید نہین جیسا کہ قصہ سنکر معراجکا
ایک اس مقام پر یاد آیا کہ ایک شخص سنکر معراجکا تھا ایک روز گھر مین گوشت پکانیکو
دیا پانی نہ تھا دریا پر پانی لینے گیا ٹھلیا بھر کر کنارے پر رکھی خیال آیا کہ غسل بھی کر لو غوطہ
لگایا ناگہان عورت بن کر کسی اور ولایت مین جا نکلا وہان کوئی شہزادہ شکار کو آیا تھا
اُسکو برہنہ اور خوبصورت دیکھکر لیگیا اور نکاح کیا چاد بچہ چار برس مین اُسکے ہوئے ایکروز
دریا کی سیر کو جی چاہا حکم ہوا کہ قنات کھڑی ہوجائے جب دریا پر آئے ارادہ نہانیکا
کیا جونہی غوطہ لگایا بدستور سابق اپنے شہر مین آپہنچا اور مرد ہوگیا دیکھا ٹھلیا کنارے پر
رکھی ہے محدب پانی سے تر ہے تعجب کیا اور گھر آیا بیوی مصالحہ پیس رہی تھی بولی
آج دریا پر نہین گئے شاید پانی ورے سے لائے ہو سارا حال بیان کیا اور معراجکا یقین
کیا مدعا اصلی پر اوین کہ چالیس روز تک زمین بھی اُبلی اور آسمان سے بھی پانی برسا بڑے
سے بڑے پہاڑ پر اسی گز پانی چڑہ گیا حکم ہوا قُلْنَا احْمِلْ فِيهَا مِنْ كُلٍّ زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ
کہا ہمنے سوار کر بیچ کشتی کے ہر نوع سے ایک جوڑا ف اس جگہہ ایک اعتراض ہے
کہ زوجین تثنیہ ہے اب اثنین کی کیا حاجت ہے جواب یہہ ہے کہ اثنین تاکید ہے جیسے
نفخۃ واحدۃ یا زایدہ ہے یا لفظ کل مضاف ہے طرف زوجین کے بغیر تنوین کے اور اثنین
مفعول احمل کا جیسا کہ بعض کے قرأت ہے تو معنی یہہ ہوئے اوٹھا ہر نر و مادہ سے دو
سو اگر اثنین نہوتا تو ابہام باقی رہتا اور یہہ حکم طوفان شروع ہونیکے بعد ہوا حضرت نوح
حیران ہوئے کہ کہان کہان ڈھونڈتا پھرونگا حکم ہوا جو تیری وسعت مین ہے کر اور جو
تیری طاقت مین نہین وہ ہمپر ہے تو آواز دے جمع کرنا ہمپر ہے لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا

یہان سے معلوم ہوا ایک کام مین آدمی حسب طاقت کوشش کرے پہر تائید الٰہی اُسکو ہو گئی
ہمت ہار نہ بیٹھے جیسا کہ نقل ہے کہ ایک شخص نہایت بزدل تہا بیوی نے کہا میرا
جہیز فروخت کر کے کب تک کہاؤ گے کہین روزگار تلاش کرو کہا کہ نوکر ہوتے ہی لڑائی پر
جانا ہوتا ہے بیوی نے فہمایش کیواسطے تہوڑے چنے چکی مین دلے اور ان سے کہا کہ
دیکھو دو پاٹ بہاری مین سے بعض ثابت اور بعض دلے ہوئے نکلے کہا ہمکو تو ان
دلے ہوون مین شمار کرو غرض اس بیان سے یہہ ہے کہ دنیا کا کام ہو یا دین کا قدم سعی کا
دراز رکہے پست ہمت نہو چنانچہ حضرت نے فرمایا خصلتان من کانتا فیہ کتبہ اللہ شاکرا صابرا
من نظر فی دینہ الی من ہو فوقہ فاقتدی بہ نظر فی دنیاہ الی من ہو دونہ فحمد اللہ علی ما فضلہ
اللہ علیہ کتبہ اللہ شاکرا صابرا ومن نظر فی دینہ الی من ہو دونہ ونظر فی دنیاہ الی من ہو
فوقہ فاسف علی ما فاتہ منہ لم یکتبہ اللہ شاکرا ولا صابرا فرمایا دو خصلتین جس مین ہون لکہتا ہے
اللہ اُسکو شاکر صابر جو دیکہے دین مین اوپر والیکو اور پیروی کرے اُسکی اور دیکہے دنیا مین نیچے والیکو
پس حمد کریگا اللہ کے اوپر کہ بہتر کیا اللہ نے اوسپر اُسکو لکہتا ہے اللہ اُسے شاکر صابر اور جو دیکہے
دین مین نیچے والیکو اور دنیا مین اوپر والیکو پس افسوس کریگا اوسپر کہ فوت کیا اُسکو نہ لکہیگا
اللہ اُسکو شاکر صابر شعر ای قناعت تونگرم گردان۔ کہ ورای تو ہیچ نعمت نیست۔ دوسرا اعتراض
یہہ ہی کہ انسان افضل ہی بہایم کو مقدم کیا سوار کرنے مین جواب آدمی محتاج نہین کسیکے سوار کرنیکا
اور چوپائے ذوی العقول نہین وہ محتاج ہین اونکا اہتمام واجب ہی یا یہہ کہ چوپائے مال ہین اور جہاز مین اول مال چڑہاتے
ہین پہر آپ سوار ہوتے ہین اسیواسطے فرمایا وَاَهْلَكَ اور سوار کر بیوی بچی کو فقط یکجہ یہہ ہے حشرات الارض و سباع
اور اوسط مین انعام اور سب سے اوپر درجہ مین آدمی اُسکے اوپر طیور آل او اہل کے ایک معنی ہین تو مراد
اس سے متبعین ہوئے جیسا کہ فرمایا حضرت نے کل تقی فہو الی یعنی ہر پرہیزگار پس وہ میری آل ہے
اور اُسکا اطلاق علما پر بہی آسکتا ہے جیسا کہ شاہ عبد العزیز نے عجالہ نافعہ مین فرمایا ہے شعر
اہل الحدیث ہم واہل النبی وان ✤ لم یصحبوا نفسہ انفاسہ صحبوا ✤ اہل حدیث کی وہی آل نبی کے
ہین اگرچہ نہ صحبت پائی اونہون نے حضرت کے ذات کے کلام کے حضرت کی صحبت پائی اور
خاص معنی اہل بیت کی آل علی اور جعفر ہین اور عام معنون مین علما ربانیین بہی داخل ہین
فرمایا اہل بیتی کسفینۃ نوح فمن رکبہا نجی علما ربانیین کے اتباع مین بیشک نجات ہے اُس
وقت مین برعکس معاملہ ہے کہ فقیر جاہل بہنگڑ کوئی بات کہدے گا اگرچہ خلاف شرع ہو مضبوط
پکڑینگے اور برہنہ ہوگا تو بالکل ولی ہی سمجہین گے اور اُس سے بہت خوف کرینگے یہہ نہین
جانتے شعر خلاف پیغمبر کسے رہ گزید ✤ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید ✤ اگر کوئی منع کریگا تو جواب

دین گے فقیر شیر کا برتع ہے نہین معلوم خدا اس اُنہین راضی ہے اور جو کوئی عالم مسئلہ
بیان کرے گا باوجودیکہ اور عالم بھی اُسکے مطابق کہین تو جواب دینگے یہہ ملانون کے باتین
ہین یہہ نہین جانتے اُنکا قول قرآن حدیث سے ہے اور اُنکا رقران کا موجب کفر ہے گفتگو
اہل مین تھی اور اگر اہل سے بیوی ہی مراد ہے تو اوسپر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ نجات
کیواسطے ایمان شرط ہے اور حضرت نوح کی بیویکا کافر ہونا ثابت ہے جیساکہ فرمایا ضرب اللہ

مثلا للذین کفروا امرأة نوح وامرأة لوط کانتا تحت عبدین من عبادنا صالحین فخانتا
ہما فلم یغنیا عنہما من اللہ شیا وقیل ادخلا النار مع الداخلین بیان کری اللہ نے مثل
اُنکے جو کافر ہوئی بیوی نوح اور بیوی لوط کی تھین دونو نیچے دو بندون کے بندون ہمارے
سے نیک بختونکی پس خیانت کری دونون عورتون نے اُنکی پس نہ لیے پرواہ کیا اُنہون نے
عورتون کو اللہ سے کچھ اور کہا داخل ہو آگ مین ساتھہ داخل ہونے والونکے اور خیانت
سے کفر مراد ہے اور نام نوح کی بیوی کا وائلہ تھا اور اسنے کہا تھا انہ مجنون اور لوط کی بیویکا
نام واعلہ تھا اُسنے مہمانونکی اطلاع قوم کو دی تھی کذا فی الجلالین اس آیت مین اشارہ ہے
جب تک اللہ نے چاہا ان کو نبیون کے پاس رکھا اور باوجود کفر کے اُنکا حق اداکرتے تھے
اور اُن کی ایذا رپر صبر کرتے رہتے تمکو چاہیے اپنی بیویون کے حق اداکرتے رہو اور اُن کی ایذا پہ
صبر کرتے رہو باوجودیکہ یہہ مومن ہین تمکو ثواب ہوگا یہہ تمارے حق کا مواخذہ بھگتین گے
یہان تک کہ حور عین اُنکو بددعا دیتی ہین ترمذی کی حدیث معاذ سے روایت ہے فرمایا حضرت نے

لاتوذی امراة زوجہا فی الدنیا الا قالت زوجتہ من الحور العین لا توذی قاتلک اللہ فانما ہو عندک
دخیل یوشک ان یفارقک الینا نہین تکلیف دیتی کوی عورت خاوند اپنے کو دنیا مین مگر کہ
کہتی ہے بیوی اُسکی جو حور عین ہے نہ ایذا دے اُسکو قتل کرے اللہ تجکو پس سوا اسکے نہیو
کہ یہہ مہمان ہے تیرے پاس قریب ہے کہ مفارقت کریگا تجہے ہماری طرف خیانت سے
زنا مراد نہین ہوسکتی کیونکہ انبیا علیہم السلام کو اللہ نے ہر عیب سے پاک کیا ہے کہ طعن خلق کے
نہو اور بیوی کا بدکار ہونا سخت عیب ہے فرمایا الطیبٰت للطیبین الخ اور خاص کر ہمارے
حضرت کا معجزہ تھا کہ بدن پر مکھی نہین بیٹھتی تھی کہ نجاست پر بیٹھہ جاتی ہے اور سایہ آپ کا
زمین پر نہین پڑتا تھا زمین پر اکثر نجاست بھی ہوتی ہے بھلا جب اس درجہ کی طہارت اللہ کو
منظور ہو تو آپ کے فراش پر کیونکر نجاست زنا کی روا رکھے گا غضب اللہ کا اُس فرقہ پہ
کہ باوجود نازل ہونے سترہ آیتین تطہیر عائشہ میں اور حد ماری جانے اُنکی قاذفونکو اُس
تہمت کو صحیح جانتے ہین اور دعوی امت ہونے کا کرتے ہین اور بسبب بغض دل کے

نص قرآن کا انکار کرتے ہین یہ بڑی وجہ انکی کفر کی ہے اور بیبوی بھی کیسی محبوبہ کہ مرض موت مین
آپ نے فرمایا این انا غدا آخر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی گود مین انتقال ہوا اور کتب
احادیث کو غور کرو کس قدر کثرت روایات اُن سے ہین بڑی فقیہہ ہین فرمایا حضرت نے خذوا
نصف العلم من ہذہ الحمیرا سیکھو تم آدھا علم اس سرخ رنگ کی عورت سے کیا کلمہ پیار کا
اور فضائل انکی بہت ہین بیشک فرقہ روافض کا دشمن رسول ہے کیونکہ دوست کا دشمن
بھی دشمن ہوتا ہے اور دشمنی رسول کی دشمنی خدا کی ہے انسے مشارکت کلی چاہیئے مدعا اکل
پر آوین کہ یا اہل سے بیبوی اور اولاد یعنی سام اور حام اور یافث وغیرہ مراد ہے تو استثنا
اُنسے ہوا اِلَّا مَنْ سَبَقَ عَلَيْهِ الْقَوْلُ مگر وہ جو سبقت کیا ہے اُسپر قول نے ف
یعنی کنعان اور اُسکی مان واعلہ اُنکا ہلاک اول ہی مقدر ہو رہا تھا وَمَنْ آمَنَ وَمَا آمَنَ
مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ اور وہ لوگ جو ایمان لائے اور نہین ایمان لائے اُسپر مگر تھوڑے ف
عطف اُس کا اہلک پر ہے کہ جو مستثنیٰ منہ ہے نہ استثنا پر یعنی کشتی مین سوار کر اہل کو اور ایمان
والونکو ایک روایت مین وہ چھ مرد اور چھ اُنکی بیبوی ہین اور ایک روایت مین اسی آدمی
نصف مرد نصف عورتین مگر نسل کسی کی باقی نرہے مگر سام اور حام اور یافث کی جیساکہ
فرمایا وجعلنا ذریتہ ہم الباقین عرب روم فارس اولاد سام مین حبش ہند سندھ اولاد
حام مین یاجوج ماجوج صقالب ترک اولاد یافث مین ہین اور چھ مہینے کا کھانا چارہ کشتی مین
رکھ لیا تھا پھر فرمایا وَقَالَ ارْكَبُوا فِيهَا بِسْمِ اللَّهِ مَجْرَاهَا وَمُرْسَاهَا إِنَّ رَبِّي لَغَفُورٌ رَحِيمٌ
اور کہا سوار ہو بیچ اُسکی ساتھ نام اللہ کے جریان اوسکا ہے اور انتہا اوسکا تحقیق رب میرا
البتہ بخشنے والا اور رحم والا ہے ف یہان ایک شبہ ہے کہ رکوب کا صلہ علی آتا ہے جیسے
رکبت علی الفرس فی الفرس نہین آتا جواب یہہ ہے کہ کشتی کی رکوب کا صلہ علی نہین ہو سکتا
فی آتا ہے جیسے رکبوا فی الفلک المشحون فرق اسمین یہہ ہے کہ دابہ کی اعلیٰ جانب رکوب
ہوتا ہے اور کشتی کی جوف مین مستولونپر سوار کوئی نہین ہوتا کہ وہ اعلیٰ جانب ہے اور بسم اللہ کے
ساتھ شروع کرنا اُسکے چلانے مین کہ یہ امر مہتم بالشان ہے کذا فی الحدیث ذکرت قبلہ اور کشتیون
کیواسطے بلی اونچی اور بادبان اور پردے ہوتے ہین قائم مقام اُنکے بسم اللہ ہے اور یہ مقام تھا
علی کل شی قدیر کا کہ سواری کشتی مین عجائب قدرت الٰہی کا نمونہ ہے اُس سے عدول کر کے
غفور رحیم فرمایا اس مین اشارہ اس کا ہے کہ شاید وسوسہ دل مین لائے کہ اس کشتی کا
کیا بھروسہ ہے باوجود اس عمیق پانیکے شاید ڈوبے یا ترے تو اس وسوسہ کے مغفرت
کیواسطے یہہ کلمہ فرمایا جیساکہ حدیث مین آیا ہے ان اللہ لا یواخذ بالوسوس صدور کم ما لم

اونتکلم تحقیق اللہ نہین مواخذہ کرتا وسوسون دلون تمہارے کو جبتک نہ عمل کریا تلفظ کرے
مگر انبیا کا مرتبہ عالی ہوتا ہے اسواسطے وسوسہ سے بھی مغفرت ہانگی آگے فرمایا وَهِيَ تَجْرِي بِهِمْ
فِي مَوْجٍ كَالْجِبَالِ اور وہ کشتی چلی ساتھ اُنکے بیچ موج کے مانند پہاڑ کی ف یا تو تشبیہ
جبال کا ہی فقط ہے کہ راجع ہے طرف کشتی کے جیساکہ فرمایا وله الجوار المنشآت فی البحر کالاعلام
اور واسطے اُسکی کشتیان ہین کہ ظاہر ہوتی ہین دریا مین مثل پہاڑون کے اور یا مشبہ اُسکا
موج ہی کہ موجین ہین مانند پہاڑ کی اور ان لوگون کو خوب معلوم ہی جنہون نے سفر حج کا
کیا ہی جسوقت موج آتی ہے اللہ اکبر جو حال اُسوقت گذرتا ہے ہلاکت سے کوئی دقیقہ باقی
نہین رہتا اور چھالین پانی کی اسقدر آتی ہین باوجود بلندی جہاز کے اندر آنکر گرتی ہین
اور ہوش اوڑ جاتے ہین شعر شب تاریک و بیم موج گردابی چنین حائل ۔ کجا دانند حال ما سبکساران
ساحلہا ۔ اور دوران ہوتا ہے اور کھانا چھوٹ جاتا ہے اور چکر اسقدر آتا ہے کہ مجال ہے بے
سہارے دیوار کے چل تو سکے یہ حال تو ہر وقت ہی رہتا ہے اور زنگار رنگ جھیلون کا
نمود ہونا اور ہر سرحد کا پانی مختلف ہوتا چنانچہ بحر سقوترہ کہ تمام جہان مین ہوا نہو لیکن وہان
ضرور ہی ہوگی اور اکثر طوفان بھی وہان آتا ہے پھر چودہ پندرہ روز تک نہین معلوم ہوتا
کہ زمین بھی کہین ہے یا نہین آفتاب پانی مین سے نکلتا ہے اور پانی مین ہی غروب ہوتا ہے
اور ہوائی جہاز تو تین تین چار چار مہینہ مین لگتا ہے حقیقت جہاز کی اُس دریا کے آگے مثل ایسی کے
پتہ کی سی ہے جو ایک کٹورہ مین پڑا ہو اگر کسی روز کوئی پرندہ نظر آجاتا ہے تو نہایت خوشی اور
تسکین ہوتی ہے اگرچہ یہ اُسکی ساتھ اوڑ نہین سکتا اور نہ وہ لنگر لینے کو آیا ہے مگر خوشی اسکی
ہے کہ یہہ معلوم ہوا کہ کنارہ یہان سے سو پچاس کوس ہے کہ اوڑ کر آیا بڑا ہی عبرت کا مقام ہے
کہ آدمی ہر وقت اپنی موت کو حاضر جانتا ہے اور حیات کو حباب سمجھتا ہے کہ ایکا دم بچا ایکا دم
بچا اگر یہہ حال زمین پر ہے تو ولی ہو جائے اور گناہ کا مطلق خیال بھی نہین آتا حتی کہ مرد عورت
ایک جگہہ بہم ہوتے ہین کیا مقدور کسیکی دل مین خیال فاسد آوے اللہ ہر مسلمان کو یہہ حالت
نصیب کرے خشکی مین جو کہ جہاز مین بے رغبتی گناہ اور توجہ الی اللہ ہوتی ہے مگر باینہمہ تکالیف
اور مشقت شوق بیت اللہ اور زیارت مدینہ کا دل پر غالب آتا ہے سب راحت ہو جاتا ہے
شعر تمنا ہے کہ ان آنکھون سے بیت اللہ کو دیکھون ۔ پھر اسکو دیکھکر بیت رسول اللہ کو دیکھون ۔
اور اس امر کی گواہی یہہ آیت وقطعن ایدیہن اور کاٹ ڈالے ان عورتون نے ہاتھ اپنے
اور کشتی کی سواری مین خوف ہلاکت کا بیشتر ہے اس واسطے حضرت نے منع فرمایا ہے عن
عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرکب البحر الا حاج او معتمر او غازی فی

فی سبیل اللہ فان تحت البحر نارا رواہ ابوداود عبداللہ بن عمر نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہ سوار ہووے کوئی دریا مین مگر حاجی یا معتمر یا غازی سفر سبیل اللہ پس
تحقیق نیچے دریا کے آگ ہے روایت کیا اسکو ابوداود نے مگر حج کرنیوالونکا حال عشاق پر
خیال کرنا چاہئے کہ مجنون سو کوس تک ناقہ سوار کے ساتھ پیدل پیغام کہتا ہوا چلا گیا اور
تکلیف راستہ کی نہ معلوم ہوئی اسیطرح جو عاشق خدا اور رسول ہین انکو خوشی وصال
دوست کی تکلیفون کو بھلا دیتی ہے شعر بہ بوی نافۂ کاخر صبا زان طرہ بکشاید۔ ز تاب جعد
مشکینش چہ خون افتاد در دلہا۔ حضوری گر ہمی خواہی از و غائب مشو حافظ متی ماتلق من تہوی
دع الدنیا واہملہا۔ اور اکثر علماء و صلحاء کو دیکھا ہے کہ انکی قبرین جنت المعلی مین یا جنت البقیع
مین ہین جیسے صاحب کنز یا ملا علی قاری اور مولوی اسحاق و مولوی یعقوب اور مولوی قطب الدین
اور مولوی نوازش علی وغیرہم آخر عمر مین وہین انتقال کیا کہ یہہ دونو صاحب استاد بندہ
کے تھے اور بہتیرے علماء خانقاہ کی کہ منجملہ اونکے مولوی شاہ عبدالغنی کہ وہ بھی اوستاد اور مرشد
میرے تھے سب کا خاتمہ وہین ہوا رحم کرے اللہ سب پر اور میرا بھی خاتمہ اللہ وہین کرے
آمین ثم آمین اور مولوی اسحق رح کی رباعی مشہور ہے رباعی الٰہی نجنی منکل ضیق ✦
بجاہ المصطفی مولی الجمیع ✦ وہب لی فی مدینۃ قرارا ✦ بایمان و دفن بالبقیع ✦ اور حضرت کے
پائنداز مین ایک قبر کسی بزرگ کی ہے اسکو دیکھکے تو مجکو نہایت حسرۃ آئی کاشکے اس جگہہ میرا
مدفون ہوتا اور پر لکھا ہوا ہے ثلثۃ رابعہم کلبہم یعنی تین صاحب تو اندر ہین اور چوتہا یہہ کتا
دہلیز پر ہے غرض یہ کہ مدینہ طیبہ کی موت پر ہزار زندگیین قربان ہین شعر دفن کرنا مجکو کوئے
یار مین۔ قبر بلبل کی بنے گلزار مین۔ بیان اس مین تھا کہ کشتی جاری ہوئی ناگہان شفقت
پدری نے جوش کیا وَنَادٰی نُوْحٌ اِبْنَہٗ وَکَانَ فِی مَعْزِلٍ اور آواز کی نوح نے بیٹے اپنے کو اور تھا
وہ الگ ف قراۃ علی کرم اللہ وجہہ مین ابنہا ہی منسوب طرف مان کے یعنی و الله کے امیز
اشارہ ہے اس کا کہ جب نا اہل ہوا تو نسبت اسکی طرف مان کے کیا باپ کی بنوت سے منقطع
کر دیا اور بلفظ ندا سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہاڑ پر چڑھ گیا تھا جیسا کہ آگے آئیگا شعر پسر نوح
با بدان بہ نشست۔ خاندانِ نبوتش گم شد۔ سگ اصحاب کہف روزے چند۔ پی نیکان گرفت
مردم شد۔ کہا نوح علیہ السلام نے یٰبُنَیَّ ارْکَبْ مَّعَنَا وَلَا تَکُنْ مَّعَ الْکٰفِرِیْنَ
اے بچے میرے سوار ہو ہمارے ساتھ اور نہو ساتھ کافرون کے ف یہان دو شبہ ہین
ایک تو باوجود کفر اسکے سوار ہونیکا حکم دیا جواب اس کا یہ ہے کہ آپکی غرض یہ تھی کہ مسلمان
ہوکر سوار ہو نہ یہ کہ کافر رہ اور بلفظ معنا بھی یہی چاہتا ہے معی نہ کہا یعنی جیسے ہم سب مسلمان ہین

تو بھی ہو جاتا کہ کافر غرق ہونے والے ہین اور دوسرا یہہ کہ بموجب قرأۃ حضرت علی کی بنوت اسکی نوح علیہ السلام سے ہے جو دفع کرے اور یہان صریح لفظ نبی کا موجود ہے اس کلام مین تناقض ہوا جواب اسکا یہہ ہے کہ پہلا کلام مقولہ اللہ جل شانہ کا ہے اللہ نے نفی بنوت کی کری اور یا بنی کلام نوح علیہ السلام کا ہے کہ شفقت سے لفظ تصغیر کا لائے جواب دیا قَالَ سَاٰوِیْٓ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَآءِ کہا کنعان نے قریب ہے ٹھکانا پکڑونگا مین اوپر پہاڑ کے کہ بچاویگا مجھ پانی سے **ف** آیا ہے کہ پہاڑ پر ایک مکان ایسا بنایا جسکی درزون مین پانی نہ جا سکی اسکے اندر گھس کر بند کر لیا اللہ نے اسکے اوپر پیشاب کو مسلط کیا لوگ تو پانی مین غرق ہوئے اور یہہ پیشاب مین پانی ہو تو اس سے آدمی بچے قہر آلہی سے بچنا محال ہے اور یہہ بھی مشہور ہے کہ مکان کشتی شیطان کی جگہہ ہے یہ اس سے چمٹ کر بچیگا مجکو کبھی پیشاب کیواسطے وہان بیٹھنے کا اتفاق ہوا تو خلاصیون نے منع کیا ایسا نہو کہ گر پڑو یہہ شیطان کی جگہ ہے جواب دیا نوح علیہ السلام نے قَالَ لَا عَاصِمَ الْیَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ کہا کوئی بچنے والا نہین آج کے دن اللہ کے امر سے مگر جسپر رحم کیا اسنے **ف** عاصم یعنی معصوم ہے اس جگہ بمعنے خالد یعنی مخلود **شبہ** یہان دو شبہ وارد ہوتے ہین ایک تو یہ کہ عوج بن عنق باوجود کفر بچ رہا دوسرا یہ کہ کشتی مین سوار نہین ہوا پھر کیونکر بچا جواب اول کا یہی کہ اسنے خدمت نبی کی اور مومنین کی اور یہہ عادت صادر ہوئی جواب دوسرے کا یہ ہے کہ جو خدمت صالحین کی کرتا ہے اسکا بدلہ اللہ جل شانہ آپ دیتا ہے اللہ نے اپنی قدرت سے بچا لیا نوح علیہ السلام کو خبر بھی نہوئی کہ وہ کہان رہا یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ خدمت صالحین ایسا اثر رکھتی ہے کہ ایسا اشد کافر باوجود عذاب عالمگیر کے کہ کبھی ہوا نہوگا قہر آلہی سے بچ رہا ہم تم تو مومن ہین اگر ہم تم ایسے ایسے کام بجا لائین تو کیسے رضامندی اللہ کی ہو اور دنیا و دین کی فلاح ہو مگر افسوس بالکل محروم ہین یہہ حصہ تمہارا تھا جو بد دین لوگون نے لیا اپنے مساجد کو دیکھو اور ہنود کے مندرون کو دیکھو اپنے سیدون کو دیکھو اور ہنود کے برہمنون کو اپنے درویشون کو دیکھو انکے بیراگیون کو اپنے عالمون کو دیکھو اور انکے پنڈتون کو اور چوبون کو دیکھو اپنے دلمین آپ ہی منصفی کرو انکا کام دینا کوئی انکے لاکھہ روپیہ دم بھر مین اگہا لین بلکہ ہند مین ہمیشہ رہتا ہے وسکا یہی کھانا منیب الگ رکھتا ہے اور ہمارے ہان قربانی کے جھگڑے مین ابھی تک نہین کرتا اور اپنے ہانکے وعظ کو دیکھو اور انکے ہان کی کتھا کو باوجودیکہ تم تمیزدار اور عقلمند اور وہ جاہل اور گنوار کس قدر جمع ہو کر تحمل کرتے ہین کہ روپیہ بھی خرچ کرتے ہین اور دل سے سنتے ہین اور تمہارے ہان وعظ مین کچھہ خرچ کرنا نہین پڑتا جب بھی آنکر نہین

فائدہ خدمت صالحین

جمع ہوتے مگر الا ماشاء اللہ اور میلہ تماشو نمین کس و ناکس ٹوٹ کر جمع ہوتے ہین اور تم ایسے
کامون سے محروم اور اگر کچھ کرتے بھی ہو تو صالح اور طالح مین تمیز نہین کرتے بلکہ اور انکی غیبت
اور بدگوئیونمین رہا کرتے ہین حدیث مین آیا ہے لا تاکل طعامک الا تقی نہ کھاوے طعام
تیرا مگر متقی کیا سبب تیرے کھانیکی طاقت سے نیک کام کریگا یا تیری مال سے کپڑا پہنیگا
جب تک وہ کپڑا بدن پر رہیگا ہر عمل مین اسکے تجکو شراکت ثواب مین ہوگی اسیطرح
اگر فاسق فاجر کی مدد کرے تو اسکے گناہون مین تیرا حصہ رہیگا جو لوگ ظاہر نشو و نما رکھتے
ہین جبہ و دستار کی اور باطن مین علم سے مس نہین یا کوئی فقیر خلاف شرع ہو یا نام نمود
کی جگہ ہو یا ناچ یا تماشہ ہو ایسی جگہ صرف کرتے ہو اور اگر کوئی ننگا منگا ہے بس وہ تو ولی ہے
ہی تمہارے نزدیک شعر کار شیطان میکند نامش ولی ۔ گر ولی این ہست لعنت بر ولی
اب یہ جانو کہ ولی کے سر پر دو سینگ تو ہوتے ہی نہین انہین آدمیونمین ہوتے ہین
قرآن سے معلوم کرو کہ ولی کا پتہ کیا ہے فرمایا ان اولیاؤہ الا المتقون نہین ہوتے
ولی اللہ کے مگر پرہیزگار جسکو دیکھو قرآن بہت پڑھتا ہے یا تہجد گذار ہے یا اشراق
یا چاشت ادا کرتا اور اوہین کسی کی چغلخوری اور عیب کذب فریب نہین کرتا جا تو ولی ہے
کوئی فرشتہ تو ولی بنکر آنیکا ہی نہین اور اکثر لوگ خرق عادت سے معتقد ہوتے ہین
یہہ بھی بڑا دھوکا ہے کیونکہ خرق عادت کی کئی قسمین ہین ولایت کا موقوف علیہ نہین ہے
اگر نبی سے ہو معجزہ ہے اور ولی سے ہو کرامت ہی اور فاسق اور بیدین سے ہو
اُس کو استدراج کہتے ہین قطع نظر اُسکے ایسے ایسے شعبدہ ڈھٹ، بندیان مداریون اور
نٹون سے بھی ہوتی ہین پھر کیا وہ ولی ہو جائینگے اور وہ افسق الفاق ہوتے ہین
کلمات کفریہ بکتے ہین شعر ہر آنکہ تخم بدی کشت چشم نیکی داشت ۔ دماغ بیہودہ پخت
و خیال باطل بست ۔ مدعا اصلی یہ ہے کہ نوح علیہ السلام نے کس شفقت سے سمجھایا
کنعان نے کیا سخت جواب دیا اس وقت مین بھی بعض ناخلف اولاد ایسی ہوتی ہے
کہ مان باپ بیٹے کو اپنی جانسے زیادہ عزیز رکھتے ہین انکی پرورش مین اور شادیونمین
کس کس خوشی سے روپیہ صرف کرتے ہین اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے جب انکی جوانی
اور آن کا بڑھاپا آتا ہے تو ہر ایک بات کو ترساتے ہین پانی تک کی بھی خبر نہین لیتے نظم

چہ خوش گفت زالی بفرزند خویش
گر از عہد خوردیت یاد آمدے
دراین روز بر من نکردے جفا

چو دیدش پلنگ افگن و پیل تن
کہ بیچارہ بودی در آغوش من
کہ تو شیر مردی و من پیرزن

کنعان سے کلام کرہی رہے تھے کہ وَحَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِينَ
اور حایل ہوئے درمیان دونون کی موج پس ہوگیا وہ ڈوبنے والون مین سے ف
اللہ اکبر قرآن کی فصاحت فقط کنعان کے ڈوبنے کی خبر سے کل کا ڈوبنا ضمن مین معلوم
ہوگیا اور کشتی مین سب کو وطی سے منع کردیا تھا کتا وطی کر بیٹھا اسیواسطے قیامت تک رسوا
ہوا اور کعبہ چھٹے آسمان پر اوٹھایا گیا کہ اب فرشتونکا کعبہ ہے بیت المعمور نام یاقوت سرخ کا
ہی عین کعبہ کے سیدہ پر حجر اسود ابوقبیس مین رکھا گیا تاکہ پانی طوفانکا نہ پہونچے بعد چھ ماہ کے
حکم ہوا وَقِيلَ يَا أَرْضُ ابْلَعِي مَاءَكِ وَيَا سَمَاءُ أَقْلِعِي وَغِيضَ الْمَاءُ
وَقُضِيَ الْأَمْرُ اور کہا گیا اے زمین نگل پانی اپنا اور اے آسمان تھم جا اور کم
ہوگیا پانی اور تمام ہوا امر ہلاک کا ف آسمانکے پانیکے دریا اور نہرین بنگئین اور حضرت نوح کو
قوس دکھلائی دی کہ علامت منہ کھلنے کی ہے آپنے کوّے کو خبر لانیکو بھیجا یہ مُردار خواری مین
مشغول ہوگیا آپ نے بددعا کری اسکو رزق کے لینے مین وحشت ہی رہتی ہے کہ
ٹکرا اوٹھایا اور بھاگا پھر کبوتر کو بھیجا زمین کی خبر لانیکو وہ پانون مین مٹی بھر کر لایا آپ نے
دعا کری اُسکے پانون سرخ ہوگئے اور آدمیونکا محبوب ہے بڑے بڑے پہاڑون نے کہا
کہ اول کشتی ہمپر لگیگی جودے پہاڑی چھوٹی سی تھی اُسنے عاجزی کری اوسپر کشتی لگی
وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُودِيِّ وَقِيلَ بُعْدًا لِلْقَوْمِ الظَّالِمِينَ
اور ٹھیری کشتی جودی پر اور کہا گیا ہلاک ہوئی قوم کافرونکی شعر آنکہ در آدم دمیدہ روح را
داد از طوفان نجات شاہ نوح را ف یہ پہاڑی قریب موصل کے ایک جزیرہ مین ہے کنعان کے
بہجانیکا حضرت نوح کو نہایت افسوس ہوا پھر دعا کری وَنَادَىٰ نُوحٌ رَبَّهُ فَقَالَ رَبِّ إِنَّ ابْنِي مِنْ
أَهْلِي وَإِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ وَأَنْتَ أَحْكَمُ الْحَاكِمِينَ اور پکارا نوح نے رب اپنیکو
پس کہا اے رب میری تحقیق بیٹا میرا اہل میری سے ہے اور تحقیق وعدہ تیرا حق ہے اور تو حکم
الحاکمین ہی شعر زنان باردار ای مرد ہشیار۔ اگر وقت ولادت مار زایند۔ ازان بہتر بہ
نزدیک خردمند۔ کہ فرزندان ناہموار زایند۔ ف یہ دعا نوح علیہ السلام نے وقت حائل ہونے
موج کے کری اس مقام پر اُنسے خطا اجتہادی ہوئی کہ اہل مین کنعان کو بھی داخل سمجھے
اور اللہ نے اہل کے سوار کرنیکا حکم دیا تھا یہ خیال نہوا کہ کافر در حقیقت مین کفارہ نہین ہے بھی
اسواسطے فرمایا انہ لیس من اہلک مگر نبی سے جو خطا ہوتی ہے اللہ جلد مطلع کر دیتا ہے اسپر
ثبات اور دوام نہین رہتا نہین تو دین ہی درہم برہم ہو جائے اس واسطے مجتہدون سے
بھی خطا ہوتی ہے مگر اصابت مین دو اجر اور خطا مین ایک اجر کوشش کا ہوتا ہے

مگر ایک شبہ ہے کہ انکو خطا پر اجر اور نبیونکو خطا پر گرفت کا اندیشہ ہوا جیسا کہ کتب صحاح
مین حدیث شفاعت سے ظاہر ہے کہ حضرت ادم علیہ السلام عذر گندم کہانیکا کرینگے
نوح علیہ السلام عذر اس دعا کا جو بیٹے کے واسطے کری ہے کرینگی آخر حدیث تک جواب یہ ہے
کہ نزدیکانرا بیش بود حیرانی اگرچہ اُسکی معافی بھی اگئی ہے پھر بھی اندیشہ ہے مثال اُسکی ایسی ہے
جیسی سفید کپڑے پر دھبہ بڑا معلوم ہوتا ہی بخلاف میلی کپڑے کی کہ اُسمین عیب نہین معلوم
ہوتا جب کہ یہ بات ثابت ہوی کہ المجتہد یخطی ویصیب تو ایسے مجتہد کا اتباع کرنا چاہیئے جسمین
احتمال خطا کم ہو اور احتمال صواب زیادہ جیسے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کہ اکثر ہم دیکھتے ہین کہ
اُنکا قیاس اکثر قرآن حدیث کے مطابق ہوتا ہے اور طرفہ ماجرا یہ ہے کہ جس نص کو اور مجتہد
اپنی حجت گردانتے ہین اکثر دیکھا گیا ہے کہ وہ نص اُنکی حجت نہین بن سکتی بلکہ برعکس اُسکے
وہ حجت ہماری ہوتی ہے یا اونکی حجت حدیث ہوتی ہی تو ہماری حجت اُسی مقدمہ مین آیت
قرآن کی ہوتی ہے مثال اول کے جیسے حضرت نے فرمایا من استنجی فلیستنج بثلاث احجار امام شافعی
اس حدیث سے تین ڈھیلے ثابت کرتے ہین نہ زیادہ نہ کم ظاہری معنی پر حمل کیا اور ہمارے
نزدیک خصوصیت تین کی نہین بلکہ حضرت کی مراد طاق ہے اور یہہ اور حدیث سے بھی ثابت
ہوتا ہی من استجمر فلیوتر جو بجوڑی چاہیئے کہ وہی طاق ہمارا اور امام شافعی کا اتفاق ہی کہ اگر ایک
ڈھیلے کے تین کنارہ ہون تو ایک ہی کفایت کرتا ہے یہ مسئلہ ہمارے واسطے مضر نہین بلکہ
اُنکی تثلیث کو باطل کرتا ہی اب یہ ہماری حجت رہی کہ اُنکی چونکہ مذاہب اربعہ پر اجماع ہے
اس واسطے انکو مخالف نہین کہہ سکتی بموجب حدیث بنی قریظہ کے حضرت نے کسیکو برا نہیں
کہا جنہون نے ظاہر پر عمل کیا خطا اجتہادی ہوئی جنہون نے حضرت کی مقصود پر عمل کیا
وہ مصیب ہوئی مثال دوسری کی امام شافعی کہتی ہین کہ مضمضہ اور استنشاق غسل مین
فرض نہین بلکہ سنت ہے حجت اُنکی حدیث عشرۃ من الفطرۃ ای من السنۃ وذکر منہا المضمضۃ
والاستنشاق اور ہماری حجت قرآن ہے وان کنتم جنبا فاطہروا زیادتی لفظ کی دلالت کرتی ہے
زیادتی معنی پر یعنی کمال طہارت جہانتک پانی پہنچانے پر قادر ہون فرض ہے پہنچانا اور منہ
اور ناک مین پہنچا سکتا ہے دوسری حجت حدیث ہے ہمارے واسطے انہما فرضان فی الجنابۃ
وسنتان فی الوضوء یہ صراحۃً آگیا اب نظر انصاف سے دیکھو کونسی امام کا اتباع احوط ہے یہ
دلیل تو اہل علم کے واسطے کافی ہے اور عوام کے واسطے حدیث اتبعوا السواد الاعظم کی کفایت
کرتی ہے کہ مشرق سے مغرب تک جیسے کثرت حنفیہ کی ہی کیسکی نہین پائی جاتی ذلک فضل اللہ
یوتیہ من یشاء یہ اللہ جل شانہ کی قدرت ہے اور مقبولیت کہ فقہ مین ابوحنیفہ اور حدیث مین

بخاری اور مسلم جیسا کوئی نہین ہوا جیسا کہ عبد اللہ بن المبارک نے کہا ہے امام کی مدح مین

نظم
لقد زان البلاد ومن علیہا … امام المسلمین ابو حنیفہ
باحکام واثار وفقہ … کآیات الزبور علی صحیفہ
فما فی المشرقین لہ نظیر … ولا فی المغربین ولا بکوفہ
یبیت مشمراً سہر اللیالی … وصام نہارہ للہ خیفہ
رأیت العائبین لہ سفاہا … خلاف الحق مع حجج ضعیفہ
فلعنۃ ربنا شرقاً وغرباً … علی من رد قول ابی حنیفہ
وقد قال ابن ادریس مقالا … صحیح النقل فی حکم لطیفہ
بان الناس فی الفقہ عیال … علی فقہ الامام ابی حنیفہ

اگرچہ اور بھی فقیہ اور محدث ہین مگر انکے مرتبہ کے برابر نہین بلکہ گلستان بوستان سعدی کی ساتھ سو برس سے ایسی مقبول ہر دیار و الکنہ کی ہوئی کہ کریما ایک جز کی کتاب اگرچہ بڑے بڑے شعرا نے بھی گلستان بوستان تصنیف کری اُسکے آگے اُنکا نام بھی نہین شعر نام نیکو رفتگان ضائع مکن تا بماند نام نیکت برقرار۔ مدعا اصلی پر آوین کہ حضرت نوح کو خطاب ہوا وَقَالَ يٰنُوحُ إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ فَلَا تَسْئَلْنِ مَا لَيْسَ لَكَ بِهِ عِلْمٌ إِنِّي أَعِظُكَ أَنْ تَكُونَ مِنَ الْجَاهِلِينَ کہا اے نوح تحقیق وہ نہین ہے اہل تیرے سے تحقیق وہ سوال تیرا عمل غیر صالح ہے پس نہ سوال کر مجھسے اُسکا کہ نہین ہے تجکو ساتھ اُسکے علم تحقیق مین نصیحت کرتا ہون تجکو یہ کہ ہوجاوے تو جاہلون مین سے ف وجہ نوح علیہ السلام کو شبہہ ہوا تھا کہ بیٹا میرا اہل مین سے ہے اور اہل کے سوار کرنیکا حکم ہے اللہ نے اُسکو دفع کیا کہ نا اہل ہے جو نسب منقطع کردیا جیسا کہ حدیث مین آیا ہے من لم یسرع عملہ لم یسرع نسبہ جو شخص کہ نیکی نہ کرے عمل اُسکا نہ کام آویگا نسب اُسکا شعر پسر نوح با بدان بنشست ـ خاندان نبوتش گم شد۔ انہ عمل کی ضمیر یا تو راجع طرف سوال نوح علیہ السلام کی ہے یا طرف کنعان کی مگر ثانی معنی پر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ حمل مصدر کا اسکی اوپر صحیح نہین معنی یہہ ہونگے کہ کنعان عمل غیر صالح ہے جواب یہ ہے کہ کلمہ زید عدل کے قبیلہ سے ہے مبالغہ کہ برے کام کرتے کرتے خود ہی عمل بنگیا ایک سوال کرنے پر اللہ جل شانہ نے تین کلمہ فرمائے ایک نفی اہل کی دوسری منع سوال سے تیسرے تاکید ساتھ کلمہ شدید کے کہ مین نصیحت کرتا ہون ایسا نہو کہ تو جاہلون سے ہوجاوے سبحان اللہ کیا عظمت اللہ کی ہے اللہ اللہ ہی ہے اور بندہ بندہ ہی ہے گو کہ رتبہ مین نبی ہو اور یہ ظاہر ہے کہ نبی سے زیادہ کوئی رتبہ مین نہین پھر اب

اور کسیکی کیا اصل ہے کہ دعوی کرے کہ مین پیرزادہ ہون کیسے ہی عمل کرون یا فلانے کی اولاد
یا فلانے کا مرید ہون وہ بخشوالین گے محض شیطانی دھوکا ہے جبکہ آنحضرت پر یہ آیت نازل
ہوئی وانذر عشیرتک الاقربین ابوہریرہ رض سے روایت ہے دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قریشا
فاجتمعوا فعم وخص فقال یا بنی کعب بن لوی ویا بنی مرۃ بن کعب ویا بنی عبد الشمس ویا بنی
عبد مناف ویا بنی ہاشم ویا بنی عبد المطلب انقذوا انفسکم من النار ویا فاطمۃ انقذی نفسک
من النار فانی لا املک لکم من اللہ شیا غیر ان لکم رحما سابلہا ببلالہا رواہ مسلم بلایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے قریش کو پس جمع ہوئے پس عام بھی فرمایا اور خاص بھی پس فرمایا ہر ایک قبائل
مذکور کو بچاؤ نفسون اپنو نکو آگ سے اور اے فاطمہ بچا جان اپنی کو آگ سے پس تحقیق
مین نہین مالک ہون واسطے تمہارے اللہ سے کسی شے کا سوا اسکے کہ واسطے تمہارے رشتہ ہے
قرابت کا مجھے سیراب کرون مین ساتھ سیرابی اسکی کے اور ایک روایت مین آیا ہے سلینی
من مالی ما شئت فانی لا اغنی عنک من اللہ شیا مانگ لے مال میرے سے جو چاہے پس تحقیق
مین نہ بے پرواہ کرونگا تجکو اللہ سے کسی شے مین مدعا اصلی پر آوین جب نوح علیہ السلام کو
یہ عتاب آیا تو ڈر گئے اور عرض کری قَالَ رَبِّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَسْئَلَکَ مَا لَیْسَ لِیْ بِهٖ عِلْمٌ
وَاِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْٓ اَکُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ کہا اے رب پناہ مانگتا ہون مین ساتھ تیرے
اس سے کہ سوال کرون مین تجسے اسکا کہ نہو مجکو علم اور اگر نہ بخشیگا تو مجکو اور نہ رحم کریگا مجہپر تو
ہوجاؤنگا مین ٹوٹے والون مین سے ف باوجود مرتبہ نبوت کے کیسی عاجزی سے دعا
کری ہمکو چاہئے کہ دلکو حاضر کرکے بکمال خشوع سے اور گناہونکو یاد کرکے استغفار کرین اور شرائط
دعا کے ملحوظ رکھکر دعا کرین تا مرتبہ قبولیت کو پہونچے شعر دست تضرع چہ سود بندۂ محتاج را۔
وقت دعا بر خدا وقت کرم در بغل۔ بعد قبولیت دعا کے اوترنے کا حکم ہوا فرمایا قِیْلَ یٰنُوْحُ
اهْبِطْ بِسَلٰمٍ مِّنَّا وَبَرَکٰتٍ عَلَیْکَ وَعَلٰٓی اُمَمٍ مِّمَّنْ مَّعَکَ وَاُمَمٌ سَنُمَتِّعُهُمْ ثُمَّ
یَمَسُّهُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِیْمٌ کہا گیا اے نوح اوتر ساتھ سلامتی کے ہماری
اور برکتون کی کہ اوپر تیرے ہین اور اوپر امتون کے ان لوگون سے جو ساتھ تیرے ہین
اور وہ امتین کہ قریب ہے برتینگے ہم انکو دنیا مین پھر پہونچے گا ہماری طرف سے عذاب
دکھ کا یعنی آخرت مین کفار کو ف یہ جو فرمایا کہ اہبط یعنی اوتر حضرت نوح کو خیال آیا کہ
اب زمین مین کہان اوترین نہ مکان ہے نہ کھانیکا سامان نہ الات حرث ہین جو کچھ کھانیکو
کشتی مین رکھا تھا وہ بھی ہو چکا جسروز اوترے تھے کچھ دال کچھ گندم جو وغیرہ بچے تھے
سب ملا کر حلیم پکا کر کھایا سب نے اس واسطے اللہ جل شانہ نے فرمایا بسلام منا وبرکات

یعنی ظاہر اسباب پر خیال نکرنا ہماری سلامتی اور برکت تیری ساتھ ہے دسوین محرم کو کشتی آنز
سی اوترے اور اس دن کی فضیلت اول سے ہے حضرت آدم کی توبہ قبول ہوی حضرت
ابراہیم پر آگ گلزار ہوئی حضرت موسیٰ نے فرعون پر فتح پائی علی ہذا القیاس اس دن مین
بہت امور ہوے ہین ہمارے حضرت کو نبوۃ بھی اسی روز ہوی اور اس کا روزہ رکھنا
معافی برس دن کے گناہونکی ہے اور شہادت حضرت امام حسین کی بھی اسی روز ہوئی
ایک شبہ اس مقام پر ہے حضرت نوح کے ساتھ ایک آنکی امت تھی لفظ امم جمع کا ہے
جواب یہ ہے کہ امت بمعنی گروہ اور اجناس کے ہے آدمی ایک امت فرس ایک امت بقر
ایک امت علی ہذا القیاس یا باعتبار مادہ کی کہ صلب حام اور سام اور یافث مین موجود تھا
وہ مطیعین انبیاء کے جو بعد نوح ؑ کے ہوے اور خاص کر یہ امت مرحومہ مراد ہے کہ برکت
اور سلامتی مین انکو بھی شامل کر لیا اور اصل مقصود قصہ نوح علیہ السلام سے الزام دینا کفار مکہ
کو تھا کہ قرآن کو نسبت افترا کی کرتے ہین اسکے جواب مین ادلہ قائم کی گئین اور درمیان
قصہ کے بھی تنبیہ کے گئے اب بعد تمام ہونیکے پھر آگاہ کیا تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا
إِلَيْكَ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَا أَنْتَ وَلَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هَذَا فَاصْبِرْ إِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِينَ
یہ خبرین ہین غیب کی کہ وحی کرتے ہین ہم طرف تیری نہین تھا تو جانتا اسکو اور نہ قوم تیری
اس سے پہلے پس صبر کر تحقیق انجام واسطے پرہیزگارونکے ہے **ف** مشار الیہ تلک کا یہ قصہ ہے
یہان ایک اعتراض ہے کہ انبا صیغہ جمع کا ہے اور قصہ ایک ہے اور ضمیر نوحیہا اور تعلمہا مین
مفرد ہے جواب یہ ہے اگرچہ قصہ واحد ہے لیکن خبرین متعدد ہین نوح علیہ السلام کے تبلیغ اور
اور قوم کا غرق ہونا اور کنعان کے واسطے دعا کرنی اور ضمیر مفرد کے باعتبار خبر ہر واحد کی
دوسرا شبہ یہ وارد ہوتا ہے باوجودیکہ یہ طوفان عالمگیر ہوا اسکی نفی کیونکر ہوسکے کہ کسیکو معلوم
نہو جواب یہ ہے کہ نفی علم تفصیلی کے ہے اگرچہ لوگونکو علم اجمالی تھا اللہ جل شانہ نے بتفصیل
انحضرت پر بیان کیا ہمارے نزدیک وہ غیب تھا اور اللہ کو ہر ہر جزئیات کا علم پہلا اور پچھلا
سب ہے کہ ہم اس سے عاجز ہین **نظم** روزہا باید کہ پنبہ دانہ اندر آب و گل ۔ حلہ شاہد بود
یا شہیدی را کفن ۔ ہفتہ ہا باید کہ مشتی پشم از پشت شتر ۔ خرقۂ عابد بود یا حمارست رارسن ۔
ماہ ہا باید کہ آبی قطرۂ اندر رحم ۔ مردم خونخوار گردد یا عروس اندر چمن ۔ سالہا باید نشستن کودکے
در مکتبی ۔ عالم دانا بود یا شاعر شیرین سخن ۔ قرن ہا باید کہ سنگ از آفتاب ۔ در بدخشان لعل گردد
یا عقیق اندر یمن ۔ اور لفظ فاصبر مین تسلی ہے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جیسے انجام
نوح علیہ السلام کا بہتر ہوا اور قوم ہلاک ہوی ایسا ہی تیرا بھی بول بالا ہوگا اور کفار مغلوب ہونگے

روسا قریش سے قید اور قتل ہوئی آپ چاہتے تمکو اے اہل مکہ اس قرآن پر ایمان لاؤ اور نسبت
افترا سے باز آؤ اور اگر تمکو اب بھی شبہ باقی ہے تو او قصہ نقل کرتے ہین فرمایا وَاِلٰی عَادٍ
اَخَاهُمْ هُودًا اور بھیجا ہمنے طرف قوم عاد کے بھائی اُنکے ہود کو عطف اس الی کا
اوپر کے الی پر ہے جو ابتدا رکوع مین ہے ای ولقد ارسلنا الی عاد صاحب روضۃ الصفا
لکھتے ہین کہ مورخین کے نزدیک حضرت ابراہیم اور حضرت نوح کے درمیان فاصلہ بارہ سو
برس کا ہے اور اس مدت مین سوا ہود اور صالح کے کوئی نبی نہین ہوا اور قران سے بھی
یون ہی ثابت ہے واذکروا اذ جعلکم خلفاء من بعد قوم نوح اور نسب اُنکا ہود بن ربا بن
حارث بن عاد بن عوص بن ارم بن سالم بن نوح اور نسب نامہ مین نام اُنکا غابر بن شالخ
بن ارفخشد بن سام بن نوح ہے اور عمر اُنکی چارسو ساٹھ برس کی ہوئی اور حلیہ اُنکا حضرت
ادم سے مشابہ تھا قد پورا بال بدن پر بہت عبرانی مین نام اُنکا غابر اور عربی مین ہود اور تجارت
کرتے تھے اور آپ کے معجزون سے یہ ہے کہ ایک پہاڑ تھا کہ گھانس بھی اوسپر نہوتی تھی
قوم نے درخواست کری کہ ہم اور ہمارے مویشی تکلیف مین ہین آپ کی دعا سے وہ پہاڑ
ریت ہوگیا اور زراعت اور باغات اوسمین ہوسے اور یہ بھی معجزہ ہوا کہ ایک جماعت کے
ساتھ سفر مین برف بہت پڑی اور ہوا تیز چلی کہ خوف ہلاکت کا ہوا آپ کی دعا سے ہوا نے
پتھر بہت سارے اکھٹے کرکے ٹیلہ بنا دیا کہ اُسکے سہارے سے امن پائی اور اُنکے زمانہ سے
حضرت ادم تک دو ہزار تین سوا ونتالیس برس کا فاصلہ ہے اور اس قوم عاد سے عاد
اولی مراد ہے عاد دو فرقون کا لقب ہے اور شداد بھی اسی قوم سے ہے اور یہ مقامات
عمان کے باشندہ ہین اور دوسرا فرقہ جوار حضرموت سے ہے اور سلسلہ اسکا بھی عاد
اولی سے ملصق ہے اور تفسیر جلالین مین ہے کہ قد ان کے چار سو گز کے تھے جیسا کہ فرمایا
لم یخلق مثلها فی البلاد اور طاقت ایسی تھی کہ پہاڑ پر لات مارتے تھے تو گھٹنو تک پانون دھنس جاتا
تھا جیسا کہ مقولہ اُنکا فرمایا وقالوا من اشد منا قوۃ اللہ نے اُسکے جواب مین فرمایا اولم
یروا ان اللہ الذی خلقهم هو اشد منهم قوۃ اور یہ بہت مالدار تھے دو بت پوجتے تھے ایکا
نام صمد دوسرے کا نام صمود اُنکی پرستش کرتے تھے اور طرح طرح کے فسق و فجور ایجاد کئے
تھے حضرت ہود علیہ السلام اُنکی برادری مین سے تھے ہرچند سمجھایا لیکن اپنی شوکت اور
گھمنڈ مین نہ مانا اور لفظ اخاهم جو فرمایا عادت اللہ کی جاری ہے وما ارسلنا من رسول
الا بلسان قومه تاکہ حق قرابت کا سمجھکر اُسکی تابعداری اور محبت کرین اور اخوۃ کو
لازم ہے کہ ایک دوسرے کا مددگار ہو نقل ہے لقمان کی ملاقات کسی ہم وطن سے سفر مین ہوئی

پوچھا کہ ہمارے والدین کسطرح ہین کہا انتقال ہوا کہا الحمد للہ ہوئیگا اور اولاد کا حال انتقال کا
بھی سنا اُسپر بھی الحمد للہ کہا پھر بھائی کا پوچھا اُسنے اُسکے بھی انتقال کی خبر دی اُس وقت
کہا افسوس اب کمر ٹوٹ گئی اُسنے کہا یہ کیا بات ہے اور کسی پر افسوس نہ کیا مگر بھائی پر
جواب دیا والدین کی خدمت سے چھوٹا اونکی زندگی مین اندیشہ تھا کہ مجھسے نا خوش باقی نکی
ہو جاوے کہ موجب گناہ کا ہو اور اولاد کی پرورش کے فکر سے چھوٹا اور بیوی پرائی تھی
اور انکی بخلاف بھائی کے کہ قوت بازو تھا شریک رنج و راحت تھا اب کہان پیدا اب برعکس
معاملہ ہے غیرون سے دوستی اور مشورہ اور قرابت مین نزاع اور جھگڑے اور نا اتفاقی
اگر آپسمین اتفاق ہو تو دشمن غالب نہ ہو سکے لقمان نے کسینے نصیحت چاہی کہا ایک بال گھوڑیکا
لاؤ اور توڑ دو ٹوٹ گیا پھر کہا بہت سے بال اکٹھے کر کے توڑو وہ نہ ٹوٹے کہا بس یہ نصیحت
کافی ہے نظم ہیچ شفقت نہ برادر بہ برادر دارد ہیچ مہرے نہ پدر را بہ پسر مے بینم دختران را
ہمہ جنگ است و جدل با مادر پسران را ہمہ بدخواہ پدر می بینم ایلہان را ہمہ شربت ز گلاب و
قند است قوت دانا ہمہ از خون جگر می بینم اسپ تازی شدہ مجروح بزیر پالان طوق
زرین ہمہ در گردن خر می بینم مدعا اصلی پر آوین کہ قرابت موجب محبت کا ہوتی ہے قوم سے
توجہ برتی مگر ہود علیہ السلام نے شفقت سے فرمایا قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ اِنْ
اَنْتُمْ اِلَّا مُفْتَرُوْنَ کہا اے قوم میری عبادت کرو تم اللہ کی نہین ہے واسطے تمہارے کوی
معبود سوا اللہ کے نہین ہو تم مگر جھوٹ باندھنے والے اللہ پر ف یعنی ان دونون بتونکو جو
اللہ کا شریک ٹھیرا رکہا ہے اور توحید آلہی کی تکذیب کرتے ہو یہ تو جانو کہ مجکو تمسے کچھ غرض
دنیاوی نہین بلکہ خالص اللہ کیواسطے سمجھاتا ہے يٰقَوْمِ لَآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا
اے قوم میری نہین مانگتا ہون اوپر اس ہدایت کے تمسے مزدوری ف اس آیت سے
معلوم ہوا کہ وعظ پر اجرت نہ لینی چاہیے سورۃ الشعرا مین منقولہ نوح اور ہود اور صالح اور لوط
اور شعیب علی نبینا و علیہم السلام کا بھی نقل کیا ہے وما اسالکم علیہ من اجر ان اجری الا علی رب
العلمین اور ایسا ہی اجرت تعلیم قران اور علم دین اور امامت اور اذان پر منع ہے متقدمین کے
نزدیک مگر علماء متاخرین نے فتوی دیا ہے جواز پر جبکہ بیت المال تھا ان لوگون کی خدمت
بخوبی ہوتی تھی اب اگر منع کیا جاوے تو دروازہ تعلیم تعلم کا مسدود ہو جاویگا کیونکہ انکو مع نفقہ
عیال و اطفال فرض ہے اسکو حاصل کرینگے اگر اس مین مشغول ہون تو انکا حق کیونکر ادا
کر سکین گے اور اذان امامت مین بھی مقید ہونا پڑتا ہے وہ بھی مخل تحصیل معاش ہے مگر
اتنی احتیاط اب بھی چاہیے کہ بدل عمل کا نہ سمجھین بلکہ عوض وقت کا جانین بخلاف وعظ کے

کہ الحمد للہ آجتک ہمارے شہر مین کوئی اسکی اجرت کا طالب نہین بلکہ شہر بمبئی مین سو روپیہ کا
وعظ ڈہائی روپیہ کا وعظ پانچ روپیہ کا وعظ مقرر ہوجاتا ہے اگرچہ اس پر اجرت جایز رکھی جائے
تو بہت خرابی پیدا ہوتی ہے کیونکہ جب عالم مزدوری لیکر وعظ کہیگا تو خواہ مخواہ مسائل
رعایت سے بیان کریگا جیسے کہ علمائے نصاری کہ اللہ نے ابناء کا لفظ بنی اسرائیل کو شفقتا
مجازا بیان فرمایا تھا علماء نے قوم کے دل مین حقیقی معنی جمادئی اور وہ آپ بھی تباہ ہوئے
اور اونکو بھی تباہ کیا پھر سبکا دین یہی ہوگیا کہ عیسی علیہ السلام کو خدا کا ایک لوتہ بیٹا کہتے ہین
کمال حمق انکا ہے کہ بادشاہ کا بیٹا بادشاہ اور وزیر کا بیٹا وزیر ہوا اور مالک حقیقی خالق آسمان و زمین
کا بیٹا یہود سے بھاگ کر چوتھے آسمان پر چھپے اور معطل ہو کر بیٹھ رہے یا انکے زعم کے موافق
سولی دیا جائے اور ایک چیز بنانے پر بھی قادر نہو کیا اعتقاد فاسد ہے نعوذ باللہ من غضب اللہ
مگر خدمت علماء اور طلباء کی موجب ثواب ہے کہ اس وقت مین بیت المال نہین شاہجہان
نور اللہ مرقدہ ہر جشن کو ایک من تیرہ سیر سونے مین تولے جاتے تھے اور وہ سونا علماء
اور طلباء کو تقسیم ہوتا تھا اس پر بھی جناب عالیہ آپکے تئین سبیٹا تو بڑا بخیل ہے کو کہین سونے مین
تلنے کے لایق ہے سچے موتیون مین تلا کر پھر بھی سیر دو سیر موتی ترازو مین رکھ دیتے ہین
مگر علماء کو چاہیے کہ بے غرض کہین جیسا کہ انبیا کا قاعدہ ہے اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلَی الَّذِیْ
فَطَرَنِیْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ نہین ہے مزدوری میری مگر اوپر اسکے کہ پیدا کیا اسنے مجھکو آیا
پس کیون نہین عقل کرتے تم ف عقل ایک جوہر ہے انسانین اور آلہ ہے معرفت کا کہ
ہر شے کے نفع و نقصان کو تمیز کر سکتا ہے اور توحید الہی کا استدلال کرنا اسی سے ہوتا ہے
نظم ہر گیاہے کہ از زمین روید۔ وحدہ لاشریک لہ گوید۔ برگ درختان سبز در نظر ہوشیار ہر ورق
دفتریست معرفت کردگار ہر شخص پر ایمان لانا ساتھ دلائل اپنی عقل کے چاہیے اگر بالفرض انبیا
مبعوث نہوتے تو بھی ایمان لانا فرض ہوتا اس مین تقلید درست نہین جیسے حضرت نے ایک
اعرابی سے پوچھا این اللہ اسنے کہا فی السماء آپنے گواہی چاند کی اسکی قبول کری امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے
ایک بڑھیا سے پوچھا کہ خدا کو کیونکر پہچانا اسنے کہا یہ چرخہ مین پھراتی ہون جب پھرتا ہے اتنا بڑا
آسمان کا چرخہ اسکا بھی پھرانا بغیر پھرانیوالے کے ممکن نہین بس وہی خدا ہے اس واسطے مجنون
اور صبی غیر مکلف ہین کہ عقل نہین رکھتے مدعا اصلی پر آوین کہ بدبختی شرک اور کفر سے تین برس کا
اور ایک روایت مین ساتھ برس کا قحط ہوا حضرت ہود علیہ السلام نے فرمایا وَیٰقَوْمِ اسْتَغْفِرُوْا
رَبَّکُمْ ثُمَّ تُوْبُوْا اِلَیْہِ یُرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَیْکُمْ مِّدْرَارًا اور اے قوم میری استغفار کرو رب اپنے سے پھر توبہ کرو طرف
اسکے بھیجیگا آسمان سے مینہ پیہم موصل دھار ف استغفار کے بہت فائدہ ہین جیسا کہ

اوپر گذرا دور ہونا قحط اور وبا کا اور برکت مال اور اولاد مین مفلس اور لا ولد سیکڑون تعویز
اور گنڈے ایسے کہ جو اقسام شرک سے ہوتے ہین کرتے ہین اور پھر کچھ نہین ہوتا مفت
ایمان کو برباد کرتے ہین اور جو علاج اللہ تعالے نے قرآن مین ارشاد فرمایا ہے اسکی طرف
التفات نہین کرتے فرمایا استغفروا ربکم انہ کان غفارا یرسل السماء علیکم مدرارا ویمددکم
باموال وبنین ویجعل لکم جنت ویجعل لکم انہارا ما لکم لا ترجون للہ وقارا وقد خلقکم اطوارا یہ
سبب جہالت کا ہے کون سی مشکل ہے کہ جسکا علاج قرآن مین نہین کسینے پوچھا امام اعظم سے
استسقا مین نماز ہے یا نہین آپنے فرمایا فقط دعا ہی اور استغفار اور انکا تمسک یہی آیت ہے
اور صاحبین اور فقہاء کے نزدیک نماز بھی اور تقلیب ردا بھی ہے بموجب روایت ابن
عباس رضی کی اور امام صاحب فرماتے ہین یہ حدیث اس درجہ کی نہین کہ زیادتی قرآن پر
اسکے سبب سے جایز ہو مگر فتوی جمہور کے قول پر ہے اس مسئلہ سے رد ہوا غیر مقلدین کا
وہ کہتے ہین انکی تقلید آبائی ہے جسکی مذمت قرآن مین ہے حسبنا ما وجدنا علیہ اباونا
اگر تقلید ہماری اس قسم کی ہوتی توکیون امام کے قول کو ترک کرتے جمہور کا اتباع اور
تقلید کیون کرتے بلکہ یہ لوگ کذاب اور مفتری ہین جو مسئلہ امام استنباط کرتے تھے چالیس
شاگرد انکی حلقہ کرکے تحقیق اسکی کرتے تھے جو سب کے نزدیک محقق ہوتا تھا وہ مفتی بہ
ہوتا تھا اگر کوئی کہے کہ پھر کتب مین اسکو درج کیون کیا اور کہا کہ ہذا عند ابی حنیفہ جواب یہ ہے
کہ ہر مجتہد کو اپنے اجتہاد کے خلاف کرنا حرام ہے وہ اپنی تحقیق پر عمل کرے اور انکا اختلاف
مثل اختلاف صحابہ کے ہے کہ وہ اپنے سماع پر یا اجتہاد پر عمل کرتے تھے جیسا کہ حضرت
عمر رضی اللہ عنہ اس حدیث سے ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ علیہ سمجھے مردہ عذاب
کیا جاتا ہے بسبب رونے اہل اسکی کے اسپر حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا نے فرمایا مردہ پر عذاب کیون ہونے لگا اللہ فرماتا ہے من عمل صالحا فلنفسہ ومن
اساء فعلیہا اور فرمایا ولا تزر وازرۃ وزر اخری کروڑون رحمت کری اللہ فقہا پر دونو قول
مین تطبیق یون دیتے ہین فرمانا ام المومنین کا بموجب آیۃ کے ٹھیک ہے کہ مردہ پر عذاب
نہین ہوتا اور بموجب حدیث کے فرمانا حضرت عمر کا بھی ٹھیک ہے اگر مردہ رونے کی
وصیت کرجائے یا راضی ہو اس صورت مین آمر اور مامور کا ایک حکم ہے آیت اور
حدیث دونو مطابق ہوگئین جہانتک ممکن ایسے مقامون مین تطبیق ہی دیا کرتے ہین جب لاچار
ہون تو تقدیم تاخیر دیکھتے ہین پھر ایک کو ترجیح دیتے ہین یا ضعف اور قوۃ کو دیکھتے ہین
امام صاحب کے نزدیک تو قیاس جب ہے کہ حدیث ضعیف بھی نپائی جاوے وہ تسلیم

میرے قیاس سے تو حدیث ضعیف بہتر ہے جنکو یہ احتیاط ہو انکو مخالف حدیث کا
قرار دینا تحکم ہے آیات اور حدیث مین ناسخ منسوخ بھی ہوتی ہین اس کا معلوم کرنا فقہا کا
کام ہے نہ عوام کا مثل یا ایہا الکافرون ناسخ اُسکی فاقتلوہم حیث وجدتموہم ہے ایسا
حدیث رفع یدین اور عدم رفع کی اور غیر مقلدین کا یہ حال ہے کہ بیزان کی بھی سمجھ نہین
بخاری پڑھتے ہین قواعد شرعی اصول فقہ سے واقف نہین کہتے ہین یہ بھی حدیث ہے
اور وہ بھی حدیث ہے جسپر چاہا عمل کیا اب یہ آیت ہے للرجال نصیب مما ترک الوالدان
والاقربون وللنساء نصیب مما ترک الوالدان والاقربون مما قل منہ او کثر نصیبا مفروضا
واسطے مردونکے حصہ ہے اُس مال سے کہ چھوڑین مان باپ اور قرابت والے اور
واسطے عورتونکے حصہ ہے اُس مال سے کہ چھوڑین مان باپ اور قرابت والے تھوڑا ہو
اُس سے یا بہت حصہ فرض کیا گیا **سوال** اب اگر روافض کہین کہ عباس اور علی اور
فاطمہ کا حق قران سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ آیت عام ہے اب حضرات غیر مقلدین سے
پوچھو کہ کیا جواب دوگے اب ابوبکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کو غاصب ماننا پڑا جیسا کہ
مذہب روافض کا ہے پھر دین کا ٹھکانا ہی کہان رہا جواب نحن معشر الانبیاء لا نرث ولا
نورث ما ترکناہ فہو صدقۃ یہ حدیث مخصص ہے اس آیت کی آیت عام مخصوص البعض ہوگئی
اور یہ قاعدہ اصول کا ہے حضرت عامل بالحدیث اصول کو زٹل بتاتے ہین اگر یہ دلیل مخالف کے
پیش کرینگے تو لازم آئیگا ترجیح القول بما لا یرضی قائلہ اب کیا جواب دینگے ایسے ایسے سیکڑون
مسئلونمین بغلین جھانکنے پڑینگے ہان اگر روافض دوسرا اعتراض کرین کہ وراثت نبیونکی
قرآن سے ثابت ہے وورث سلیمن داود اُسکا جواب ہم یون دے سکتے ہین کہ وہ وراثت
علم کی ہے نہ مال کے چنانچہ حدیث ہے العلماء ورثۃ الانبیاء اور یہ ظاہر ہے کہ علماء کو
حصہ علم کا ملا ہے انبیا کی مال کا کسی کو ورثہ نہین ملا اس عقیدہ فاسد سی توبہ کرنی چاہیئے
مگر توبہ کی شرط یہ ہے کہ توبہ کے وقت یہہ خیال نہو کہ کل پھر اس گناہ کو کرکے توبہ پھر
کرلونگا یہ توبہ نہین بلکہ معاذ اللہ لہو لعب ہے ہان اگر مقتضی لبشریت سے پھر ہو جاے
وہ بات اور ہے رابعہ بصری سے منقول ہے کہ صیغہ واتوب الیہ کا نہین کہتے تہین اسواسطے
کہ شاید گناہ پھر ہو جائے تو جھوٹے ہوئے اللہ سے بلکہ یون کہتے تہین اللہم اغفرلی وتب علی
اور یہ لفظ حدیث مین بھی آئے ہین کلام اس مین تھا استغفر وا ربکم جو مضاف کیا اُنکی طرف
اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ جل شانہ کو سب کافر بھی رب جانتے ہین اُسکی ذات کا
کوئی منکر نہین مگر شرک کرکے توحید کو باطل کردیتے ہین جیسے کہ فرمایا ولئن سالتہم من خلق السموات

والارض لیقولن اللہ یا ما نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی ایسے ہی بدعتی گور پرست کہین قبرونکو سجدہ
اور طواف اور نذر لغیر اللہ کرتے ہین اور کہین صلوۃ غوثیہ اور ضرب الاقدام اور کہین پکارتا
یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیاللہ جو اُنسے کہاجاے کہ کیا حرکتین ہین تو کہتے ہین ہم کیا اُنکو خدا
جانتے ہین یہ نہین انصاف کرتے کہ قوم نوح اور قوم ہود وصالح اور کفار مکہ کب اپنے بتون کو
خدا جانتے تھے بلکہ اللہ کی صفات مین شریک کرتے تھے اس واسطے عذاب مین مبتلا ہوئے
یہی عقیدہ بدعتیونکا ہے شعر تو تا کی گور مردا نرا پرستی ۔ بگرد کار مردان کے نگردی ۔
مگر اس امت سے بہ برکت جناب سرور عالم کی عذاب استیصال کا موقوف ہے اس واسطے نہین
آتا اور اسماء الٰہی سے اسم ذاتکو چھوڑکر جو رب کا لفظ اختیار کیا اسمین اشارہ ہے کہ اُس کے
ربوبیت تمہارے اوپر ابتدا سے انتہا تک ہے ایسے کو چھوڑ کر بت پرستی کرتے ہو معبود
چاہیے کہ عابد سے افضل ہو یہ تمہارے ہاتھ کے بنائے ہوئے ہین پھر کمال حماقت ہے
چاہیے کہ معبود حقیقی کی عبادت کرو تاکہ وَيَزِدْكُمْ قُوَّةً إِلَىٰ قُوَّتِكُمْ وَلَا تَتَوَلَّوْا مُجْرِمِينَ
اور زیادہ کرے قوۃ تمہاری کو ساتھ قوۃ تمہاری کے اور نہ روگردانی کرو مشرک ہوکر
ف یعنی ایک قوۃ مال کے اور دوسری اولاد کی یہان تک حضرت ہود نے تین باتیں
ارشاد فرمائین ایک اعبدوا اللہ دوسرے لا اسألکم علیہ اجرا تیسرے استغفروا ربکم اُس کے
جواب مین قوم نے چار جواب دے ایک تو قَالُوا يَا هُودُ مَا جِئْتَنَا بِبَيِّنَةٍ کہا اے ہود نہین
لایا تو ہمارے پاس کوئی معجزہ ف یہ انکار انکا مجادلہ کے طور پر تھا کیونکہ مناظرہ مین
اظہار صواب کا ہوتا ہے اور مجادلہ مین حق سے غرض نہین ہوتی فقط اپنا غالب ہونا منظور
ہوتا ہے اور تیسری قسم مکابرہ کی ہوتی ہے اُس مین اپنی بڑائی منظور ہوتی ہے اور
اور معجزہ ریت ہونا پہاڑ کا اور برف اور ہوا سے نجات پانی یہ دیکھ ہی چکے تھے انکو ان سے اپنا
اپنا غالب ہونا منظور تھا جیسے ہمارے حضرت کی نعت توریت مین باوجود ہونیکے
یہود چھپاتے تھے یعرفونہ کما یعرفون ابناءہم یعنی پہچانتے ہین یہود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو
جیساکہ پہچانتے ہین اپنے بیٹونکو کیا لطافت قرآن کی ہے یہ مقام تھا کہ نبی کو تشبیہ ساتھ
باپ کے دیجاتی مگر اباءہم کی جگہہ ابناءہم فرمایا اس مین ایک باریک نکتہ ہے کہ باپ کا
علم تقلیدی ہوتا ہے بتانے سے معلوم ہوتا ہے اگر کسی کا باپ مرجاتا ہے تو چچا کو باپ
کہواتے ہین تو اُسیکو باپ جانتا ہے بخلاف علم بیٹے کے کہ ابتدا حمل سے انتہا تک تحقیقی ہوتا ہے
اس واسطے فرمایا کہ پیغمبر کا علم انکو باوجود یقینی ہونے کے پھر انکار ہے اور دوسرا جواب یہ دیا
وَمَا نَحْنُ بِتَارِكِي آلِهَتِنَا عَن قَوْلِكَ اور ہم نہین چھوڑنیوالے معبودون اپنے کو تیرے کہنے سے

ف اور جگہہ انکی قول کو نقل کیا ہے اجئتنا لنعبد اللہ وحدہ ونذر ما کان یعبد اباؤنا ایا لایا تو
ہمارے پاس کہ عبادت کرین ہم اللہ اکیلے کی اور چھوڑین اسکو کہ تھے پوجتے باپ دادے ہمارے
اور تیسرے یہ جواب دیا وَمَا نَحْنُ لَكَ بِمُؤْمِنِينَ ۝ اور ہم نہین ہین تجھہ پر ایمان لانے
والے ف یعنی ہمکو تجسے ضد ہے اور نسبت سفاہت اور کذب کے بھی کے جیسا کہ فرمایا
انا لنریک فی سفاہۃ وانا لنظنک من الکاذبین چوتھا جواب یہ دیا اِنْ نَّقُوْلُ اِلَّا اعْتَرٰىكَ
بَعْضُ اٰلِهَتِنَا بِسُوْٓءٍ نہین کہتے ہم مگر چمٹتے ہین بعضی معبود ہمارے تجکو ساتھہ برائی کے
ف یعنی تو نے جو انکی مذمت کری ہے وہ چمٹ گئے ہین اور عقل زایل کردی ہے
فرمایا حضرت ہود نے قَالَ اِنِّیْٓ اُشْهِدُ اللّٰهَ وَاشْهَدُوْٓا اَنِّیْ بَرِیْٓءٌ مِّمَّا تُشْرِكُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ
فَكِیْدُوْنِیْ جَمِیْعًا ثُمَّ لَا تُنْظِرُوْنِ کہا تحقیق مین گواہ کرتا ہون اللہ کو اور تم بھی گواہ ہو تحقیق مین بیزار
ہون اس چیز سے کہ شریک کرتے ہو تم ساتھہ اللہ کے غیر اسکی کو پس مکر کرو میرے ساتھہ
سب مل کر پھر مہلت ندو مجکو ف یعنی مین اختیار دیتا ہون تمکو کہ مین اکیلا ہون اور تم سب
اب میری ہلاکت اور ضرر پہچانے مین کوی دقیقہ باقی نچھوڑو جنکے ایمان کامل ہوتے ہین و نافع
اور ضار اللہ ہی کو جانتے ہین اور جنکے عقیدہ فاسد ہین وہ صدہا چیزون کو نافع اور ضار جانتے ہین
کسی دیوار مین طاق بنا ہوا اسی کو پوجتے ہین اور پھول چڑہاتے ہین اور سلام کرتے ہین اور
وہان سے نکلتے ہین تو بڑا خوف کرتے ہین اگر کوئی پوچھے یہ کیا واہی باتین ہین تو کہتے ہین
یہہ سید کا تھان ہے فلانے کی بگھی اور فلانے کی چارپای الٹ دی تھی بیوقوفونکی تعریف مین
بھی مذمت نکلتی ہے سید یا تو آدمی تھے اب گھوڑا ٹٹو ہو گئے کہ انکا تھان مقرر ہوا یہ صریح
قرآن کے خلاف ہے واللہ احق ان تخشاہ اللہ لایق ہے اسکے کہ خوف کرے تو اس سے
اور ہر قبر اور تھان پر عرض حاجات اور طلب مرادات کرتے ہین حضرت فرماتے ہین واذا
سألت فسال اللہ واذا استعنت فاستعن باللہ جب مانگے تو اللہ سے مانگ اور جب
مدد چاہے تو پس مدد چاہ اللہ سے جس سے آدمی کوئی چیز مانگتا ہے تین صفتین اسمین
ہونی چاہئین ایک تو وہ سنتا ہو دوسرے جو چیز مانگتے ہو وہ اسکی بھی ہو کہ اسکے دینے پر
قادر ہو تیسرے وہ بخیل بھی نہو یہ صفتین سوا اللہ کے کسی بزرگ اور کسی ولی مین نہین
پائی جاتین شعر عزیزیکہ از درگہش سرتبافت - بہر درکہ شد ہیچ عزت نیافت
اور یہ تخییر دنیا حضرت ہود کا باوجود اکیلے ہونے کے یہ بھی معجزہ ہے پھر فرمایا اِنِّیْ تَوَكَّلْتُ
عَلَى اللّٰهِ رَبِّیْ وَرَبِّكُمْ تحقیق مینے بہروسا کیا اللہ پر کہ رب میرا ہے اور رب تمہارا ف
توکل کی فضیلت مین بہت احادیث وارد ہین جیسا کہ فرمایا حضرت نے یدخل الجنۃ من امتی

مسبعون الفا بغیر حساب ہم الذین لایسترقون ولایتطیرون وعلی ربہم یتوکلون داخل ہونگے
جنت مین امت میری سے ستر ہزار بے حساب اور وہ وہین کہ نہ دم کرتے ہین نہ دوا اور نہ فال
لیتے ہین اور وہ اپنے رب پر بھروسہ کرتے ہین ف مگر یہہ کاملین کا کام ہے عوام الناس
کا نہین جیسے مولانا رفیع الدین بیمار ہوئے اکثر حکما نے عرض کری کہ دوا سنت ہے آپ
کیجے فرمایا ہان یہ تو مین بھی جانتا ہون مگر یہ کہو کہ دوا کی تاثیر مین حکما کا کیا مذہب ہے
اونہون نے اختلاف اشراقیین اور مشائین کا بیان کیا کہ ایک لوگ کہتے ہین دوا مین اول سے
ہی تاثیر اللہ نے دی ہے دوسرے کہتے ہین جب خدا کے پاس حکم ہوتا ہے کہ مریض کو فائدہ
کرون یا نہ کرون اس وقت تاثیر بموجب حکم کے کرتی ہے اور یہی مذہب قوی معلوم ہوتا ہے
اس دلیل سے کہ وہی بنفشہ اور گاؤزبان ایک وقت مفید ہوتی ہے اور بعض وقت اُسے
مرض کو مفید نہوتی ہے آپنے فرمایا یہ دوا میرے واسطے جو تجویز کرتے ہو اس کو تاثیر کا حکم ہوا
یا نہین عرض کیا یہ تو معلوم نہین فرمایا کہ ایک موہوم چیز کیواسطے مین توکل اپنا کیون توڑ دون
اگر خدا نے صحت مقدر کری ہے تو ہوگی اور قضا ٹلتی نہین اور فال کی ایک قسم تو جایز ہے
جیسے کوئی کسی کام کو چلا اور آواز نیک آئی مثلاً فتح محمد اس لفظ سے اُس کام کی فتح سمجھی گئی
اور جو کسی نے کہا فلانا برتن ٹوٹ گیا اس لفظ سے اُس کام مین خلل سمجھا گیا اور اس کو فال
گوش بھی کہتے ہین اور شگون چھینک اور دہنا بایان جانور بولنا اور ٹونکہ تمام شرک ہے
کہ الطیرۃ شرک حدیث مین آیا ہے اور فرمایا حضرت نے لو انکم تتوکلون علی اللہ حق توکلہ
لرزقکم اللہ کما یرزق الطیر تغدو اخماصا وتروح بطانا اگر تم بھروسہ کرو اللہ پر حق بھروسہ کا
البتہ رزق دیتے تمکو اللہ جیسا کہ رزق دیتا ہے پرندونکو کہ صبح کرتے ہین بھوکے اور شام
کرتے ہین پیٹ بھرے ابوہریرہ رض سے روایت ہے ایک صحابی اپنی بیوی کے پاس گھر مین آئے
کچھ کھانا موجود نہ تھا باہر چلے آئے اور اللہ کی عبادت مین مشغول ہوئے بیوی نے جانا
کچھ اناج وغیرہ لینے گئے ہین اُسنے اُٹھکر چکی جھاڑی اور کہا اللہم ارزقنا چکی خود بخود چلنے
لگی اور تنور کو روشن کیا پس دیکھا کہ چکی آٹے سے پر ہے اور کٹھڑا بھی آٹے سے لبالب ہے
اور تنور روٹیون سے بھرا ہوا ہے پھر وہ صحابی آئے پوچھا من این ہذا کہا عورت نے ہذا
من ربنا اور چکی بھی چل رہی تھی اُسنے اُسکو روکدیا پھر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کری
فرمایا آپنے اما انہ لو لم یرفعہا لم تزل تدور الی یوم القیمۃ اگاہ ہو تحقیق شان یہ ہے اگر نہ اوٹھاتا چکی کو
پھرتی رہتی قیامت تک توکل صحابہ کا دیکھو کہ عبد اللہ ذو البجادین نے اپنے چچا سے کہا
دولت محمدیہ مشرق سے مغرب تک پھیلے اور ہم محروم ہین اور مین تیری راہ دیکھتا ہون

ذکر مولانا رفیع الدین

ذکر صحابی کے توکل کا

کہ تو نیا ہی سبقت کرے تو اسلام لانا نہین مین جانتا ہون اُسکے چچا نے کہا اگر تو اسلام لایا
تو تیرے بنے باپ کے مال مین سے ایک حبہ نہین دونگا عبد اللہ نے جواب دیا جبکہ مین کفر سے
بیزار ہون مال کفر کا بھی مجکو نہین چاہئے پھر ماں کے پاس گیا اور کہا اسلام لا میرے ساتھ
نہین تو پھر کبھو تو جیا نیوکہ عبد اللہ مرگیا ماں نے بہت روکر سمجھایا آخر نمانا اور کہا کہ ایک
عرض ہے کوئی کپڑا اچھا پرانا مجکو دے مین چاہتا ہون یہ کپڑے بھی چچا کو دے جاؤن
پھان نے دو ٹکڑے کمبل کے دے ایک باندھا اور ایک اوڑھا اُسی دن سے اُنکا نام
ذو البجادتین ہو گیا یعنی دو کمبل کے ٹکڑون والا حضرت کی مسجد مین آنکر بیٹھ گئے حضرت حجرے
باہر تشریف لائے اور پوچھا عبد اللہ نے سارا حال بیان کیا حضرت نے کلمہ تعلیم کیا اور صحابہ
کو قرآن سکھانے کی تاکید کری عبد اللہ قرآن پکار پکار کر اپنے شوق مین پڑھا کرتے تھے
اُسی ہنگام مین غزوہ تبوک پیش آیا دس آدمیون مین ایک اونٹ تھا نوبت بہ نوبت سوار
ہوتے تھے وہ بھی وقت بھوک کی ذبح ہو گئے حضرت عمر نے عرض کری یا رسول اللہ
یہ با و قرآن با واز پڑھتا ہے بڑا ہمکو عاجز کیا ہے اگر ہم متوجہ قرآن کے نہون تو گنہگار
ہوتے ہین اور جو متوجہ ہوتے ہین تو کارجنگ مین فتور آتا ہے حضرت نے فرمایا دع یا عمر یہ
ہمارا مہمان ہے اُسی زمانہ مین عبد اللہ کا انتقال ہوا شب کو دفن کئے گئے ساتھ اس کیفیت کے
کہ بلال کے ہاتھ مین روشنی اور قبر مین ایک جانب پیغمبر اور ایک جانب ابو بکر صدیق نے
اُتر کر دفن کیا عبد اللہ بن مسعود نے کہ فقہاے صحابہ سے ہین رشک کیا اور کہا کاشکے یہ
میت مین ہوتا اور یہ امر اب بھی میسر ہو سکتا ہے جسکی دلمین شوق ہو مگر ایسا ہے جیسے حکیم
نسخہ مین مروارید کی جگہ صدف تجویز کر دیتا ہے کیونکہ مقدور مروارید کا ہی نہین اب
کیا کیجیے تو ہر چیز کے واسطے بدل ہے موتی اور سیپ کی تاثیر قریب قریب ہے وہ
یہ ہے کہ مدینہ منورہ مین جاکر دفن ہوا اور یہ آنکھ سے دیکھا ہے کہ وہانکے رہنے والونکی
عادت ہے کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے اول حضرت کے روضہ پر لیجاتے ہین کہ یا رسول اللہ
یہ نیا غلام حاضر ہوا ہے سلام کرنیکو ایسے ہی جب جنازہ تیار ہوتا ہے حضرت کے روضہ
لیجاتے ہین کہ یا رسول اللہ یہ غلام گنہگار حاضر ہے آپ شفیع المذنبین ہین اب حساب
کتاب اس سے ہونیوالا ہے پھر دعا کرتے ہین اللہم ہذا عبدک وہذا نبیک فاعتقہ من النار
یا اللہ یہ بندہ تیرا ہے اور یہ رسول تیرا ہے اس غلام کو اس بادشاہ کی قبر پر سے نثار
کرتے ہین تو بھی اس کو آگ دوزخ سے ازاد کر اُس وقت دلمین ہزار ہزار حسرتین آتی ہین
کاشکے یہ میت ہماری ہوتی القصہ پھر صدیق اکبر اور پھر عمر بن الخطاب کے روبرو لیجا کر دعا

کرتے ہین اور پھر حضرت کے مصلے پر نماز پڑھا کر بقیع مین دفن کرتے ہین وہان ہمسایہ عثمان
رضی اللہ عنہ یا ازواج مطہرات یا امام حسن کا یا اور شہداء اور صحابہ کا نصیب ہوتا ہے
شعر ایذائین جدائیکی دل زار ہی سب سہتا۔ طوفان سرشک آنکھونسے ہر لحظہ ہے بہتا۔
ہر پیر و جوانسے ہون شب و روز یہ کہتا۔ مین ملک عجم مین نہین رہتا نہین رہتا
دلکو میرے تسخیر کیا ایک عربی نے۔ مکی مدنی ہاشمی و مطلبی نے۔ مدعا اصلی پر آ دین بیان
یہ تھا کہ حضرت ہود نے فرمایا کہ مینے اللہ پر بھروسہ کیا ہے بے حکم اُسکے تم مجکو ضرر نہین
پہنچا سکتے کیونکہ مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا اِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
نہین ہے کوئی چلنے والا زمین پر مگر کہ اللہ پکڑے ہوئے ہی اُسکے بال پیشانیکے تحقیق رب میرا
اوپر عدل کے ہے ف لفظ انسان اور حیوان چھوڑکر دابہ فرمایا سبب یہ ہے کہ انسان زید
عمر وغیرہ اور حیوان انسان اور فرس وغیرہ کو بھی شامل ہے اس واسطے لفظ اعم جوان سے ہے
یعنی مایدب علی الارض اختیار کیا کہ کل چلنے والی زمین پر اُسکے قبضہ مین ہین اور پیشانیکا
پکڑنا کمال تذلل پر دلالت کرتا ہے حدیث مین آیا ہے جب جانور خریدے یا نکاح کرکے بیوی
کو لائے یا غلام خریدے تو پیشانی کے بال پکڑکر لائے ہمیشہ اسکی منقاد رہیگی اور آدمیکے
ارادہ پر اللہ کا ارادہ غالب ہے جو بات کہ اللہ کو کرنی منظور ہوتی ہے اسکا ویسا ہی سامان
ہوجاتا ہے نقل ہے کہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رض نے جب حضرت کی عجایب غرایب باتین
دیکھین سنین چاہا کہ انسے نکاح کرون ابو طالب پاس خفیہ پیغام بھیجا کہ میرے چچا ورقہ بن
نوفل کے پاس پیغام نکاح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھیجو ابو طالب حسب اشارہ کے ورقہ کے
پاس گئے وہ نہایت خوشی مین بیٹھا تھا انکو دیکھکر کہا آؤ رئیس مکہ کے کچھ کام ہمارے
لایق ہو تو کہو ابو طالب نے دلمین کہا مجکو تمہید کلام کی بھی نکرنی پڑی کیا اللہ کی قدرت ہے
کہ آپ ہی درخواست کری اب یہ کام ہونیوالا معلوم ہوتا ہے بے ساختہ بولے کہ مین
اس واسطے آیا ہون کہ خدیجہ کو محمد کے نکاح مین دو ورقہ نے کہا بہت اچھی بات ہے مینے
نکاح مین دیا اور مبارک ہو تمکو یہہ خوش ہوکر چلے آے حضرت خدیجہ نے سنا جلد کھجورین
منگا تقسیم کردین اور اعلان دائرہ کا کیا اتنے مین ورقہ آیا اور کہا اے خدیجہ یہ کیا بات ہے
ام المومنین نے کہا مینے تو کچھ نہین کیا اور میرا اختیار ہی کیا تھا آپ کی مرضی کے تابع ہون
ورقہ نے کہا کہ وہ تو یتیم ابی طالب ہے اگرچہ قوم مین شریف ہے مگر مفلس ہے لیکن افعال
اور اوصاف اُسکے بہت اچھے ہین حضرت خدیجہ نے کہا پھر مین کیا کرون یہ تو آپ کے سوچنے
کی بات تھی بیٹیون کو تو مرضی اگر جنگل مین بیٹھا دین تو وہین بیٹھنا پڑیگا ورقہ کو نہایت

ذکر پیغام بھیجنے حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا

ذکر حضرت ورقہ کا اعلان

تامل ہوا کہ مین اس وقت نسو چا یہ کسی نے نے میرے منہ سے قبول کروا دیا حضرت خدیجہ نے کہا خیر
پھر کیا مضایقہ ہے مینے دیکھا ہے اُسکے اوپر ابر کو سایہ کرتے اور سنا ہے کہ حجر او شجر اس کو سلام
علیک کرتے ہین شعر لاڈلی کو دھوپ بھی لگنے نہ دینی * اُسپہ بادل کی رہی سورج لکھی۔
تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی * ارنی بگوید انکس بگفت کہ لن ترانی * اور اللہ عادل ہے
ظالم نہین اگرچہ ہمارے فہم مین اُسکے کام نہین آتے مگر تعمق سے بعض امور مین اگر غور کرین
تو سراسر حکمت ہوتی ہے مثلاً کسی کے بچہ نہین جیتے تو وہ سمجھتا ہے کہ عدل نہوا کہ فلان شخص
کو اتنے بچہ ہین پھر اگر اسکے بھی بچہ پانچ چھہ جی جاتے ہین جب اُسکو قدر معلوم ہوتی ہے کسیکے
ختنہ اور کسیکی شادی اور کسیکی بیمار داری طرح طرح کے اخراجات آنکر پڑتے ہین پھر قرض کرنا
پڑتا ہے اُسوقت کہتا ہے یہ کیون ہوئے تھے اور رزق تو اللہ سبکو دیتا ہے مگر آنبہ یا خربزہ
گھر مین لاتا ہے تو سب لے لے کر الگ ہو جاتے ہین اور یہ رہجاتا ہے اُسوقت کہتا ہے لو
صاحب ہمارے حصہ مین تو ایک ہی آنبہ یا ایک پھانک آئی مقدور اتنا ہوتا نہین کہ ہر شے
بکثرت میسر ہو پھر گھبرا جاتا ہے بس جانے کہ فعل الحکیم لایخلو عن الحکمۃ مدعا صلی پر آوین کہ حضرت
ہود نے فرمایا جو حق سمجھانیکا تھا مین سمجھا چکا تم نے نمانا فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ مَّاۤ اُرْسِلْتُ
بِهٖۤ اِلَیْكُمْ وَ یَسْتَخْلِفُ رَبِّیْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ وَ لَا تَضُرُّوْنَهٗ شَیْــٴًـا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى كُلِّ
شَیْءٍ حَفِیْظٌ پس اگر روگردانی کروگے تم پس تحقیق پہنچا چکا ہین تمکو وہ جبکی ساتھ بھیجا گیا تھا مین
طرف تمہارے اور پیچھے بھیجیگا رب میرا ایک قوم کو کہ سوا تمہارے ہے اور نہ ضرر پہنچا وگے
تم اللہ کو تحقیق رب میرا ہر شے پر نگہبان ہے ف یعنی مین تو اپنا کام کر چکا تم ایمان نہ لائے
اب اور قوم اللہ پیدا کریگا کہ ایمان لاوین اور تمکو ہلاک کریگا تم ضرر نہ پہنچا سکوگے کسیکا اور وہ نگہبان
ہی مومنونکو اُس عذاب سے بچالیگا پھر قحط سات برس کا ہوا قوم نے قصد کیا بیت اللہ مین
جاکر قربانی کرین اور دعا کرکے ابر و ہان سے لاوین مگر ہود علیہ السلام سے درخواست نکرین
شعر محالست سعدی کہ راہ صفا * توان رفت جز در پے مصطفےٰ * غرض یہ قوم گئی اور
دعا کری دو ابر نمود ہوئی ایک سفید دوسرا سیاہ انکو اختیار دیا گیا انہون نے سیاہ لیا کہ پانی
اس مین بہت ہوگا پھر دعا کری کہ ہمارے ساتھ یہ ابر چلا یہ تو دم بھر مین پہنچ جائیگا پھر ہماری
فضیلت ثابت نہوگی اللہ نے دعا قبول کری بڑا مقام خوف کا ہے باوجود مخالفت خدا اور
رسول کے دعا پر دعا قبول ہوتی ہے یہ استدراج ہے سنستدرجہم من حیث لایعلمون کفار کو دنیا کی
خوبی دیکھکر مومن رشک نکرین کیونکہ اللہ رب العالمین سے ہے انکو یہان دیا اور مومنون کے
واسطے آخرت مین صدہا حصہ اس سے انشا اللہ بہتر ہین غرض یہ کہ انہون نے دو آدمی

پہلے روانہ کئے کہ حوض اور تالاب صاف کریں کہ ہم خانہ کعبہ سے ابر لاتے ہیں اور دیکھو
کہو تمہاری پروا نہین ہے جب وہ ابر لیکر آئے ساری قوم خوش ہوئی جسکا ذکر
ہین سے ہے فلما راوہ عارضا مستقبل اودیتہم قالوا ہذا عارض ممطرنا بل ہو ما استعجلتم بہ ریح فیہا
عذاب الیم تدمر کل شئ بامر ربہا فاصبحوا لایری الامساکنہم کذلک نجزی القوم المجرمین پس جبکہ
دیکھا انہون نے ابر کو متوجہ طرف جنگلون اپنی کے بولے یہ ابر مینہ دیگا ہمکو بلکہ وہ وہ چیز ہے
جسکی جلدی کرتے تھے فاتنا بما تعدنا ان کنت من الصادقین ایک ہوا تھی کہ اسمین عذاب
دکھ کا اوکھاڑتا ہے ہر شئے کو ساتھ حکم رب اپنے کے پس صبح کری انہون نے اس حالمین
کہ نہ دکھائی دے مگر گھر اونکے ایسا ہی بدلہ دیتے ہین ہم کافرونکو حضرت ہود نے فرمایا اے
قوم یہ مینہ نہین ہے عذاب ہے پھر سانپ بچھو ابر مین سے نکل پڑے اور ہوا چوتھے طبقہ
زمین کی مین سے نکلی برابر سوراخ نتھنے بیل کے اس زور شور سے کہ فرشتونکی روکے سے
بھی نہین رکتے تھے جسکو فرمایا فارسلنا علیہم ریحا صرصرا فی ایام نحسات لنذیقہم عذاب الخزی
فی الحیوۃ الدنیا ولعذاب الآخرۃ اخزی وہم لاینصرون پس بھیجا ہمنے اونپر ہوا سخت کو آواز
والی بیچ دنون نحس کے تاکہ چکھا دین اونکو عذاب رسوائی کا زندگانی دنیا مین اور البتہ عذاب
آخرت کا زیادہ رسوائیکا ہے اور وہ نہ مدد کئے جاینگے ف اس قوم نے اپنے تئین بڑے
بڑے درختون اور محکم ستونین باندہا اور دس دس پانچ پانچ اکھٹے ہوگئے اور کہا ہوا کی کیا
حقیقت ہے ہوا نے انکو زمین سے اوکھاڑا اور آسمان تک لیجا کر نیچے مارا سات رات
اور آٹھ دن تک یہی نوبت رہی اور جان نکلنے کا حکم تہوا جیسا کہ فرمایا واما عاد فاہلکوا
بریح صرصر عاتیۃ سخرہا علیہم سبع لیال وثمانیۃ ایام حسوما فتری القوم فیہا صرعی کانہم اعجاز
نخل خاویۃ اپر عاد پس ہلاک کئے گئے ساتھ ہوا تند کے مسلط کیا تھا اونپر سات رات
اور آٹھ دن تک پے در پے پس دیکھے تو اس قوم کو پچھڑے ہوئے گویا کہ درخت کھجور کے جڑ سے
اوکھڑے ہوئے ف ابتدا اس عذاب کی دن بدہ کا صبح ہوتے شوال کے آخر کے
آٹھ دن تھے اور دنونمین نحوست نہین بلکہ باعتبار انکے تھے چنانچہ ایکدن کسیکے ہان لڑکا
پیدا ہوا اور اسی دن دوسریکا لڑکا مرجاوے یا ایک دن مین کسیکو مال وراثت ہاتھ لگے
یا اچھی عمل ہون اور دوسرے کے ہان چوری ہوجاوے یا عمل بد اس سے ہون تو اول کے
اعتبار مبارک اور ثانی کے اعتبار نحس ہوتے ہین اور تشبیہ کھجور کے بسبب درازی قد
انکی کے دی اور قرآن مین جہان لفظ ریح کا ہے عذاب مراد ہوتا ہے اور ریاح سے خوشی
بارش کی مدعا اصلی پراوین بیان یہ تھا الصمد ہر شئے پر قادر ہے اس مین سے ہوا اسکی

مخالف تھی سو کہ انپر مسلط کیا فرمایا وَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا هُوْدًا وَّالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَنَجَّيْنٰهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ اور جبکہ آیا امر ہمارا نجات دی ہمنے ہود کو اور انکو جو ایمان لائے تھے اوسکے ساتھہ رحمت اپنی کے اور نجات دی ہمنے انکو عذاب سخت سے ف اول نجینا سے نجات دنیا اور دوسری سے نجات آخرت کی مراد ہے بخلاف قوم کے کہ یہان عذاب آتھہ دن کا تھا اور آخرتکا غیر منفک دایم ہوگا اب آگے کفار مکہ کو تنبیہ کرتی فرمایا وَتِلْكَ عَادٌ اور یہ عاد ہین ف تلک اسم اشارہ کا ہے اور قوم کا نشان بھی نہین مشار الیہ کیونکر ہوسکیگا غایۃ الامر یہ کہ تلک بعید کے واسطے آتا ہے یہان نہ قریب نہ بعید جواب یہ ہے کہ مشار الیہ قصہ ہے جو مذکور ہوا یا مساکن انکی کہ قایم مقام قوم عاد کے ہین کہ انکی بستیین اولٹی ہوی شام کے راستہ مین نظر آتی ہین اور یہ قاعدہ ہے جب کسی سے علامت پیچھے باقی رہی خواہ نیک یا بد وہ قایم مقام اوسکے ہوتی ہے شعر نہ مرد آنکہ ماند پس از وی بجای - پل و مسجد و چاہ و مہمان سرائی - وگر رفت آثار خیرش نماند - نباید پس از مرگش الحمد خواند - اب اللہ جل شانہ نے اپنی براءۃ کری کہ ہم ظالم نہین ہین انکو جو ہلاک کیا بسبب اسکی کہ جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ انکار کیا تھا اونہون نے آیات رب اپنی کا اور نافرمانی کری تھی رسولونکی اور پیروی کری تھی حکم ہر سردار معاند حق کے ف جمع کا صیغہ اس واسطے فرمایا کہ اصل توحید مین رسول برابر ہین گو فروعات مین مختلف انکار ایک کا مستلزم سب رسولونکی انکار کو ہی اور اللہ نے انکے عذاب کی تین سبب بیان فرمائے ہمارا حصہ ان قصون سے کیا ہے ہمکو غور کرنا چاہئے اگرچہ انکار آیات اور رسولونکا ہمکو ظاہرا نہین ہے مگر حال ہمارا دلالت انکار پر کرتا ہے جب شادی یا غمی پیش آتی ہے اوامر کو چھوڑتے ہیں اور نواہی کے مرتکب ہوتے ہین اور فساق فجار کا اتباع کرتے ہین مثلا بیاہ کا لین دین باجہ مین شریک ہونا رسمین بیہودہ کرنی غیر اللہ کی منتین مانتی نماز روزہ حج زکاۃ کا تارک ہونا دنیا کے کامونکو آخرت پر ترجیح دینی مگر فرق اتنا ہی کہ امم ماضیہ کے یہ انکار عقاید مین تھا ہمارے افعال مین اس سبب سے اس عذاب سے بچے ہوے ہین مگر قیامت مین اگر توبہ نکرین تو سزا اسکی ملی گی چاہئے کہ ایسے امور سے باز آئین آیا ہے حب الدنیا راس کل خطیئۃ ایسا نہو کہ مستحق لعنت کے ہووین جیسکہ وہ قوم ہوئین وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور پیچھے لگائی گئی بیچ اس دنیا کے لعنت یعنے لوگونکی طرف سے ہمیشہ تک اور دن آخرت کے لعنت یعنی روبرو اولین اور آخرین کے ف لعنت کے معنی ہین دوری اللہ کی رحمت سے اور یہ کافرونکو ہوتی ہے اللہ

یہ کلمہ نہایت سخت ہے اکثر لوگونکی عادت ہے ہر شیء پر لعنت کیا کرتے ہین آیا ہے کہ لعنت
زمین آسمان سب مین پھرتی ہے جب محل نہین پاتی تو کرنیوالے پر اولٹ کر آتی ہی چاہئے
کیسیکو نکرے یہان ایک سوال ہے کہ بعض بعض افعال پر حدیث مین لعنت وارد ہوی ہے
اُسکے کیا معنی ہونگے جیسے لعن اللہ علی المحلل والمحلل لہ یعنی لعنت اللہ کی ہے اوپر حلالہ کرنیوالے
اور حلالہ کروانے والے پر حلالہ کی حاجت بعد طلاق مغلظہ کے ہوتی ہے اور طلاق ابغض
المباحات سے ہے یعنی غصہ ہوکر اللہ نے مباح کیا ہے اس ضرورت کے واسطے کہ کسیکو بیوی
بڑی ملی تو زیست تک اُسکے گلے کا ہار رہو می اس واسطے کہا کہ جاؤ کہین طلاق دو کہ روز
مرہ کی تکلیف رفع ہو اب طلاق ایک سنی ہے کہ ایک طلاق طہر مین دی جاوے اور دوسری
دوسرے طہر مین اور تیسری تیسرے طہر مین اسمین حکمت یہ ہے کہ شاید غصہ مین دی ہے
تو عدۃ کے اندر رجوع کرے اور تنبیہ دونو کو ہو جائے اور پھر بھی موافقت نہو تو دوسری دے
اُسکے بعد شاید تنبیہ ہو اپنی اپنی حرکتوںسے باز آئین موافقت پیدا کرین اور بچونکے ویران
ہونیکا اندیشہ کرین پھر بھی نزاع رہی تو اب تیسری طلاق کے بعد کسیکو افسوس نرہیگا اور
طہر کی شرط اس واسطے ہے کہ حیض مین نفرت ہوتی ہے شاید نفرت کے سبب سے
طلاق دی ہو اور تین طلاق دفعتہً دینی یہ بدعی ہین اب اسکا علاج بھی یہی ہے کہ اسکی
محبوبہ اور کے پاس سلامی جاوے اور وہ اوس سے حظ اوٹھاوے جب پہلے کیواسطے حلال ہو
اب یہان ایک شبہ ہے کہ اس فعل پر تو لعنت آئی ہے پھر کیونکر درست ہو جواب لعنت کا
سبب یہ ہے کہ طلاق اور حلالہ کو لوگ روزمرہ نہ ٹھیرالین اور یہ نیت حلالہ مین وقت
نکاح کے کرین کہ ہم اس عورت کو بعد اسکے چھوڑ دینگے یہ متعہ ہو گیا اور یہ حرام ہے اتفاقاً
اگر کسینے اس عورت سے نکاح کیا اور وہ مر گیا یا طلاق دی تو زوج اول کے واسطے درست
ہو جاوے گی ایک حکایت ہے کہ تغلق بادشاہ نے اپنی بیوی کو طلاق مغلظہ دی اور فتوی
طلب کیا قاضی نے کہا بے حلالہ درست نہین بادشاہ نے کہا کوی شہر ملک کا آدمی لاؤ جسپر
ہتک نہو قاضی کے دوست ایک درویش ملتان مین تھے بلوایا اور سارا ماجرا کہا اور نہ
یہ حدیث پیش کری مفتی نے فتوی دیا کہ بادشاہ جابر ہے وہ کہتا ہے اس عورت کو
میری واسطے حلت کا فتوی دو ورنہ مین سبکو مروا ڈالونگا اتنے آدمیون کی جان بخشی ہوتی ہے
درویش نے کہا یہ قضا اور فتوی امثال تمہارے کو کافی ہے ہمارا عمل رخصت پر نہین آخر
لوگون نے مشورہ کیا کہ نکاح تو کرا دو اگر طلاق نہ دینگے تو بادشاہ مروا ڈالیگا پھر درست
ہو جاویگی آخر نکاح ہو گیا اُس بیوی تیرہ بخت نے درویش سے کہا کہ خدا کے واسطے طلاق

ذکر حلالہ

ذکر طلاق

ذکر حکایت تغلق بادشاہ

ندیتا ظالم کے پھندے لیسے مجکو اللہ نے چھڑایا وہانکے رہنے کو مناسب نجانا ملتان کو روانہ
ہوئی بادشاہ کو خبر ہوئی تعاقب کیا کئی منزل پر قریب اُنکے لشکر جا پہنچا انہون نے جانا
کہ اب پکڑے گئے دو رکعت نماز کی پڑہ کر دعا کری بادشاہ پر بجلی گرے مرگیا لشکر واپس آیا
اسی شب مین حضرت سلطان نظام الدین تہجد سے فارغ ہوکر چہل قدمی کر رہے تھے
اور بار بار یہ فرماتے تہے شعر اے روبہک چرا نہ نشستی بجائی خویش ۔ با شیر پنجہ کردی
و دیدی سزای خویش ۔ مریدونکو تعجب ہوا جب فجر کو تغلق کا حال سنا تو معلوم ہوا اور
جیسے یہ حدیث لعن اللہ من سب اباہ وامہ صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کون ایسا ہے
جو ماں باپ کو بُرا کہے صحابہ کو تعجب ہوا اور اب اس وقت مین ظاہر دیکھنے مین آتا ہے اور
اللہ یون فرماتا ہے فلا تقل لہما اف ولا تنہرہما وقل لہما قولا کریما واخفض لہما جناح الذل من
الرحمۃ وقل رب ارحمہما کما ربیانی صغیرا اور نہ کہو اف اور نہ جھڑکو اونکو اور کہو انکو بات نرم
اور لیپت کر واسطے اُنکے بازو عاجزیکی شفقت سے اور کہہ اے رب رحم کر انپر جیساکہ رحم
کیا انہون نے مجہپر چھپٹپنمین پھر حضرت نے توجیہ حدیث کی بیان فرمای کہ اگر کوئی کسیکو
ماں باپ کو بُرا کہیگا وہ اسکے جواب مین اُسکے ماں باپکو بُرا کہیگا تو گویا اُسینے کہا کہ یہ بیٹا
اور جیسے یہ حدیث ملعون من عمل قوم لوط یہ شامل ہے اغلام مرغ بازی آتش بازی
کبوتر بازی کو اب کسقدر ان گناہونکی کثرت ہے اور جیسے یہ حدیث لعن اللہ علی اکل
الربوا و موکلہ و شاہدیہ و کاتبہ یہہ فعل ایسا بُرا ہے کہ اتنے آدمی گرفتار لعنت ہوتے ہین
برے کام کا جو مددگار یا سبب پڑتا ہے وہ بھی اسمین شریک ہوتا ہے جیسے تعزیہ
دارونکو فرش وغیرہ مانگے دینا اسیطرح نیک کام مین شراکت ہوتی ہے جیسے کسیکو آگ
دینی تاکہ وہ کھانا پکاکر کھائے گویا کہ اُسنے اُسکو کھلایا پیغمبر فرماتے ہین ربوا کے ستر جز
ہین ہلکا اُسکا یہ ہے زنا کرنا آدمی کا ماں سے اور اللہ فرماتا ہے یمحق اللہ الربوا ویربی الصدقات
نابود کرتا ہے اللہ بیاج کو اور بڑہاتا ہے صدقات کو اور پیغمبر نے فرمایا ہے کہ اللہ پالتا ہے
صدقہ تمہاریکو جیساکہ پالتا ہے ایک تمہارا بچھیری اپنے کو اور جیسے یہ حدیث ملعون
من لعب بالنرد والشطرنج والناظر الیہ یہ لہو لعب جتنی ہین اللہ سے غافل کرتے ہین
بلکہ دنیا سے بھی نماز کا وقت جاتا رہے خبر بھی نہین ہوتی بلکہ یون سنا ہے کسیکا باپ
مرگیا تھا لوگونے بلایا کہا تم تجہیز تکفین کرو مین آتا ہون اخر دفن کرا کے پھر کہا انکو دفن
کرا آئے اب تو اُو بولے آپ دفن تو کر آئے اب مین کیا کرونگا الغرض اُسے کھیل مین
مشغول رہا اور جیسے یہ حدیث اذا دعی الرجل امرأتہ الی فراشہ فابت فبات غضبان

لعنتہا الملائکۃ حتی تصبح یعنی جبکہ بلاوی آدمی بیوی اپنی کو طرف بچھونے لپیٹنے کے اور وہ انکار کرے پس وہ سو جاوے غصہ ہو کر لعنت کرتے ہیں فرشتہ اُس عورت پر صبح تک ... بیان یہانسے شروع ہوا تھا کہ یہ لعنت اگر عاد والی لعنت ہے تو بن سکتی نہیں کہ وہ کافر تھے اور یہ مومن جیسا کہ امام صاحب سے منقول ہے والعصاۃ من امت محمد مؤمن حقا اور کفر اور اسلام کے درمیان میں ہمارے ہاں کوی مرتبہ نہیں اللہ رحم کرے علماء پر اور کروڑون رحمتیں کرے انکی قبر و نیر جو ایسے ایسے عقدہ حل کر گئے ہیں اس لعنت سے مراد دوری ہونی مرتبہ ابرار سے نہ یہ کہ مردود درگاہ آلہی کے ہون جیسے کہ کافر اس سے یہ مسئلہ بھی معلوم ہوا کہ یزید کی لعنت میں جو اختلاف ہے جیسا کہ علامہ سعدالدین تفتازانی جو صاحب مطول ہے کہتا ہے لعنۃ اللہ علی یزید واعوانہ مراد یہی ہے اور جو منع کرتے ہین وہ لعنت کفریہ سے منع کرتے ہین مولانا شاہ عبدالعزیز کیسی احتیاط کرتے ہین کہتے ہین علیہ ما یستحق یہ مدعا اصلی پر اوین کہ کفار مکہ کو تنبیہ کری الا آگاہ ہو لے کفار مکہ یا سامعین قیامت تک کے اِنَّ عَادًا كَفَرُوا رَبَّهُمْ تحقیق قوم عاد نے نافرمانی کری رب اپنے کی یعنی ہم کسی پر ظلم نہیں کرتے الا آگاہ ہو پھر تنبیہ کری تاکید لا بُعْدًا لِّعَادٍ قَوْمِ هُودٍ دوری ہو واسطے قوم عاد کے جو قوم ہود ہے وصف زیادتی صفت کی اس واسطے بیان کری ایک عاد اول دوسرا عاد ثانی ہے لفظ تلک سے یہان تک تفہیم کفار مکہ کی ہے کہ ایسے ایسے قوی لوگونکا انجام بسبب نافرمانی خدا اور رسول کے یہ ہوا کہ ایک آن میں ہلاک ہوئے تم کس گھمنڈ میں پھولے ہو نہ ایسے قد آور ہو نہ ایسے طاقتور اب بھی ان حرکتوں سے باز آؤ اور تصدیق قرآن کی کرو نہیں ہلاک ہوگے جیسے ہلاک ہوئی قوم عاد اور قوم ثمود کہ جنکا قصہ یہ ہے وَإِلَىٰ ثَمُودَ أَخَاهُمْ صَالِحًا اور بھیجا ہمنے طرف ثمود کے بھائی اُنکے صالح علیہ السلام کو وف عطف اسکا پہلے الی پر ہے اور جار مجرور متعلق ارسلنا محذوف کی ہے اور ثمود غیر منصرف ہے تواریخ انبیاء میں ہے کہ حضرت نوح تک انکی پانچ پشتیں ہین اور نسب نامہ میں ہے صالح بن عبید بن اسف بن ماسخ بن عبید بن حاور بن ثمود بن عامر بن ارم بن سام بن نوح اور روضۃ الصفا میں حلیہ حضرت صالح کا صبیح الوجہ رخسارہ سرخ و سفید قوی سرخ بلند قامت عریض الصدر کشیدہ محاسن ضخیم البدن عمر اٹھاون برس کی اور قبیلہ ثمود کے چار لاکھ آدمی ایکہزار سات سو شہر سنگین میں آباد تھی اور ہر متنفس کے عمر طبیعی ایکہزار سال کی تھی سرحد انکے شہر ونکی ادھر عرب سی ملی ہوئی وادی القری اور شام کی طرف حجر ہے اور سنگ تراشی میں بڑے

کاریگر تھے کہ پہاڑ کندہ کر کے مکان بنائے تھے اور پتھر کے بت تراش کر انکی پرستش
کرتے تھے صالح علیہ السلام نے کہا قَالَ یٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ
کہا اے قوم میری پوجو تم اللہ کو نہیں ہے واسطے تمہارے کوئی معبود سوا اسکے ف علت
عبادت کی یہ ہے کہ وہ اکیلا ہے کوئی شریک اسکا نہیں جیسا کہ تنکیر لفظ الہ کی دلالت
کرتی ہے ایک اعتراض یہاں ہے کہ ابھی توحید کا اقرار نہیں اور رسول پر ایمان نہیں عبادت کے
مخاطب کیونکر ہوئی جواب یہ ہے کہ اعبدوا اسجگہ وحدوا کے معنو میں ہے اور اس معنی پر
جملہ کہ موضع دلیل میں واقع ہے یعنی مالکم من الہ غیرہ دلالت کرتا ہے اور دوسری علت
عبادت کی یہ ہے کہ هُوَ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ اسنے پیدا کیا تمکو اول مرتبہ زمین سے ف
یعنی تمہارے باپ آدم علیہ السلام کو مٹی سے کہ وہ پیدا کرنا گویا تمہارا ہی پیدا کرنا ہے جبکہ
اصل تمہاری مٹی ہوئی اور کھانا پینا اور پھرنا سارا رجوع مٹی ہی کیطرف کرتا ہے اور وہ ذلیل ہے
تو اس اصل اپنے کو یاد کر کے عاجزی اختیار کرو اسکے روبرو جسنے پیدا کیا اور وہ عزیز ہے
عجز سے پاک ہے جب دنیا میں ذلت اختیار کرو گے تو آخرت میں عزیز بن جاؤ گے شعر
تواضع بود حرمت افزائی تو ٭ کند در بہشت برین جائی تو ٭ اور منصفی تو یہ ہے کہ دنیا میں
کسیکا غلام ہوتا ہے تو کمال ذلیل ہوتا ہے مگر بادشاہ کی غلامی کو فخر ہوتا ہے پھر جو کہ زمین و
آسمان کا بنانے والا ہے اور کون و مکان کا بادشاہ ہے اسکی غلامی میں کیونکر فخر نہو گا اور
اسکی غلامی سے انکار نہایت بدبختی ہے کما قال تعالے لن یستنکف المسیح ان یکون عبد اللہ
ولا الملئکۃ المقربون ہرگز نہ گھن لگیگا مسیح اس سے کہ ہووے بندہ اللہ کا اور نہ فرشتہ مقربین
اور تیسری علت یہ ہے کہ وَاسْتَعْمَرَكُمْ فِيْهَا اور عمر دراز کری تمہاری دنیا میں ف
یعنی ہزار برس کے اور یا معنی و استعمرکم کے یہ ہیں کہ عمارتیں عمدہ عمدہ بنانیکی عقل دی تمکو کہ
پہاڑ و زمین کندہ کر کے محرابیں اور دالان بالاخانہ تہ خانہ بناتے ہو یہاں سے ایک مسئلہ
معلوم کرنا چاہئے کہ عمارت تین قسم ہے ایک واجب کہ جسمیں نفع عام مخلوق کا ہو جیسے بند
لگانا پانیکا کہ قریوں کو بہا لیجاتا ہے یا سد اسکندری کہ یاجوج ماجوج کے فتنہ کو روکا یا پل دریائے
عظیم کا کہ دشوار گذار ہو یا مسجد جامع یا مدرسہ دوسری مستحب جیسے مسجد محلہ یا چھوٹی پل
یا سرائے یا چاہ و تالاب شعر نہ مرد آنکہ ماند پس از وی بجائی - پل و مسجد و چاہ و مہمان سرائے
ہر انکو نماند پسش یادگار - درخت وجودش نیاورد بار - دگر رفت آثار خیرش نماند - نباید پس
از مرگش الحمد خواند ٭ اور تیسرے مکان رہنے کا بقدر حاجت کے یہ مباح ہے کہ بچاؤ
گرمی اور سردی اور بارش کا ہو سکے حتی کہ جہاں گرمی سردی بارش اوسط درجہ کی ہوتی ہے

وہان ٹٹی بوریا بھی کفایت کرتا ہے جیسے ملک عرب مین بدوی لوگونکا شیوہ ہی حدیث
ما انفق مومن نفقۃ الا اجر فیہا الا نفقتہ فی ہذا التراب نہین خرچ کرتا کوئی مومن کچھہ خرچ کرنے سے
مگر ثواب دیا جاتا ہے اُسمین مگر خرچ کرنا اُسکا اس مٹی مین کیا معنی کہ یہ اکارت ہے
شعر الا یا ساکن القصر المعلی ۔ ستدفن عن قریب فی التراب ۔ لہ ملک ینادی کل یوم
لدوا للموت وابنوا للخراب ۔ اور یہہ ظاہر ہے جو لوگ مقدور دس ہزار کا رکھتے ہین اور
انکو خبط عمارت کا ہوا تو کل روپیہ اُسمین غارت ہو جاتا ہے اور وہ عمارت تمام نہین ہوتی
پھر نوبت یہان تک ہوتی ہے کہ اُسے مکان کو رہن کرتے ہین اور وہ روپیہ بھی لگا
دیتے ہین اخر نوبت یہ ہوتی ہے کہ چھڑانیکا مقدور رہتا نہین بیاج سود مین مکان جاتا
رہتا ہے اگر فروخت بھی ہوتا ہے تو آدھی دام مشکل سے وصول ہوتے ہین ادھر گنہ
مفت مین ہوا اور ادھر پونجی برباد ہوئی خدا اس بلا مین کسیکو مبتلا نکرے مدعا اصلی پر
آوین کہ حضرت صالح نے دلائل توحید قایم کرکے فرمایا فَاسْتَغْفِرُوهُ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ
إِنَّ رَبِّي قَرِيبٌ مُّجِيبٌ پس استغفار کرو اُس سے اور توبہ کرو اُسکی طرف تحقیق
رب میرا نزدیک ہے قبول کرنیوالا یعنی نزدیک ہے ہر شخص سے جیسا کہ فرمایا واذا
سالک عبادی عنی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان اور جسوقت سوال کرین تجھسے
بندے میرے مجھسے فانی کا لفظ آپ ہی جواب مین اللہ جل شانہ نے فرمایا یعنی مین نزدیک
ہون قبول کرتا ہون پکار پکارنیوالیکی جب پکارے مجکو شعر دوست نزدیک تر از من
بمن است ۔ مشکل اینست کہ من ازوی دورم ۔ اذا اللہفان نادانی کظیما ۔ اقل لبیک فاطلبنی
تجدنی ۔ تجدنی فی سواد اللیل عبدی ۔ قریبا منک فاطلبنی تجدنی ۔ تجدنی فی سجودک حین
تدعو ۔ وحین تقوم فاطلبنی تجدنی ۔ جبکہ عاجز پکارتا ہے مجکو مغموم ہوکر کہتا ہون مین حاضر
ہون مین پس طلب کر مجکو پائیگا مجھی جب اُسکا تو یہ حال ہوا اور ادھر سے غفلت بڑے
افسوس کا مقام ہے کہ وہ پکارے طرف نماز کے اور روزہ کے اور حج اور زکوۃ کے اور
اور پھر اجابت نہوا اور ایسے ہی ہر امور مین غفلت ہے اور قصور مثلاً کسیکا غلام ہو وہ اُسکو
پکارے اور وہ جواب ندے تو آقا کا غصہ سے کیا حال ہوگا اب آقا حقیقی کے غصہ کو
خیال کرنا چاہئے باوجود اتنی پرورش کے کیا حال ہوگا اور کیسا ناراض ہوگا مدعا اصلی پر
آوین کہ حضرت صالح نے تو کس شفقت سے فہمایش کری اور قوم ناہموار کا جواب دیکھو
قَالُوا يَا صَالِحُ قَدْ كُنتَ فِينَا مَرْجُوًّا قَبْلَ هَٰذَا کہا اے صالح تحقیق تھا تو بیچ ہمارے
امید کیا گیا پہلے اس تبلیغ کے ف امید کیا گیا یعنی دیانت دار امانت دار نیک کردار

خیر خواہ خلایق اور بڑی بڑی امیدین تجھسے تھین کہ ہمارے سرداری کے لایق تھا اس سے
پہلے کہ تو ہمارے بزرگونکو برا کہتا ہی اور یہی عادت یہود کی بھی تھی کہ عبداللہ بن سلام علماء یہود سے
تھے وہ اسلام لائے حضرت سے عرض کری کہ مین پوشیدہ ہوتا ہون آپ یہود سے میرا حال پوچھئے
یہ کیسے کذاب ہین پھر جماعت یہود آئی آپنے پوچھا کیف رجل فیکم عبداللہ کہا یہود نے ہو خیرنا
وسیدنا وابن سیدنا حضرت نے فرمایا اگر وہ اسلام لایا ہو تو کہا یہود نے ہو شرنا وابن شرنا اب
بھی اکثر آدمی اس بلا مین گرفتار ہین کہ کوئی صالح نیک بخت ذرا طبیعت کے مخالف ہو اگرچہ
وہ حق پر ہو اور یہ بھی اسکی دیانت اور تقوی کی قائل ہون مگر اسکو ایسا برا جانتے ہین کہ اسکے
برابر برا کسی مین نہین جانتے اور سارا تقوی اور طہارت اسکا طاق مین رکھدیتے ہین
چاہئے کہ حق کو ہاتھ سے ندین کہ الحب للہ والبغض للہ مدعا اصلی پر آوین بعض قوم نے
یون کہا ابشرا منا واحدا نتبعہ انا اذا لفی ضلال وسعر االقی الذکر علیہ من بیننا بل ہو کذاب
اشر کیا ایک آدمی ہم جیسا تابعداری کرین ہم اسکی ہمتو اسوقت ہوجائیگی گمراہی اور جنونپن
کیا اتارا گیا اسپر ذکر یعنی وحی ہمین چھوڑکر بلکہ وہ جھوٹا ہی اترانا ف یعنی اگر وحی آتی تو ہمارے
پاس آتی اللہ نے جواب دیا سیعلمون غدا من الکذاب الاشر قریب ہے کہ اب جانینگے
کل کون ہے جھوٹا اتراتا ف کیا اللہ کو اپنے رسولونکی حمایت ہے نہین کلمونکے ساتھ جواب دیا
پھر قوم نے کہا تو ہم مین ایسا تھا اب کیا ہوگیا تجکو اتنہنا ان نعبد ما یعبد اباؤنا وانا
لفی شک مما تدعونا الیہ مریب کیا تو منع کرتا ہی ہمکو پوجنے سے انکی
کہ پوجتے تھے باپ ہمارے اور تحقیق ہم البتہ بیچ شک کے ہین اس سے کہ بلاتا ہی تو ہمکو طرف
اسکے بھون چکے ف بڑے شرم کی بات ہی کہ دین باطل والی کیسے اپنے دین پر مضبوط ہین
کہ ان تاکیدونکو خیال کر ایک ان پھر لام پھر کلمہ ریب کا بعد شک کے حاصل یہہ کہ بتونکو ہرگز
نچھوڑینگے ہمکو چاہئے دین حق پر ایسا مضبوط ہونا غیر مقلدین جو کہتے ہین کہ تقلید ائمہ کی بھی
ایسی ہی یہ نہایت کج فہمی انکی ہی کہ تقلید آبای اقسام شرک سے ہے کہ وہ خدا سے دور
کرکے بتونکی طرف لیجاتی ہی اور تقلید ائمہ کی عین راستہ خدا اور رسول کا ہے اگر اسکو پہلی قسم
سے قرار دیا جائے تو ہدایہ اور شرح وقایہ اور درمختار اور طحطاوی اور فتح القدیر اور طوالع الانوار
فتاوی قاضیخان اور عالمگیری اور محیط سبکو دریا مین ڈبونا چاہئے جو فتوی آئی ہم بھی تو دیکھین
قرآن اور حدیث سے کیونکر لکھا جاتا ہے اور صدہا مفسرین اور فقہا اور مرجحین اور غوث اور ابدال
بلکہ تیرہ سو برس سے جو امت گذری سب گمراہ گذرے بلکہ یہ حضرت جو محدث عامل بالحدیث
اپکو قرار دیتے ہین ساٹھہ ستر برس تک گمراہ رہے اب آخر عمر مین ہدایت نصیب ہوئی اور

ما مفتی جو عمر تھی اسمین پیرنا بالغ ہے کہ دین حق اور باطل مین تمیز نہو ئی مگر صاحب فتوی ہے
اور لامذہبونکو وہی کرتے رہے جن دلیلونسے پہلے رد کرتے تھے اپنے استدلال کو آپ ہی باطل
کرتے ہین اگر کہین کہ ہمنے رجوع کری تو شاید پھر رجوع کی حاجت طرف نصرانیت کے یا
اعتزال کے ہو اور وہ جو عمدہ عمر تھی کہ اللہ نے جسکو فرمایا ہے لتبلغوا اشدکم اسوقت کا قول
قابل اعتبار نرہا تو ثم یرد الی ارذل العمر لکیلا یعلم بعد علم شیا کی عمر کا قول کیسے قابل اعتبار ہوگا
اور گذری عمر کی نمازونکا اعادہ بھی انکو چاہئے اور ایک سوال انکسے ہمارا اور یہی ذرا اپنی
نماز کو ہمارے روبرو پیش کرین ایسی صورت پر نہ بخاری کے خلاف ہو نہ مسلم کی نہ ترمذی
کی نہ ابوداؤد کی نہ نسائی کی نہ ابن ماجہ کی نہ موطا کی نہ بیہقی کی مخالف ہو کیونکہ ان سب
کتب مین کلام رسول اللہ کا ہی اگر ایک حدیث کے بھی خلاف ہوا تو تمہارا دعوی غلط ہے
اور کسی نہ کسی حدیث کی مخالفت پائی جائیگی یہہ ممکن نہین کہ سبکے موافق ہو پھر اگر امامنے
ساری حدیثونکو پرکھکر ایک راستہ نکالدیا وہ حدیث کے خلاف کیونکر ہوگیا ہدایہ والیکو
دیکھو جو مسئلہ لکھتا ہے اسکی دلیل آیت یا حدیث ہوتی ہے اور معہذا دلیل عقلی بھی اسکی
ساتھ لاتا ہی عوام کو ماخذ ہر مسئلہ کا معلوم ہونا محال ہی یہ کام مجتہدونکا ہے تقلید ہمارے
اندھا دھند کا فرونکی سی نہین ہے کہ حق باطل مین تمیز نہو بلکہ جہان امام کا قول جمہور کی خلاف
پایا جاتا ہے تو جمہور کے قول کو لیتے ہین اور امام کے قول کو چھوڑدیتے ہین جیسا کہ اوپر گذرا
فقط ان لوگونکا مغالطہ اور سفسطہ ہی یہان پر ایک مثال بیان کیجاتی ہے اُس سے ہر خاص
عام بخوبی سمجھ سکتا ہے وہ یہ ہی جو لوگ سفر دریا اور خشکی کا کرچکے ہین جانتے ہین جب جہاز قریب
بندرگاہ کے پہنچتا ہی تو قانون وہانکا یہ ہی کہ مجال نہین بغیر آرکاٹی کے جہاز کو آگے بڑھا
سکے جب وہ کنارہ سے کشتی مین بیٹھکر آتا ہے اپنے طور پر جہاز کو ٹکر سے بچا بچا کر لیجاتا ہی
اور سو روپیہ اوسکو اسکی عوض مین مزدوری کے دیجاتے ہین کیونکہ وہ وہانکی سرحد سے واقف
ہوتا ہی جہان جہان پہاڑ پانی کے اندر ہوتے ہین جہاز کو حفاظت سے لیجاتا ہے اور سفر
خشکی مین رستے وقت جہان کوئی گانو آتا ہے ایک رہبر جسکو ہندی مین اگوا کہتے ہین ساتھ
لیلیتے ہین جب اگلا گانو آتا ہی تو اسکی بدلی کرلیتے ہین اس واسطے کہ ہر کوئی اپنی اپنی سرحد کا
واقف ہوتا ہے او یہی معنی امام کے ہین کہ وہ راہبر خدا رسول کے راستہ کا ہوتا ہے
جب امر دنیا مین رہبر کے تقلید بکر نیمین راہ بھولنیکا اندیشہ ہے تو امام کی تقلید چھوڑنیمین
خدا رسول کا راستہ گم کریگا تو اب تقلید امام کے واجب ہوئی اور اہل علم کے واسطے
یون سمجھنا چاہئے کہ ولادت امام اعظم کی سن اسی مین اور امام بخاری کی سن ۱۹۴ یکسو چورانوے

اور امام مسلم کی دو سو چار ۲۰۴ مین ہوا امام بخاری امام اعظم سے ایکسو چودہ ۱۱۴ برس پیچھے ہوے اور
ایسے ہی مسلم او محدثین بخاری کی بعد ہوئی اب جو مسائل متنازع فیہ مثل قرأت خلف امام اور
جہر امین اور رفع الیدین کو اگر کوئی کہی کہ حدیث بخاری سے ثابت ہے اور امام کی قول کو
ہم نہین مانتے اسکو جاننا چاہیئے کہ ان مسائل مین قیاس امام کا نہین ہے اگر قیاس ہوتا تو
ہم خود حدیث کی مقابلہ نہ قبول کرتے بلکہ وجہ یہ ہے اخفا اور عدم رفع وغیرہ کے حدیث
تحقیق امام اعظم کی ہی اور یہ تحقیق بخاری کی پس جسکی درمیان مین واسطہ پیغمبر تک ایک تابعی اور
اور ایک صحابی کا ہو بلکہ بعض حدیث مین فقط ایک صحابیکا ہو مقبول ہو یا جسکے درمیان میں
سات آٹھ واسطے ہون انمین بعض رافضی اور بعض خارجی اور منہم بکذب اور نسیان ہون
اور جو لوگ فن حدیث سے واقف ہین جانتے ہین کہ نفس حدیث مین ضعف نہین ہوتا بلکہ
باعتبار رواۃ کے ہوتا ہے جسقدر راوی زیادہ ہونگے اوسیقدر ضعف بھی زیادہ ہوگا
فافہم ولاتکن من الجاہلین شعر ہشیار کو ایک حرف نصیحت ہی کفایت + کافی نہین نادانکو
دفتر نہ رسالہ + مدعا اصلی پر اوین کہ جب قوم نے پیغمبر کی فرمانے مین شک کیا تو پھر صالح علیہ
السلام نے شفقت سے سمجھایا قَالَ يٰقَوْمِ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَاٰتٰىنِيْ مِنْهُ
رَحْمَةً فَمَنْ يَّنْصُرُنِيْ مِنَ اللّٰهِ اِنْ عَصَيْتُهٗ فَمَا تَزِيْدُوْنَنِيْ غَيْرَ تَخْسِيْرٍ
کہا اے قوم میری خبر دو تم مجکو تحقیق ہون مین اوپر دلیل کے رب اپنے سے اور حال یہ کہ دی ہی اسنے
مجکو اپنی رحمت پس کون مدد کریگا میرے اللہ سے اگر نافرمانی کرون مین اسکی پس نہ زیادہ کروگے
تم مجکو سوا ٹوٹی کی ف پہلا ان مثقلہ سے مخففہ ہے دوسرا شرطیہ ہے جز مقدم اگر تمہاری کہنے
سے بتونکی پرستش کو منع نکرون تو مین بھی) گمراہ ہو جاؤن تمہارے ساتھ اخر قوم نے مشورہ
کرکے یہ مقرر کیا کہ کوئی صورت ایسی کرو کہ اسکو ساکت کردیہ تو ہمارا پیچھا چھوڑتا ہی نہین ایک
شخص جندع بن عمرو نام اس قوم کا سردار تھا اسنے کہا کل مین تمہارا پیچھا چھڑا ونگا وہ دن انکی
عید کا تھا سب قوم بتونکو لیکر جنگل مین جمع ہوئے اور حضرت صالح بھی مجمع مین ہدایت کرنیکو
تشریف لیگئے توحید خداوند تعالے کی اور مذمت بتونکی بیان کری قوم نے جندع کیطرف اشارہ
کیا جندع نے کہا اے نبی اللہ کے تمہارے نبوۃ کی تصدیق کیا ہی جس سے تمکو نبی جانین
اگر اس پہاڑ مین سے ایک اونٹنی سیاہ پیشانی سفید رنگ پشم دراز دس مہینہ کی حاملہ نکلی اور
نکلتے ہی بچہ جنی وہ بچہ بھی اسیوقت اسکے برابر ہو جاوے جب تمہارے اوپر ایمان لائین حضرت نے
فرمایا میرے اختیار مین نہین ہی مگر اللہ سے دعا کرتا ہون امید ہے کہ میرا رب مجھی سچا کریگا
آپنے وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھکر دعا کی کہ اسنے رب انہون نے اپنے نزدیک مشکل سوال کیا ہے

اور مین جانتا ہون تیرے اوپر آسان تر ہے الٰہی اپنے نبی کو سچا کر شاید یہ ایمان لائین حضرت کے ساتھ مسلمان آمین کہتے تھے ابھی دعا سے فارغ نہوئے تھے کہ پہاڑ مین آواز دردزہ کی سی آئی اور سبکی آنکھ بجبر د آواز کے پہاڑ کی طرف متوجہ ہوئی اور پہاڑ شق ہوا اور اونٹنی نکلی اور بچہ بھی جس صفتونکے ساتھ اونہون نے کہا تھا سب موجود تھین شعر انکہ اعدا را یدر یا در کشید . ناقہ را از سنگ خارا بر کشید . جندع معہ چھ ہزار آدمیونکے ایمان لایا اور سجدہ مین گرا اور قوم نے کہا جندع اور صالح نے رات کو مشورہ کر کے شعبدہ بنایا ہے اور صالح بڑا جادوگر ہے حضرت صالح نے فرمایا وَيٰقَوْمِ هٰذِهٖ نَاقَةُ اللّٰهِ لَكُمْ اٰيَةً فَذَرُوْهَا تَاْكُلْ فِيْٓ اَرْضِ اللّٰهِ وَلَا تَمَسُّوْهَا بِسُوْٓءٍ فَيَاْخُذَكُمْ عَذَابٌ قَرِيْبٌ اور اے قوم میری یہ اونٹنی ہے اللہ کی واسطے تمہارے معجزہ پس چھوڑ دو اسکو کہ کھاوے بیچ زمین اللہ کے اور نہ ہاتھ لگانا اسکو ساتھ برائی کے پس پکڑیگا تمکو عذاب نزدیک ف یعنی تمنے معجزہ طلب کیا تو اللہ نے بھیجا آپ تو بھیجا ہی نہین اور اور یہ قاعدہ اللہ کا جاری ہے جو چیز کے درخواست کری جاتی ہے اور پھر اسکی رعایت نکرو تو عذاب آتا ہے اب اگر تکلیف بھی تمکو پہونچے تو تمہارے ہی ہاتھ کا کیا ہوا ہی اور اونٹنی بھی اللہ کی ہے اور زمین بھی اللہ کی ہے تمہارا کچھ دعوی نہین اگر اسکے ساتھ برائی کروگے تو عذاب مین دیر نہ جانتا اول تو یہ لازم تھا کہ اس اونٹنی کی مہمانی کرتے آج کسی پیر و مرشد کا جانور ہوتا ہے تو اسکے ساتھ جانور کی بھی مدارات لازم ہوتی ہے اور یہ تو ناقۃ اللہ ہی اور یہ اضافت تشریفی ہے اگرچہ کل شی اللہ ہی کی ہے مگر واسطے شرافت معلوم کروانے کے فرمایا جیسے بیت اللہ اور کلام اللہ اسکی مہمانی کے لایق تو تم نہ تھے مگر برائی تو نہ کرو ع مرا زخیر تو امید نیست بد مرسان اور کیفیت اونٹنی کے یہ تھی کہ تواریخ انبیا مین لکھا ہے ایک پہلو سے دوسرے پہلو تک ۱۰۰ دو سو گز تھی اور اسی پر طول اور عمق کو قیاس کر جس طرف جاتی تھی جتنے جانور اہلی اور وحشی ہوتے سب بھاگ جاتے اور سارے جنگل کا چارہ پانی کھا پی لیتے اور مویشی قوم کے بھوکے مرتے اس واسطے یہ لوگ دشمن ناقہ کی ہوئی مگر بڑے احمق تھے مویشی رکھنے کی انکو حاجت کیا تھی جب شام کو اونٹنی آتی تھی چراگاہ سے حضرت صالح کے مکان تک دو طرف مٹکیان رکھی رہتی تھین چلتے مین اسکی دودھ کی دھارین اتنی نکلتی نہین سب برتن پر ہو جاتے تھے اور جو وقف کر رکھا تھا لوگ مشکین بھر کے مویشی کو بھی پلاتے تھے اور آپ بھی کھاتے پیتے تھے اور پنیر اور دودھ اور شہر مین جا کر بیچا کرتے تھے اور ایک معجزہ مین کئی معجزہ تھے اول خلقت من الصخرہ دوسرے حامل ہونا بغیر نر کے تیسرے جننا پیدا ہوتی ہے جو تھے بچہ کا بڑا ہونا ہم وقت پانچوین کثیر اللبن چھٹے کثیر الغذا جیسکہ فرمایا لہا شرب ولکم شرب یوم معلوم اور کثیر الغذا ہوتا

بعید عقل سے نہین ہے تفسیر روح البیان مین ہے ایک جانور اللہ نے ایسا پیدا کیا ہے کہ
جتنی غذا ساری جہان جن وانس وحوش طیور ماہی ومور کی ہے اُس اکیلی کو اوتنی ہی
روز دیتا ہے تاکہ لوگ یہ نہ جانین کہ ہم رزق اپنے کسب سے پیدا کرتے ہین تو ہمکو ملتا ہے ایسی
خوراک والا جانور کیا کسب کرتا ہے اتنی غذا کا دفعتہ ملجانا مشکل معلوم ہوتا ہے مگر اللہ پر کچھ
مشکل نہین شعر مہیا کند روزی مار ومور ۔ دگر چند بی دست و پا نید و روز ❊ باوجود ایسے
منافع کی پھر بھی حضرت صالح سے شکایت کری کہ ہمارے مویشی بھوک کے مر گئے اللہ نے
فرمایا ونبئہم ان الماء قسمۃ بینہم کل شرب محتضر اور خبر دی انکو تحقیق پانی قسمت کیا گیا ہے انمین
ہر حصہ ایکدن انکا اور ایکدن اونٹنی کا انکے سات قبیلہ تھے اور ایک کنوان روز انکی خرچ کے لایق
پانی نکلتا تھا شام کو ہو چکتا تھا آخر اسکی قتل کے دری ہوئے فعقروھا پس کونچین
کاٹین اسکی ف قبیلہ ثمود مین ایک عورت تھی قطام نام بعضون نے کہا صدوف نام تھا
تفسیر عزیزی مین عنزہ نام لکھا ہے بہت جمیلہ ور قدار بن سالف اور مصدع بن داہر اسپر
عاشق ہوئی اسکے ہان مویشی بہت تھے اُسنے کہا کوئی ایسا ہی کہ اس ناقہ کو قتل کرے
قدار نے کہا کیا دیگی اوسنے نقاب مونہ سے اوٹھایا اور کہا مین اوسکی ہون معہ مال اپنے کے
قدار قتل پر مستعد ہوا موجب گناہ کے تین ہین ایک تکبر جسکے سبب سے شیطان مردود ہوا
دوسرے غصہ جسکی سبب سے کلمات کفر اور قتل وغیرہ سرزد ہوتا ہے تیسرے قوۃ شہویہ جیسے قدار سے
گناہ سرزد ہوا اور یہ نہایت بدتر ہے اور یہ بھی جانلو کہ اسکی ابتدا عورتکی طرف سے شروع
ہوتی ہے مرد ہزار چاہے کبھی نہو اور عورت چاہے تو ایکدم مین ہو جائے اور دلیل اسکی
عقلا تو یہ ہے کہ رات دن دیکھنے مین آتا ہے تجربۃً بھی اور شرعًا یہ ہے کہ تمام احکام مین اللہ نے
مردونکو مقدم کیا ہے جیسے السارق والسارقۃ وغیرہ اور زنا کی حد مین عورت کو مقدم کیا ہے
فرمایا الزانیۃ والزانی اس واسطے کہا جاتا ہے کہ اس امر کا بندوبست اپنے اپنے گھرونمین ضرور
چاہئے یہ انتظام شرعی ہے اس سے غفلت نہ چاہئے اب شہرون مین تو یہ رواج ہے کہ چچا
ماموں پھوپھی خالہ کی بیٹیوں سے پردہ نہین بہنوئی سے سالی کو پردہ نہین اور غضب یہ ہے
کہ پھر تنہائی مین انکے ساتھ ہنسی مذاق کرنا اور ننگی سر رہنا کچھ شرم نکرنی بھلا باہر دیہات مین اتنا
تو ہی کہ بدن اور سر تو ڈھکے رہتی ہین اگر کوئی نصیحت کرے تو اسکو پیچھا چھوڑانا مشکل ہو جائے
اور اسکے گلی کا ہار ہو جاتی ہین کہ ہمپر تہمت لیتے ہو تہمت کے کام ہی کیون کرتے ہو حدیث مین
آیا ہے من کان یومن باللہ والیوم الاخر فلا یقفن موضع التہمۃ جو کہ ایمان لایا ہی اوپر اللہ اور
دن آخرۃ کی پس نہ کھڑا ہو جگہ تہمت مین حضرت عائشہ رض ام المومنین کے پاس ایکروز

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بیٹھے تھے پیغمبر صلعم تشریف لائے استحال ہین کہ آپکا چہرہ مبارک پر آثار غصہ کے ظاہر ہوئے حضرت عائشہ نے عرض کری یا رسول اللہ میرا باپ ہے اور آپکا صدیق ہے آپنے فرمایا کیا شیطن کو دور جانتا ہے تمنے اب غور کا مقام ہے کہ ام المومنین سے تو کوئی زیادہ تقویٰ مین نہین کہ سترہ آتین جنکی طہارت مین قرآن مین مذکور ہین اور صدیق سے زیادہ کوئی افضل نہین کہ جبتک خطبونمین خطیب پڑہتے ہین افضلہم بعد الانبیاء بالتحقیق اور پھر رشتہ باپ اور بیٹے کا اور حضرت عائشہ نے کئے عذر کئے پھر بھی آپنے فرمایا کہ شیطن کو دور جانتے ہو اب اور لوگ کس گنتی مین ہین اور مسئلہ شریعت کا ہے کہ بعد وطی یا خلوۃ صحیحہ کے پورا مہر دینا آتا ہے قبل وطی کے آدھا مہر اب خلوۃ صحیحہ قائم مقام وطی کے ہے خواہ وطی ہو یا نہو شارع کے نزدیک اور خلوت صحیحہ اسے کہتے ہین کہ ایک مکان مین مرد اور عورت جمع ہون تیسرا کوئی نہو اور موانع مثل روزہ رمضان یا حالت حیض نہو اور یہ جو لوگ جواب دیتے ہین کہ تمنے کچھ دیکھا ہے جواب اسکا یہ ہے کہ میان بیویکو کسیکا خوف نہین ہوتا انکو تو کوئی دیکھ نہین سکتا جو چور ایسے اس فعل کو کریگی انکو کیونکر دیکھ سکیگا اور یہ بھی بندوبست چاہئے کہ آمد و رفت ہر لحظہ ہمسایہ مین اور ہر گھڑی دروازہ اور کوٹھے پر کھڑا رہنا موجب فتنہ کا ہے فقہا لکھتے ہین کہ سورہ نور کا ترجمہ عورتونکو نہ پڑہانا چاہئے کہ اسمین زنا وغیرہ کی حد کا بیان ہے انکی آنکھین چار ہو جائینگی بھلا اب گانا بارہ ماسہ اور ساون کے گیت گانا اور شادیونمین گالیان اور جو جو خرافات ہوتی ہین اور بن بیاہی لڑکیان بھی گھرمین ہوتی ہین عشق آمیز راگ وہ سنتی ہین بڑے شرم کی بات ہے اور غیرتکا مقام ہے کہ وہ آوازین غیر مردونکو آتی ہین پھر کیا پردہ رہگیا شعر نہ تنہا عشق از دیدار خیزد ❊ بسا کین دولت از گفتار خیزد ❊ اس طرح شتر بے مہار عورتونکو چھوڑنا نہایت فتنہ کا سبب ہے روک اول ہی چاہئے شعر سر چشمہ شاید گرفتن بمیل ❊ چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل ❊ بیان یہان سے شروع تھا کہ یہ فتنہ اکثر عورتونکی جانب سے شروع ہوتا ہے اسپر مجکو ایک حکایت اور یاد آئی ایک قاضی کی کرایہ مین ہمسایہ مین ایک عورت رہتے تھے مگر بہت نیک بخت تھی قاضی اکثر کھڑکی کھولکر خوش طبعی آمیز باتین کیا کرتے تھے وہ بیچاری کہتی تھی کہ ہم تمہاری رعیت بیٹا بیٹی ہین جب وہ باز نہ آئی ایکدن اپنے خاوند سے کہا کہ آج تو شام کو مجھسے کہنا کہ مین باہر جاتا ہون راتکو نہین آنیکا دروازہ شام سے بند کر کے سو رہنا اسنے ویسا ہی کیا قاضی سن رہے تھے قاضی نے کھڑکی کھولکر کہا آج تو فرصت ہے یہان چلی آؤ اسنے کہا میرا گھر اکیلا ہے تم ہی آجاؤ قاضی کے اور ارادہ بد کیا عورت نے کہا کیا جلدی ہے ساری رات ہماری ہی ہے غرض قاضی کو

حکایت قاضی کی

کو باتو نہین ٹالا اتنے مین خاوند نے آواز دی قاضی گھبرا ئے کہ اب مین کہان جاؤن اسنے کہا تم نہ گھبراؤ اس صندوق مین بیٹھ جاؤ آخر صندوق مین بند ہوئے خاوند آیا دونو آرام سو رہے پھر خاوند نے کہا کہ اب کچھ کھانیکو نہین ہے کیا تجویز کرین عورت نے کہا خیر اس صندوق کو فجر کو بازار مین بیچ ڈالو اتنا سنتے ہی قاضی جی کے ہوش باختہ ہوئے فجر کو وہ صندوق من یزید یعنی نیلام کی جگہ مین لیگئے اور لاکھ روپیہ اسکی قیمت مقرر کیئے جو کوئی آیا پوچھا اسمین کیا ہے اسنے کہا اسمین عجیب چیز ہے جو خریدیگا آپ دیکھ لیگا سارے شہر مین شہرہ ہوا انبوہ خلقت کا جمع ہوا آخیر بادشاہ تک خبر پہونچی بادشاہ نے دربار مین صندوق منگوایا اور حکم دیا کہ کھولو عورت نے برقع مین سے عرض کری حضور لاکھ روپے عنایت کیجئے اور کھول لیجیے بغیر لاکھ روپے لئے مین نہین دونگی اگے آپ بادشاہ ہین مین رعیت میری کیا حقیقت ہے بادشاہ فی لاکھ روپیہ دیے وہ تو عورت نے خاوند کے ہاتھ گھر روانہ کئے اور کنجی بادشاہ کو دے اسکو کھولا تو اسمین قاضی صاحب تشریف رکھتے ہین او نہین کاٹو تو خون نہین رنگت زرد پڑگئی عورت نے عرض کری ایسے قاضی کا آپکے دور مین ہونا آپکو مبارک ہو یا تو ہارون رشید کے زمانہ مین ایک قاضی خدا کی راہ مین بکا تھا یا آپکے زمانہ مین ہم غریب قاضی جی کے ہمسایہ مین رہتے ہین اکثر فقر فاقہ مین دس پانچ درہم ہمکو دیتے ہین کل ہمکو حاجت شدید تھی ہمنے سوال کیا انہون نے فرمایا کہ آج میرے پاس کچھ نہین ہے مجکو ایک صندوق مین بند کر کے اس ترکیب سے لاکھ روپیہ کو بیچ ڈالو اللہ تمکو غنی کر دیگا مجکو ثواب ہوگا بادشاہ نے قاضی کے حال پر نہایت آفرین کہی اور اعزاز و اکرام کیا اور خلعت اور انعام دیا مدعا اصلی پر آوین کہ قدار بن سالف اس عورت پر فریفتہ ہو کر مستعد قتل ناقہ کا ہوا اور مصدع بن داہر اسکے ہمراہ ہوا اور ساتون قبیلونمین سے سات آدمی اور ملئے نو آدمی ملکر چلے جیسا کہ فرمایا وکان فی المدینۃ تسعۃ رہط یفسدون فی الارض **شعر** مباد ادل آنفرومایہ شاد کہ از بہر دنیا دہد دین بباد **غرض** قطامہ کی محبت مین قدار بن سالف نے دین کو برباد کیا اور یہ فعل ایسا بد ہے کہ جڑ سے تمام گناہونکی قتل اور چوری حسد اور بغض قمار بازی بیحیائی یہان تک کہ آدمی اپنی جان تک کو ہلاک کر دیتا ہے اور نماز او روزہ حج اور زکوۃ کا بھی تارک ہوتا ہے اور صالحین کو تکلیف دیتا ہی اور بدن مین امراض انواع الواع کے پیدا ہوتی ہین اور مال کو اسراف کرنا یہ سب امور اسکی سبب سے ہوتے ہین اور بیوی بچون کا حق بھی اسکی سبب تلف ہوتا ہے حضرت نے فرمایا ہے خیرکم خیرکم لاہلہ وانا خیرکم لاہلی بہتر تمہارا وہ ہے جو اچھا ہے ساتھ بیوی اپنی کی اور مین بہتر ہون تمہارا ساتھ بیوی اپنی کے حضرت کا

کلام نہایت جامع ہے کیونکہ آپ اعقل العقلا تھے کیونکہ جو بیوی کے ساتھ اچھا ہوگا وہ
اور کاموں مین بھی اچھا ہوگا کیا سبب غصہ جو آتا ہے تو کمزور پر آتا ہے زبردست پر نہین آتا
اور بیوی سے زیادہ کمزور اور تابعدار کون ہوگا جب بیوی کے ساتھ حسن معاشرت کریگا تو اور نسے
بھی خوش خلقی کریگا اور بڑی بے وقوف ہین جو بیویونکو تکلیف دیتے ہین کیونکہ انکے ایک
کام مین ہزار کام ہین پکانا سینا پرورش بچونکی انکو دودھ پلانا گھر کی نگہبانی کرنی اگر آنکھ پڑی تیر
تو جی خوش ہوا اور ہاتھ لگے تو طبیعت کو فرحت ہو **شعر** قانقش را سرو گفتم سرو را
رفتار نیست ۔ آن دہانرا غنچہ گفتم غنچہ را گفتار نیست ۔ اور جو جو فائدہ ہین تم آپ سمجھ لو بیان
کرنیکی کیا حاجت ہے جو لوگ کہ بغیر بیوی کے ہین سردیین اونکے سونیکی کیفیت معلوم ہی ہے
کہ پیٹ مین گھٹنے دے کر سوتے ہین کوئی دیکھے تو کہے کہ گٹھری رکھی ہے اور اللہ بھی فرماتا ہے
ہن لباس لکم وانتم لباس لہن اسکے معنو نمین عجیب لطافت ہے ایک تو یہ معنی لباس کے کہ تم
انسے گرم ہوتے ہو جیسے کپڑے سے دوسرے معنی یہ کہ تم انکے سبب زنا سے بچتے ہو یہ تمہارے سبب سے
تیسرے معنی یہ کہ بیوی والے مرد اور خاوند والی عورتکا اعتبار زیادہ ہوتا ہے مظنہ تہمت سے
بچتے ہین اور انجام مین نتیجہ اسکا یہ ہے کہ لعل و یاقوت پیدا ہون پھر اگر کوی اونمین سے حافظ
مولوی یا صالح ہوگیا تو آخرت بھی سنور گئی پھر ایسے کے ساتھ اگر برائی کرو تو بیکو اس سے خیر کی
امید نہین اور بعضے ایسے بیوقوف ہوتے ہین کہ ہر وقت لڑائی گھر مین رکھتے ہین اور ایسے بد مزاج
ہوتے ہین کہ جہان گھر مین آئے اور بیوی نے پوچھا کہ کہاں تھے کہا ارے چپ رہو ہوا آیا اور بعضے ایسے
خسیس ہوتے ہین کہ گوشت کی بوٹیین گنکر دیتے ہین کہ یہ دس ہین اور یہ کچہری سیر بھر دیگچی بھر کر
پکتی ہے آج کم کیون ہے یہ باتین بالکل بیہودہ ہین بجز رنج اور تلخ عیشی کے سوا اور کچھ حاصل نہین
اگر کوئی اوستانی بلجاتی ہے تو وہ کہتی ہے ذرا تم با ہر جاؤ تمہارا علاج کرتی ہون اسیوقت دس کے
بیس بنا دین دس پورے کر دین اور دس غائب اور کچھ پکا کو کہدیا تم چاول بڑے لائے پھولے نہی ہین
شعر اگر نیاب بودی ہمہ کار زن ۔ زنا نرا مزن نام بودی نہ زن ۔ چاہئے کہ ایسا نتو نرم بنے کہ کسی
بات کو روکے ہی نہین نہ ایسا سخت بنے کہ صورت دیکھے سے دم نکلے خیر الامور اوسطہا عن عروۃ
عن عائشہ رضی اللہ عنہا انہا قالت جلس احدی عشرۃ امراۃ فتعاہدن وتعاقدن ان لا یکتمن من اخبار
ازواجہن شیا روایت ہے عروۃ سے وہ روایت کرتے ہین ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے
تحقیق اونہوں نے فرمایا بیٹھین گیارہ عورتین پس عہد کیا اور عقد آپس مین یہ کہ نہ چھپاوین خبر خاوندون
اپنے سے کچھ قالت الاولی زوجی لحم جمل غث علی راس جبل وعر لا سہل فیرتقی ولا سمین فینتقی کہا پہلی نے
خاوند میرا گوشت ہے اونٹ دبلی کا غصہ ناک پہاڑ پر دشوار گذار نہ چڑھا جائے اسپر نہ فربہ چکنا کہ

حدیث ام زرع

کہ گود ہ نکالا جائے قالت الثانیۃ زوجی لا ابث خبرہ انی اخاف لا اذرہ ان اذکرہ اذکر عجرہ و بجرہ کہا
دوسری نے میاں میرا نہیں افشا کرتے مین خبر اُسکی مین ڈرتی ہون نہیں قدرت اسکی رکھتی
کہ ذکر کرون اُسکا کہ ذکر کرون عیب ظاہری اُسکی اور عیب باطنی اُسکی قالت الثالثۃ زوجی العشنق
ان انطق اطلق وان اسکت اعلق کہا تیسری نے میاں میرا دراز قد ہے بلا نفع اگر کہون تو طلاق دے
اگر چپکی رہون تو طلاق معلق کرے قالت الرابعۃ زوجی کلیل تہامۃ لا حر و لا قر و لا مخافۃ و لا سامۃ کہا
چوتھی نے میاں میرا مثل رات مکے کے ہے نہ گرمی نہ سردی نہ خوف کرتی ہون نہ ملول ہوتی
ہون صحبت اُسکی سے قالت الخامسۃ زوجی ان دخل فہد وان خرج اسد ولا یسئل عما عہد کہا
پانچوین نے خاوند میرا اگر داخل ہوتا ہے تو چیتہ ہوتا ہے اور جو جاتا ہے تو شیر ہوتا ہے اور نہین
پوچھتا جو دیتا ہے کہ خرچ ہوا یا باقی ہے قالت السادسۃ زوجی ان اکل لف وان شرب اشتف
وان اضطجع التف ولا یولج الکف لیعلم البث کہا چھٹی نے میاں میرا اگر کھاتا ہے سب چٹ جاتا ہے
اور جو پیتا ہے سڑپ جاتا ہے اور جب لیٹتا ہے تا لگکر سوتا ہے اور نہین ڈالتا میری طرف ہاتھ بھی کہ
بات بھی پوچھے قالت السابعۃ زوجی غیایاء او عیایاء طباقاء کل داء لہ داء شجک او فلک او جمع کلا
کہا ساتوین نے میاں میرا نامرد ہی اور احمق ہر عیب اوسمین جمع ہین کبھی سر کوٹتا ہے اور ہاتھ
پانون کبھی توڑتا ہے یا دونوکو قالت الثامنۃ زوجی الریح ریح زرنب والمس مس ارنب کہا آٹھوین نے
خاوند میرا مثل خوشبو زعفران کے ہے خوشبو اُسکی اور ہاتھ لگانے مین بدن ملایم مثل خرگوش کے ہے
قالت التاسعۃ زوجی رفیع العماد طویل النجاد عظیم الرماد قریب البیت من الناد کہا نوین نے خاوند میرا
بلند مکان دراز قد چولہی کی راکھ گھر سے بہت نکلتی ہے یعنی کہا نا بہت پکتا ہے مہمان گھر مین
روز آتے رہتے ہین قالت العاشرۃ زوجی مالک وما مالک مالک خیر من ذلک لہ ابل کثیرات
المبارک قلیلات المسارح اذا سمعن صوت المزہر ایقن انہن ہوالک کہا دسوین نے میاں میرا
مالک ہے اور کیا مالک مالک خیر کا اسی سبب واسطے اُسکی اونٹ ہین گھر کے آگی اونٹونکی بہتیر
ہین سفر کم کرتی ہین جب سنتی ہین آواز ڈگڈگی کے کہ قافلہ کی آمد مین قافلہ والے بجاتے ہین
یقین کرتے ہین وہ اونٹ اپنی ہلاکت کا کہ مہمانونکے واسطے ذبح ہونگی قالت الحادی عشرۃ زوجی
ابو زرع وما ابو زرع اناس من حلی اذنی وملأ من شحم عضدی وبجحنی فبجحت الی نفسی وجدنی فی اہل
غنیمۃ بشق فجعلنی فی اہل صہیل واطیط ودائس ومنق فعندہ اقول فلا اقبح وارقد فاتصبح واشرب
فاتقمح ام ابی زرع فما ام ابی زرع عکومہا رداح وبیتہا فساح ابن ابی زرع فما ابن ابی زرع مضجعہ کمسل شطبۃ وتشبعہ ذراع
الجفرۃ بنت ابی زرع فما بنت ابی زرع طوع ابیہا وطوع امہا وملأ کسائہا وغیظ جارتہا جاریۃ
ابی زرع فما جاریۃ ابی زرع لا تبث حدیثنا تبثیثا ولا تنقث میرتنا تنقیثا ولا تملأ بیتنا تعشیشا والا وطاء

محض مخلقی امراة معہا ولدان لہا کا لفہدین یلعبان من تحت خصرہا برمانتین فطلقنی ونکحہا فنکحت
بعدہ رجلا سریا رکب شریا واخذ خطیا واراح علی نعما ثریا واعطانی من کل رائحة زوجا قال کلی ام زرع
ومیری اہلک فلو جمعت کل شئی اعطانی ما بلغ اصغر آنیة ابی زرع قالت عائشہ قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کنت لک کابی زرع لام زرع کہا گیارہوین نے میرا خاوند ابو زرع ہے اور کیا ابو زرع ہے کان
میرے زیور سے پر کئے چربی سے بانہ میرے خوش کیا مجھکو پس خوش ہوئی مین پایا مجھکو بیچ بکریوں
والوں مین بیچ کہو سیاری کے پس کیا مجھکو آواز گہوڑی اور اونٹوں مین یعنی تونگر و نہین کہا جہتی اور بر سائی والوں
پس نزدیک اسکی بولتی ہوں اور نہین برا کہتا مجھکو اور سوتی ہوں پس صبح کرتی ہوں اور پیتی ہوں
سو کہین تا نکر ماں ابی زرع کے پس کیسی ہی ماں ابی زرع کی گٹھرین اسکے بہری ہوتی ہین اور گھر
اسکا کشادہ ہے بیٹا ابی زرع کا مثل شمشیر نازک کے بچھونا اسکی ایک دست بز غالہ کا خوراک
بیٹی ابی زرع کی پس کیسی ہے بیٹی ابی زرع کی پیاری باپ کی جامہ زیب ستہ کی گئی سوکن کی
لونڈی ابی زرع کی پس کیسی ہی لونڈی ابی زرع کی نہین ظاہر کرتی باتین ہماری نہین خراب
کرتی کہانا ہمارا اور نہین مزار رکھتی گھر ہمارا کو کوڑے سے مثل آشیانہ پانی کی بھرتی ہے پس ملاقات کری میان
میرے نے ایک عورت سے اسکی ساتھ دو بچے مثل دو چیتوں کے کھیلتے تھے نیچے کوکہوں اسکے کے
ساتھ دو انار یعنی پستانوں اسکی سے پس طلاق دی مجھکو اور اس سے نکاح کیا پس مین نے نکاح کیا
اسکے بعد ایک مرد شریف سے سوار ہوتا گھوڑی پر اور پکڑتا تھا ہاتھ مین نیزہ اور شام کرتا تھا
اوپر مال یعنی مویشی کے اور دی مجھکو ہر راحت اور خوشبو سے اور کہا کہا تو اے ام زرع اور بھیج
میکہ اپنے مین پس اگر جمع کرتی مین ہر شے کو جو دین تھی مجھکو نہ پہنچتے بڑی چھوٹی برتن ابی زرع کو
کہا عائشہ رض نے کہا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہوں مین واسطے تیرے مثل ابی زرع کے
جیسا کہ وہ تھا واسطے ام زرع کی روایت کیا اسکو بخاری نے مدعا اصلی پر آوین کہ کلام ہمین تھا
کہ فعقروہا قدار بن سالف مع ہمراہیوں اپنے کے چلا اور اونٹنی پانی پی کے آتی تھی اسکو کونچین
کاٹین اول حملہ قدار نے کیا جسکو فرمایا اذ انبعث اشقہا اور حضرت نے فرمایا اشقی امت میری کا
قاتل علی کا ہے اور اس مقام پر کیا مناسبت ہے کہ ناقہ اللہ کی قاتل کو اللہ نے اشقی فرمایا
اور اسد اللہ کے قاتل کو حضرت نے اشقی فرمایا اور جیسے قدار قطامہ پر فریفتہ ہو کر قتل ناقہ پر
مستعد ہوا ایسا ہے ابن ملجم کوفہ مین ایک عورت قطامہ پر فریفتہ ہوا نہایت حسین تھی
اسنے نقاب مونہہ سے اوٹھا کر اپنے تئین دکہا کر چھپا لیا بولا یہ کیا بات ہے اسنے کہا تو مجھ تک
نہ پہونچیگا تا وقتیکہ علی کو نہ قتل کرے پھر اسنے شہید کیا انا للہ وانا الیہ راجعون اگر کوئی کہے
کہ ناقہ کی قتل پر تو عذاب آیا اور حضرت علی کے مقتول ہونے سے عذاب نہ آیا جواب یہ ہے کہ اگر

ذکر شہادت حضرت علی علیہ السلام

ناقہ کا بچہ رہجاتا تو اوسپر بھی عذاب نہ آتا یہان امام حسن اور امام حسین باقی تھی اور ایسے ہی امام حسین کی بعد زین العابدین باقی رہے اور نسل قیامت تک قائم رہے اور یہ بھی سبب ہے کہ عذاب استیصال آنحضرت کی دعا سے اس امت سے اوٹھایا گیا ہے شعر چو ہم دلیل امت را کہ باشد چو تو پشتیبان

چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان - آخر اونٹنی کو قتل کرکے اسکا گوشت سب بانٹکر لیگئے اور بچہ اسکا دیکھکر بھاگا جس پہاڑ مین سے وہ اونٹنی نکلی تھی تین آواز دیکر پہاڑ مین سماگیا جب حضرت صالح کو خبر ہوئی اسکی تلاش مین گئے اور لوگون نے کہا اگر بچہ اسکا تم مین رہتا تو عذاب سے بچوگے نہین عذاب لینے مین ہے اور یہ بچہ جو پہاڑ مین ہے اوس سے معلوم ہوا کہ تین آوازین دیکر اس پہاڑ مین سماگیا حضرت نے فرمایا تین آوازین نشان ہے اسکا کہ تین دن مین عذاب آئیگا جیساکہ فرمایا اللہ نے فَقَالَ تَمَتَّعُوْا فِیْ دَارِکُمْ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ ذٰلِکَ وَعْدٌ غَیْرُ مَکْذُوْبٍ

پس فائدہ اوٹھاؤ بیچ گھرون اپنے کے تین دن یہ وعدہ ہے نہیر جھٹلایا گیا ف یعنی اول دن کہ جمعرات کا تھا کہ مونہ انکے زرد ہوئے اور جمعہ کو سرخ اور ہفتہ کو سیاہ اس عرصہ مین حضرت صالح کے قتل کا ارادہ کیا انہون نے انکو اور مومنونکو بچایا حضرت صالح مسجد مین رہتے تھے یہ لوگ گھر مین آئے نہ پایا شیطان نے انکو کہا وہ تو مسجد مین ہین آنکر گھیر لیا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے پر مارا سب اندھے ہوگئے فرمایا اللہ نے فَلَمَّا جَآءَ اَمْرُنَا نَجَّیْنَا صٰلِحًا وَّالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَہٗ بِرَحْمَۃٍ مِّنَّا جبکہ آیا امر ہمارا بچالیا ہمنے صالح کو اور انکو جو ایمان لائے تھے ساتھ اسکے ساتھ رحمت اپنی کے ف وہ بموجب حکم الٰہی کے چار ہزار یا چھ ہزار مومنونکے ساتھ ملک شام کو چلے گئے اور شہر ستان عوج مین مقام کیا اور ایک روایت ہے کہ حرم مین جب وفات ہوئی صفا مروہ کے درمیان مدفون ہوئے اور بعض کہتے ہین حضر موت مین وفات پائی اور یعنی کی نجات کے ساتھ خوشی نجات انکی بھی خبردی وَمِنْ خِزْیِ یَوْمِئِذٍ اور بچایا ہمنے رسوائی اوس دن کے سے ف یعنی قیامت سے بخلاف کفار کے کہ یہاں انکا عذاب تو ہوا اور قیامت کا باقی ہے اِنَّ رَبَّکَ ہُوَ الْقَوِیُّ الْعَزِیْزُ تحقیق رب تیرا وہی قوۃ والا صاحب عزت کا ہے ف یعنی غالب ایسے سخت قوم کو دم بھر مین ساتھ ایک چیخ فرشتہ کے ہلاک کردیا جیساکہ فرمایا وَاَخَذَ الَّذِیْنَ ظَلَمُوا الصَّیْحَۃُ فَاَصْبَحُوْا فِیْ دِیَارِھِمْ جٰثِمِیْنَ کَاَنْ لَّمْ یَغْنَوْا فِیْہَا اور پکڑا انکو جنہون نے ظلم کیا تھا چنگھاڑ نے پس صبح کری بیچ گھرون اپنی کے اسحال مین کہ سرنگون تھے مرے ہوئے گویا کہ کبھی رہتے ہی نہ تھے ان گھرون مین ف اتیوار کے روز حضرت جبرئیل نے آنکر انکی دیوارین ہلائین یہ بھونچال سمجھکر باہر نکلے اور رونے لگے پھر ایک آواز انپر ماری آگ آسمان سے پیدا ہوئی اور انکو خاکستر کردیا اوس چیخ کلیجہ پھٹ گیا سب مرگئے

کوئی باقی نرہا مگر ایک شخص ابو رغال نام مکہ مین گیا تھا جب تک وہان تھا محفوظ رہا باہر آنکر طائف کی طرف اُسی عذاب مین گرفتار ہوگیا غزوہ طائف مین آپ نے اُسکے قبر کی خبر دی کہ یہ وہ شخص ہے میری خبر کی تصدیق یہ ہے کہ اُسکی قبر مین سونے کی چھڑی ساتھ مدفون ہے صحابہ نے کھود کر نکالی اس جگہ ایک شبہ ہے کہ فی دیارہم سے تو معلوم ہوتا ہے کہ گھرونمین مرے اور کان لم یغنوا فیہا سے ظاہر ہوتا ہے کہ گھرونکے باہر مرے جواب اول حالت تو بیان ہے ابتدا عذاب کی کہ تین دن تک رنگ چہرہ کے مختلف ہوئی اور دوسری حالت وقت چیخ جبرئیل کے بیان ہے کہ باہر آگئے گھرونسے یا بعض گھرونمین سے بعض باہر آگئے واللہ اعلم اب آگے حرف تنبیہ کا فرمایا اَلَآ اِنَّ ثَمُوْدَا۟ كَفَرُوْا رَبَّهُمْ آگاہ ہو تحقیق ثمود نے نا فرمانی کری رب اپنے کی ف کسیکو یہ خیال نہو کہ اتنے شہرونکو اللہ نے بیواسطہ ہلاک کیا بلکہ انکو بسبب کفر کے ہلاکت پہونچی کیونکہ وما انا بظلام للعبید ظلام صیغہ مبالغہ کا ہے اسمین اشارہ ہے کہ جو مملوک پر ظلم کرتا ہے وہ بڑا ظالم ہوتا ہے اگر ہم ظلم کرتے ظالم ٹھہرتے لیکن یہ لایق اسی سزا کے تھے اور وضع الظاہر موضع المضمر سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ بھلا کہین اپنے بندونپر ظلم کرتے ہیں اور لفظ ثمود کا بعض قاریون نے منصرف پڑھا ہے کہ اسم قبیلہ کا ہے اور ہمارے قرأة یعنی حفص کے قرأة مین غیر منصرف ہے واسطے علم اور عجمیہ کے اَلَا بُعْدًا لِّثَمُوْدَ آگاہ ہو دور رہی ہو رحمت اللہ کی سے قوم ثمود کو ف یہ تنبیہ ہے کفار مکہ کو کہ آگاہ ہو کیا حال ہوا قوم ثمود کا تم ایسا نکرنا نہین گرفتار عذاب ہو گے ان تین قصونمین ذکر عذاب کا تھا اس واسطے ایک طرز پر بیان ہوئی اور قصہ ابراہیم علیہ السلام مین بشارت کا بیان ہے اس واسطے طرز بدلدی فرمایا وَلَقَدْ جَآءَتْ رُسُلُنَآ اِبْرٰهِيْمَ بِالْبُشْرٰى قَالُوْا سَلٰمًا اور تحقیق لائے رسول ہمارے ابراہیم پاس خوشخبری لیکر کہا انہون نے سلام ف تین فرشتے تھے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل آئے لفظ جمع سے معلوم ہوتا ہے کہ کم سے کم اطلاق تین پر آتا ہے معارج النبوة مین ہے کہ ابراہیم بن آزر بن ناحور بن شارخ بن ارغو بن فالغ بن غابر اور یہ نام ہے ہود علیہ السلام کا پانچ پشتین درمیان مین ہین اور عمر آپکی باختلاف روایات دوسو برس تک ہے قتیبی نے معارف مین لکھا ہے اور محمد فخر الدین نے ایکسو انتیس اور مسعودی نے کتاب الاخبار مین ایکسو پچانوے برس کی اور یہ اصح ہے اور حلیہ آپکا سرخ و سفید رنگ اور قد نرگس چشم کشادہ سینہ ضخم الراس تھا اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین ان صاحبکم اشبہ بابراہیم اور ولادت آپکی زمانہ نمرود بن کنعان مین ہوئی کہ چھ پشتونکے فاصلہ سے سام بن نوح مین ملتا ہے اور ابتدا احوال اسکی یون ہے کہ اُسنے خواب مین دیکھا شہر بابل مین کہ دار الحکومت

قصۂ ابراہیم علیہ السلام

اُسکا تھا اوق شہر سے ایک ستارہ طلوع ہوا ہے اُسکے سبب سے نور آفتاب مہتاب کا جاتا رہا گھبرا کر نجومیوں سے پوچھا اونہون نے خبر دی ولایت بابل مین ایک لڑکا پیدا ہوگا تیری خدائی کو نابود کریگا تیری ہلاکت کا سبب ہوگا خلقت کو اپنے دین کی دعوت کریگا یہ اون چارون بادشاہون مین سے تھا کہ ہفت اقلیم کی بادشاہ ہوئے ہین سکندر اور سلیمان دو مسلمان بخت نصر اور نمرود دو کافر نمرود نے ایک جماعت مقرر کری کہ جتنی حمل مین نگہبانی کرین اُنکے اگر لڑکا پیدا ہوا تو مار ڈالین اور لڑکی ہو تو جیتا رکھین اور دروازہ شہر پر معتمد مقرر کرے کہ مرد شہر مین نجائین عورتین باہر نہ آئین جب شہر خالی ہوگیا عورتین سیر کرنے لگین آزر کی بیوی اتفاقاً اُس دروازہ پر آئے جہان آزر مقرر تھے تقدیر الٰہی سے صبر نہو سکا خلوت ہوئی حمل رہا ابن عباس سے روایت ہے کہ منجمون نے خبر دی کہ وہ لڑکا صلب باپ سے شکم مان مین آگیا یہ سنکر نہایت خفا ہوا حضرت ابراہیم کی والدہ کا حمل ظاہر نہوا پیٹ بڑا نہین جب قریب ولادت کا ہوا ایک پہاڑ مین جاکر جنتی اور غار کے مونہہ پر پتھر ڈھلکا کر چلی آئین آزر سے کہا میرے لڑکا پیدا ہوا تھا مرگیا پہاڑ مین دفن کردیا آزر کو یقین ہوا اور یہ کسی بہانے سے جاکر دودھ پلا آتی تھین ایک تفسیر مین ہے کہ ایکدن دیر ہوگئی جاکر دیکھا کہ اپنا ہاتھ چوس رہے ہین پانچون انگلیون سے پانچ چیزین شہد شراب دودھ روغن پانی نکل رہے ہین پرورش سے خاطر جمع ہوئی عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایکدن مین ہفتہ کے برابر ہفتہ مین مہینہ کے برابر بڑھتے تھے پندرہ مہینہ مین مانند پندرہ برس کے ہوئے جب تیرہ یا پندرہ برس کے ہوئے مان نے آزر کو اطلاع دی معہ سارے حال کے وہ غصہ ہوکر قتل کرنیکو چلا جب دیکھا خوش شکل محبت غالب آئی غار سے نکالکر گھر کو لائی وقت پچھلے جب زہرہ طلوع ہوا کہا حضرت ابراہیم نے آزر سے اسکو گمان کر ہو تم رب جیسا کہ فرمایا اللہ نے فلما جن علیہ اللیل رای کوکبا قال ہذا ربی ای پر علم جب اندھیرا ہوا دیکھا ایک ستارہ کو کہا یہ رب ہے کیا میرا تمہارے گمان مین فلما افل قال لا احب الافلین پس جبکہ غایب ہوا کہا نہین دوست رکھتا مین غایب ہونے والیکو کیونکہ یہ نشان حوادث کی ہے اور رب میرا اس سے پاک ہے وہ قدیم ہے اسی طرح طلوع قمر پر اور طلوع شمس پر الزام دیتے رہے اور ایک روایت مین ہے کہ اپنی مان سے پوچھا کہ میرا رب کون ہے کہا مین پھر پوچھا تیرا رب کہا آزر پوچھا آزر کا رب کہا نمرود پوچھا نمرود کا رب اس بات پر مان خفا ہوئی اور کہا اسکا رب کون ہوگا پھر اپنی مان سے پوچھا کہ میرا مونہہ اچھا ہے کیا بادشاہ کا کہا تیرے باپ کا پھر لیکے الزام دیا کہ اگر نمرود رب ہے میرے باپ کا

اُسنے اُسکو اپنے سے اچھا کیون پیدا کیا اور آپ بُرا رہا اور میرے باپ سے تجکو اور تو نے مجکو اپنے سے اچھا بنایا ایسا بھی کہین ہوتا ہے کرتا ہے معبود سے افضل ہوا اُنکی ماں کو جواب نہ آیا شعر خلیل آسا در ملک یقین زن - نوای لا احب الآفلین زن - عنان تا کی بدست شک سپاری - بہر یک روی ہر باری آری - کم ہو ہم و ترک ہر شکی کن - رخ در جہت وجہی دریکی کن - یکی دان و یکی بین و یکی جو - یکی خواہ و یکی خوان یکی گوی ⁂ اور ایک روایت مین ہے کہ جب شہر مین آئے باپ اُنکا نمرود کے پاس لیگیا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دیکھا نہایت بدشکل ہے اور غلام اور لونڈی پری پیکر صف باندے کھڑی ہین پوچھا یہ کیا رب ہے کہ اپنی شکل ایسی بُری بنائی اور بندونکی خوب صورت آخر نمرود سے مناظرہ شروع کیا اور اسکی تین قسمین ہین ایک مناظرہ وہ یہ ہے کہ بحث کرنا دو شخصونکا کہ متخاصم ہون ایک امر مین ایک کہتا ہے زید قائم دوسرا کہتا ہے زید لیس بقائم نسبت دونو کے اظہار حق کا ہو کہ حقیقت مین جو بات صحیح ہو اُسکو دونون تسلیم کرین دوسری قسم مجادلہ ہے اُسمین فقط لڑائی منظور ہوتی ہے نہ اظہار حق کا تیسری قسم مکابرہ ہے اُسمین منظور ہر ایک کو یہ ہوتا ہے کہ میری بڑائی ہو جبتک پہلی قسم علما مین ہے کچھ جھگڑا دین مین نہین ہوا اب دو قسمین اخیر کی باقی رہ گئی ہین اسی سبب کوئی بات دین کی طی نہین ہوتی ابراہیم علیہ السلام کے مناظرہ کا ذکر اللہ نے یون فرمایا الم تر الی الذی حاج ابراہیم فی ربہ ان اتاہ اللہ الملک اذ قال ابراہیم ربی الذی یحیی ویمیت قال انا احیی وامیت ایا دیکھا تو نے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُسکو کہ حجت کری ابراہیم سے بیچ مقدمہ رب اُسکے کے با وجودیکہ دیا تھا اللہ نے اُسکو ملک آیا ہے کہ نمرود ایک غریب کے گھر مین پیدا ہوا تھا ساتے بدن پر بال تھے بسبب شکل ماں باپ نے خوف کیا کہ جنگل مین پہونچوا دیا وہان مادہ چیتہ کی نے اُسکے دودہ پلایا اور پرورش کیا جنگل کے جانور بھی اسپر جو آتے تھے بوجہ اُسکی شکل سے ڈر کر بھاگتے تھے لوٹ مار قافلونکی کرتے کرتے جتھا کر لیا حتی کہ بادشاہ ہو گیا نمر کہتے ہین چیتہ کو اس واسطے اسکا نام نمرود ہوا جبکہ کہا ابراہیم نے رب میرا وہ ہے کہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے کہا نمرود نے مین بھی مارتا ہون اور جلاتا ہون جب ظلمت کفر دل پر چھا جاتی ہے تو سیدھی دلیل بھی اولٹی معلوم ہوتی ہے اور تاویل کے درپے ہوتا ہے ایک بیگناہ کو قتل کیا اور ایک واجب القصاص کو چھوڑ دیا جب حضرت نے دیکھا اسکو کہ اُسنے تاویل کری ایسی دلیل پیش کری کہ عاجز ہوا اُسکے جواب سے قال ابراہیم فان اللہ یاتی بالشمس من المشرق فات بہا من المغرب فبہت الذی کفر کہا ابراہیم نے پس تحقیق اللہ لاتا ہے آفتاب کو مشرق سے

اقسام مناظرہ

لاتو مغرب سے پس متحیر ہو گیا کافر جواب نہ بن آیا اگر کہتا کہ مشرق سے مین طلوع کرتا ہون تو تکذیب
کرتے لوگ کہ تیرے پیدا ہونے سے پہلے بھی یون ہی طلوع ہوتا ہے اور اللہ نے فرمایا کافر کی
کیا مجال ہے اور ہم قادر ہین مغرب سے طلوع کرنے پر کہ قرب قیامت کے طلوع کرینگے
الغرض حضرت ابراہیم ہمیشہ بتونکی مذمت کیا کرتے تھے اور وہ بت ۷۲ بہتر تھے سونے چاندی
پیتل لوہے لکڑی بہتر کے اور وہ صورتین انسان اور درندہ اور پرندونکی تھین ایک اونمین بڑا بت
تھا آنکھین اُسکی گوہر بیش قیمت کی تھین اتفاقاً انکا عید کا دن تھا بتونکو گوشت کے واسطے لیجاتی تھی
وہانسے آنخر جو بت کہ بتخانہ مین تھے اُنکی پرستش کیا کرتے تھے حضرت ابراہیم سے کہا تم بھی چلو
اونہون نے کہا انی سقیم اسوقت مین نجوم کا رواج تھا اس واسطے ستارون کی طرف دیکھکر کہا
مین بیمار ہون تاکہ اُنکو یقین آجائے اور چپکے سے کہا وتاللہ لاکیدن اصنامکم بعد ان تولوا مدبرین اور
قسم ہے اللہ کی البتہ کید کرونگا بتون تمہارے پیچھے اُسکے کہ جاؤ تم پیٹھ پھیر کر فجعلہم جذاذا الا کبیرا لہم
لعلہم الیہ یرجعون پس کردیا اُنکو مقطوع مگر اُنکے بڑیکو شاید وہ رجوع کرین کفر سے یہ آزر نے کہا تھا
مین تو جاتا ہون تم ان بتون کو کھانا کھلادینا اور یہ بت تراشی کیا کرتا تھا حضرت ابراہیم نے
الزاماً بتونسے کہا الا تاکلون مالکم لا تنطقون کیون نہین کھاتے کیا ہے تمکو کیون نہین بولتے پھر
بسولہ لیکر کسیکی ناک اور کسیکا کان اور کسیکا ہاتھ سبکو توڑکر بڑیکو کہ بسولہ اُسکے کندہے پر رکھدیا
جب وہ آئی تو دیکھا اور کہا من فعل ہذا بالہتنا کسنے کیا یہ ہمارے معبودونکے ساتھ کہا بعضون نے
سنا ہے ہمنے کہ وہ جوان کچھ کہہ رہا تھا جسکو ابراہیم کہتے ہین کہا لاؤ ہمارے روبرو پھر پوچھا
انت فعلت ہذا بالہتنا یا ابراہیم کیا تو نے کیا ہے یہ ہمارے معبودونکی ساتھ اے ابراہیم حضرت نے
جواب الزامی دیا بل فعلہ کبیرہم بلکہ کیا ہے اُنکے بڑے نے پھر الزام پر الزام اور دیا فسئلوہم ان
کانوا ینطقون پس پوچھو لنسے اگر یہ بول سکتے ہین پس سوچے اپنے دلمین اور کہا کہ ہم ہی ظالم ہین
فرمایا حضرت نے اتعبدون من دون اللہ ما لا ینفعکم شیأ ولا یضرکم اف لکم ایا پوجتے ہو تم سوا
اللہ کے اُس چیز کو نہ نفع دے تمکو کچھ اور نہ ضرر افسوس ہے تمہارے حال پر جب لاجواب
ہوئے تو وہ جو جاہلونکا طریقہ ہے کہنے لگے حرقوہ وانصروا الہتکم جلاؤ اُسکو آگ مین اور مدد کرو
اپنے معبودونکی کیا اہل ادیان باطل کے عقل پر پردہ پڑجاتا ہے کہ معبود عابد کی مدد کرے
نہ کہ عابد معبودکی آخر ایک چار دیواری چار کوس مین سو گز بلند اور تفسیر مدارک مین اسّی گز
طول اور بیس گز عرض کی تیار کری اور لکڑیونسے پر کردیا حتی کہ جو بیمار ہوتا نذر ماتنا کہ
اگر اچھا ہوگیا تو اتنی لکڑیان اس انبار مین ڈالونگا جب وہ آگ بھڑکی تو کوئی پاس نجا سکا
شیطان نے انکو منجنیق بنوائی اور حضرت ابراہیم کو اُسمین رکھکر آگ مین پھینکا او منجنیق ایک

مینار بنا کر اسپر لگائے تھے جیسا کہ نقل کیا اللہ نے قول انکا قالوا ابنوا لہ بنیانا فالقوہ فی الجحیم حضرت
جبرئیل بار بار آتے تھے اور تحفہ سلام باری تعالے لاتے تھے اور کہتے تھے اللہ مزاج پرسی کرتا ہے اور فرماتا ہے تو بھی
راضی ہی ہے آپنے فرمایا [illegible] انا عن ربی راض جبرئیل نے کہا اگر کہو تو ایک پر مار کر اس آگ کو
بجھا دوں آپنے کہا اللہ کا حکم ہے جبرئیل نے کہا تمہیں آپنے کہا کچھ حاجت نہیں پھر کہا خدا سے
عرض کردوں کہا وہ آپ جانتا ہے اور فرشتے ہوا اور مینہ کے آئے سبنے یہی کہا آپنے جواب دیا
[illegible] ایک خلاف انکو جو خلت کا خطاب ہوا تھا تو فرشتوں نے کہا تھا کیا سبب ہے جو ابراہیم کو خطاب
خلت کا ہوا کہ خلیل کے معنی یار کے ہیں فرشتوں کو انکا صبر اور رضا اللہ کو دکہانا منظور تھا کہ
مرتبہ انکا معلوم کریں تمام فرشتے انکا حال صبر کا دیکھتے تھے اور گریہ کرتی تھی جو لوگ کہ مدد غیر
اللہ سے مانگتے ہیں قصہ ابراہیم علیہ السلام کو دیکھیں باوجود فرشتوں کے کہنے کے یہی کہا تمسے مجھکو
کچھ حاجت نہیں اور بڑہ کر مرتبہ یہ ہے کہ فرشتوں نے کہا کہ ہم خدا سے عرض کریں اسکے
جواب میں کہا وہ میرا حال دیکھتا ہے کہنے کی کچھ حاجت نہیں شعر [illegible] ہوا دلیا [illegible]
وہ کیا ہے جو نہیں ہوتا خدا سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے پوچھا کہ تم آسمان سے
کتنی دیر میں آتے ہو کہا جسوقت ابراہیم کو آگ میں پھینکا چاہتے تھے اور یوسف کو کنوئیں میں ڈالکر
رسی کاٹ چکے تھے میں سدرۃ المنتہی پر تھا کہ [illegible] میں اور انکو [illegible] نہیں
پہنچنے دیا لیتہ پر وہ پیر لیا غرض حضرت جبرئیل نے آگ کو گرد ابراہیم کے سے ہٹا کر بحکم الہی [illegible]
کر دیا جیسا کہ فرمایا قلنا یا نار کونی بردا وسلاما علی ابراہیم کہا ہمنے اے آگ ہو جا سرد اور سلامتی
ابراہیم پر ابن عباس سے روایت ہے کہ اگر سلاما نہ فرماتا تو برودت ہو جاتی کہ مر جاتے [illegible] خوف ہلاک
کا ہوتا جبرئیل نے تخت بلور کا لاکر بچھا دیا اور حلہ بہشتی لاکر پہنا دیا اور بنفشہ اور یاسمن اور
سنبل ونرگس [illegible] گرد اگرد شگفتہ کردی اس معجزہ کو دیکھ کر نمرود تردد میں ہوا اور اسلام لانیکا
ارادہ کیا اور ایذا رسانی سے باز آیا اور چند آدمی مسلمان ہوئے انمیں سے بھتیجے ابراہیم کے
لوط علیہ السلام بن ہاران الاصغر بن تارخ اور تارخ نام ہے آزر کا اور سارہ خاتون بنت
ہاران الاکبر کہ بھائی تھا آزر کا حضرت ابراہیم کے چچا کی بیٹی تھی اور پیچھے انکے نکاح میں آئیں
اور رعضہ بنت نمرود نے اذن چاہا کہ میں بھی آپکے پاس آوں آپنے فرمایا لا الہ الا اللہ
ابراہیم خلیل اللہ کہکر چلے آؤ اسکے واسطے آگ باغ ہو گئی پھر جاکر نمرود کو سمجھایا نمرود ایمان نہ لایا
اسکا چو میخہ کرکے دھوپ میں پتھروں پر ڈالدیا جبرئیل نے اسکو نجات دی اسکے بطن سے اللہ تعالے نے
بطنا بعد بطن بیس نبی پیدا کئے اور ابراہیم کے دین کو لوگ جوق جوق قبول کرنے لگے نمرود کو
اندیشہ ہوا کہ میری سلطنت برباد ہو اور ابراہیم پر کوئی حربہ اثر نہیں کرتا بمنت پیش آیا

کہ آپ یہاں سے تشریف لیجائیے حضرت ابراہیم نے قبول کیا اور بابل سے ملک شام کو ہجرت کی کئی ایک منزل گئے تھے کہ وحی ہوئی کہ سارہ سے نکاح کرو اور یہ ایسی شکیلہ تہین کہ یوسف علیہ السلام سے دوچند کہ انکی مثل جہان مین کوئی عورت نہین ہوئی اسوقت ابراہیم کی عمر اڑتیس برس یا پچھتر برس کی تھی اور تفسیر عزیزی مین ہے کہ حضرت ابراہیم جب اپنے باپ اور قوم کے ایمان لانے سے مایوس ہوئے تو وطن چھوڑ کر اپنے چچا پاس حیران مین آئے انہون نے سارہ سے نکاح کر دیا اس غرض سے کہ بطمع مال و منال اور حسن و جمال اپنے دین سے پھر جاینگا حضرت نے بیان توحید اور رد شرک کرنا شروع کیا اور سارہ بھی انکے موافق ہوگئین چچا نے مال و اسباب چھین کر نکال دیا حضرت معہ سارہ کے مصر کو روانہ ہوئے سارہ نے چند عہد لئے حضرت نے بحکم وحی قبول کئے اس قصہ مین امت محمدیہ کو چند باتون کی تعلیم ہے ایک توصیہ کرنا اور مدد نہ مانگنا غیر اللہ سے اور توحید مین پکا رہنا وقت آرام اور تکلیف کے اور امر بالمعروف و نہی عن المنکر کرنا اور عورتون کو تابعداری خاوند کی ماں باپ سے بھی زیادہ کرنی اور مال دنیا سے بے طمع ہونا اور مرد و نکو عورت پاکدامنو نکی خاطر کرنی الغرض راستہ مین ایک بادشاہ جابر تھا جو عورت حسین سنتا پکڑوا منگواتا اور اسکے شوہر کو قتل کرتا اور اگر کوئی اور اقارب ہوتا چھوڑ دیتا تھا حضرت نے سارہ سے کہا اللہ میرے ناموس کی ہتک نکریگا تم خاطر جمع رکھو اگر کوئی میرے حال سے سوال کرے کہنا میرا دینی بھائی ہے اس قسم کا توریہ جایز ہے سپاہی آنکر سارہ کو لیگئے حضرت ابراہیم نماز پر کھڑے ہوگئے جب سارہ خاتون وہان پہنچین اُسنے ارادہ بے ادبی کا کیا سارہ نے کہا مین ذرا مونہہ دہولون اور اپنی رسم عبادت ادا کرلون اُسنے مہلت دی آپ نے نماز کو طول دیا اُسنے جب دیکھا یہ فارغ نہین ہوتے عین نماز مین ہاتھہ دراز کیا اللہ نے مرگی اسپر مسلط کیا سارہ نے بخوف قتل کے دعا کری اچھا ہوگیا پھر ایسا ہی ارادہ کیا تین بار یہی حال ہوا آخر لاچار ہوا کہا یہ عورت جنات مین سے معلوم ہوتی ہے اسکو لیجاؤ اور وہ عورت جو ہمارے ہان قید ہے اوسکو بھی اسکے ساتھ کردو وہ بھی ایسی قسم کی ہے حضرت ہاجرہ کو انکے ساتھ کیا حضرت سارہ اور ابراہیم کے درمیان سے اللہ نے حجاب دور کر دیا تھا جو جو کچھ گذرا سب معاینہ تھا اور تفسیر بحر المواج مین ہے وجہ تسمیہ ہاجرہ کے یہ ہے کہ سارہ نے کہا تھا ہا اجرک پہر فلسطین مین کہ بیت المقدس سے تیرہ میل ہے آنکر قیام کیا وہانکے آدمیون نے بڑا اعزاز اور اکرام کیا اور دعوت اسلام قبول کری اور زراعت کے وسیلہ سے اپکے پاس مویشی اور غلام اور کنیزک اور کثرت مال ہوئی یہانتک کہ آپنے

لنگر جاری کیا اور لوط علیہ السلام کو برسم رسالت سدوم اور دیگر شہرات کیطرف بھیجا اور حضرت
جبرئیل بہشت سے ایک پتھر لائے جہان بیت المقدس ہے رکھا اور کہا یہ قبلہ تمہارا ہے
معالم التنزیل مین علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ نمرود نی جب معجزہ ابراہیم کا دیکھا
تو خدا کے دیکھنے کا مشتاق ہوا ایک مینار پانچ ہزار گز کا تین برس کی مدت مین بنایا گیا جب اسپر
چڑھنے کو جب چڑھا تو ویسا ہی معلوم ہوا جیسا زمین پر سے پھر دوسرے روز وہ گر پڑا بہت
لوگ دبکر ہلاک ہوئے بولا ابراہیم کے خدا نے میرا مینار گرا دیا اب مین خدا سے لڑونگا شیطان نے
تدبیر بتائی کہ ایک صندوق بنا اور چار کرگس چارون گوشونپر باندھ اور چار نیزہ نصب کر کے
اسمین گوشت لٹکا وہ گوشت کو دیکھکر اوڑینگی ایسا ہی کیا تین دن کے بعد نمرود نے کھڑکی کھولکر دیکھا
آسمان اوتنا ہی اونچا پایا نیچے دیکھا بجز پانی کے نظر نہ آیا ایک رات دن اور صعود کیا اور کمان مین تیر رکھکر
شست باندھی خواص جو اسکے ساتھ تھا کہا کیا کرتا ہے کہا خدا کو مارتا ہون اسنے کہا خدا تو
ایسا ہے کہ سبکو مقہور کرتا ہے کیون احمق بنتا ہے اس خواص کو گرا دیا اللہ نے بہشت مین
داخل کیا اور اسنے تیر آسمان پر مارا حکم ہوا کہ مچھلی کے خون مین تیر آلودہ کر کے اسکے اوپر ڈالدو
نمرود نہایت خوش ہوا کہ خدا کو مار لیا حضرت ابراہیم سے کہا تیرے خدا کا لشکر کتنا ہے آپنے فرمایا
بے شمار نمرود نی کہا مین لشکر جمع کرتا ہون تو بھی خدا کے لشکر کو لا ساری فوج میدان مین جمع کر
حضرت ابراہیم نے دعا کری فرشتونکو حکم ہوا کہ وہ قاف مین سے مچھر معہ دہر فرد نمرود کے کھولدو
آسمان پر مچھر مثل ابر کے آگئے حضرت نے فرمایا یہ لشکر ہے میرے خدا کا سب نے نقارے بجائے بوق
پھونکے دھوان کیا کہ اس سے مچھر بھاگ جائین وہ تو قہر آلہی تھا ہر آدمی پر ایک ایک مچھر آن بیٹھا
اور خیموم سے سارا مغز اور گوشت کہا لیا رگ و ریشہ تک نچھوڑا ساری فوج ہلاک ہوئی نمرود
خوف کھا کر بھاگا اپنے گھر مین گیا یہی حال کہہ رہا تھا کہ ایک مچھر اسکے ہر اعضا مین سے ایک
ہی ایک تھا یعنی لنگڑا کانا اسکی ران پر آنکر بیٹھا اسنے کہا ایسی شکل دن جانورونکے تھے ناگہان وہ
ناک مین گھس گیا چالیس روز بیچین رہا جب کوئی سر پر کچھ مارتا تو آرام رہتا اور مشہور یون ہے
کہ جوتی کے تلے سے سر کوبی ہوتی تھی اسحال مین حکم ہوا ابراہیم کو جا اسکے پاس آپ تشریف
لیگئے اور کہا اب بھی ایمان لا کہ لا الہ الا اللہ ابراہیم خلیل اللہ نہ کہا تمام در اور دیوار سے
آواز کلمہ کی بلند ہوئی کم بخت نے کہا سب اسباب جلا کر دریا مین بہا دو اور دیوارونکو توڑ
ڈالو جبرئیل نے کہا اے ابراہیم تو ہی کا فر نہین گذرا کہ اسنے وقت عذاب کے توبہ نکری ہو مگر یہ بڑا
اشد ہے کہ اب بھی خدا سے نہین ڈرتا آخر ہلاک ہوا بعد اسکی ساری قوم اسلام لائی اور حضرت
ابراہیم کی ملت کی ہمارے دین مین بہت باتین موجود ہین تفسیر عزیزی مین تینتالیس باتین

لکھی ہین اور کہا کہ ماسوا انکے اور بہت ہین ازانجملہ ختنہ کرنا عقیقہ کرنا بت شکنی جہاد مہمان نوازی
وغیرہ نقل ہی ایکروز کوئی مہمان نہ آیا اور آپ بغیر مہمان کے کہانا کھاتے تھے تین روز گذرے
بعد اوسکے ایک مہمان آیا جب اُسکے ساتھ کھانیکو بیٹھے اُسنے بسم اللہ نکہی آپنے مکروہ
جانا اور کھانا نہ کھایا وہ مہمان بھی بھوکا چلا گیا جناب باریسے وحی آئی کہ اتنی مدت سے اُسکو
باوجود کفر کے اُسکو ہم رزق دیتے ہین آج تیرے پاس گیا تو محروم رہا آپ اُسکے پیچھے گئے اور
منت کرکے لائے اُسنے اول کے اعتراض اور دوبارہ سماجت کا سبب پوچھا آپنے بیان کیا
وہ سنکر رو دیا اور اسکو ہدایت ہوئی اس طرح ایک جماعت مجوس آپکی مہمان ہوئی بعد کھانا
کھانیکی بہت خوش ہوئے اور کہا اے ابراہیم تو بڑا مہمان نواز ہے افسوس کہ ہمسے تیرے
احسانونکا بدلہ کچھہ نہین ہوسکتا حضرت نے فرمایا ایک کام میرا ہے اگر کرو سبنے کہا بسر و چشم فرمایا کہ
میرے رب کو ایک سجدہ کرلو مجوس نے کہا ہمین ہمارا کیا نقصان ہے ولیکن تو ہمارا دین مرضی ہے
اسکی بھی خاطر کرلو وہ سجدہ مین گرے حضرت اسوقت دعا مین مشغول ہوئے کہ اے رب پہلا
پھسلا کر تیرے دروازہ پر لانا تو میرا کام تھا اب ہدایت تیرے اختیار مین ہے سجدہ کیا تھا
اونہون نے کفر کی حالت مین اوٹھے مومن ہوکر چنانچہ عرب مین ابتک یہ رسم بدوّن مین جاری ہے
کہ اگر اُنکے پاس کچھہ نہو تو مہمانکے واسطے اونٹ کو ذبح کر ڈالتے ہین ہمارے ملک مین یہ رسم
نہین اُسکے بدلہ مین حقہ مقرر کیا ہے اور بہت ہوا تو پان اور اپنے قرابت والونکی تو مہمانی
کرتے بھی ہین کہ اُنسے مکافات کی امید ہوتی ہے چاہیے کہ اجنبی کی بھی مہمانی ایسی ہی ہو کہ
جس سے بدل کی امید نہو تاکہ ثواب ہو **شعر** بزرگان مسافر بجان پرورند ٭ کہ تا نام نکو شان
بعالم برند ٭ مدعا اصلی پر آوین جب فرشتون نے سلام کیا حضرت ابراہیم نے جواب دیا قَالَ
سَلَامٌ فَمَا لَبِثَ اَنْ جَآءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ ۝ کہا سلام تمہارے اور پھر بھی بس نہ ٹھہری لائے
بچھڑی بھنے ہوئی سے **ف** اور جگہ آیا ہے عجل سمین یعنی بچھڑا فربہ چکنا بعد سلام کے تاخیر نکرکے
جلد ہی گوشت مہمانونکے آگے رکھا دہی موجود تھا اُسوقت آداب ضیافت سے ہے کہ مہمان
فرمایش کچھہ نکرے جو صاحب خانہ کو میسر ہو قبول کرے اور صاحب خانہ کو چاہیئے ما حضر سے
دریغ نکرے اگر مقدور نہو تو تکلف کے درپے نہو ہمارے دیار مین تو خرابیکا باعث یہی ہے کہ قرض
کرتے ہین مہمان کے واسطے اور مہمانو تمین یہ عادت بری ہے کہ غریب کے کھانے کو نام دھرتے
ہین وہ شرمندہ ہوتا ہے **شعر** بلاسے ذوق تکلف مین ہے تکلیف سراسر ٭ آرام سے ہین وہ جو
تکلف نہین کرتے ۔ وہ فرشتہ تھے کھانے سے پاک فَلَمَّا رَآٰ اَيْدِيَهُمْ لَا تَصِلُ اِلَيْهِ
نَكِرَهُمْ وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً ۭ جبکہ دیکھا ابراہیم نے نہین ڈالتے ہاتھ اپنے

طرف کھانیکے اور بری جانا انکو اور دلمین خوف کیا ف یہ عرب کی رسم تھی جو مہمان کھانا نہ کھاتا
تھا تو جانتے تھے کہ یہ کچھ دشمنی کریگا یہان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ انبیا کو علم غیب نہین ہوتا اگر
ہوتا تو کھانا کیون لاتے جانتے کہ فرشتے ہین اور خوف کیون کرتے کہا فرشتون سے قالوا
لا تخف انا ارسلنا الی قوم لوط کہا نہ خوف کر ہم بھیجے گئے ہین طرف قوم لوط کے
ف کیا فصاحت قرآنکی ہے کہ اس قصہ کو اور جگہ اور ہی مضمون کے ساتھ بیان کیا فرمایا
لا تخف وبشروه بغلام علیم فاقبلت امرأته فی صرة فصکت وجهها وقالت عجوز عقیم یعنی نہ خوف کر
اور بشارت دی ابراہیم کو ساتھ لڑکے علم والیکے پس آئی بیوی اسکی درحالیکہ پکارتی پس
کوٹا ماتھا اپنا اور کہا بڑھیا بانجھ ہون ف یہ محاورہ ہمارا بھی ہے کہ وقت تعجب کے عورتین ماتھا کوٹتی ہین
اور سورہ حجر مین ہے ابشرتمونی علی ان مسنی الکبر فبم تبشرون کیا خوشی سناتے ہو مجھکو اور اسکے آیا
مجھکو بڑھاپا پس کیسی بشارت ہے یعنی اسباب ظاہری تو مفقود ہین میری عمر ایکسو بیس برسکی اور
سارہ کی عمر نناوین برسکی اور بانجھ ہے وامرأته قائمة فضحکت فبشرناها باسحق
ومن وراء اسحق یعقوب اور بیوی اسکی کھڑی تھی پس مسکرائی پس بشارت دی ہمنے اسکو
اسحق کے اور سوا اسحق کے یعقوب کے یعنی بیٹے اور پوتے کے اور بیویکا کھانا لانیکے واسطے
کھڑا ہوتا تھا مہمانونکے واسطے اس جگہ دو شبہ ہین کہ بشروه ضمیر متکلم طرف فرشتونکے دوسری ضمیر
حضرت ابراہیم کیطرف راجع ہے اور اس سورت مین ضمیر متکلم طرف اللہ کے دوسری ضمیر طرف
سارہ کے ہے جواب یہ ہے دونو جگہ نسبت فرشتون کی طرف ہے کیونکہ فعل وکیل کا قائم مقام فعل
موکل کے ہوتا ہے اور جو شبہ ہے شاید دونونکو دی ہو قالت یویلتی ءالد وانا عجوز
وهذا بعلی شیخا ان هذا لشیء عجیب کہا اے افسوس کیا مین جنونگی حال یہ کہ مین بڑھیا
اور یہ خاوند میرا بڑھا تحقیق یہ بات عجیب ہے ف نسبت اللہ کے نزدیک کچھ تعجب نہین کہ بے
اسباب ظاہری پیدا کرنا آسان ہے جیسے آدم کو پیدا کیا اسواسطے فرمایا قالوا اتعجبین
من امر اللہ رحمت اللہ وبرکاته علیکم اهل البیت انه حمید مجید
کہا فرشتون نے کیا تعجب کرتی ہو تم اللہ کے حکم سے رحمت اللہ کی اور برکت اسکی تمپر ہے
اے اہل بیت تحقیق وہ سراہا گیا بزرگ ہے ف فرشتونکا آداب دیکھو کہ نبی کی بیوی سے
کیسی گفتگو کرتے ہین ایک تو [illegible] باوجودیکہ مخاطب سارہ ہین اور کوئی نہین اور
پھر [illegible] کہ [illegible] آپ کہتے ہین تو نہین کہتے اور دوسری [illegible] اور
[illegible] کہ اہل بیت کا اطلاق بیوی پر نہین آتا اس
آیت مین [illegible] کہ ابراہیم علیہ السلام کے یہان نہ داماد ہے نہ بیٹی فقط آپ اور آپکی بیوی ہین

اہل بیت کا لفظ آیا اور انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت و یطہرکم اس آیت سے بیویکو
خارج کرتے ہین اور غرض فاسد انکی عدم برائت عائشہ صدیقہ کی ہے امہات المومنین کا رتبہ
نہین پہچانتے کہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے وازواجہ امہاتہم اور قرآن مین فضائل ازواج کے
مذکور ہین آنکھون پر پٹی باندہ لی ہے لعنت اللہ علیہم اجمعین بہت ہی برا عقیدہ ہے
حبک الشی یعمی ویصم نظم کسے بدیدۂ انکار گر نگاہ کند۔ نشان صورت یوسف دہد بنا خوبی
دگر بچشم ارادت نظر کند در دیو۔ فرشتہ اش بنماید بچشم محبوبی ٭ مدعا اصلی پر آوین کہ حضرت
سارہ کو آرزو بچہ کی تھی اور حضرت ابراہیم بھی دعا کرتے تھے اس واسطے کہ سارہ نے حضرت ہاجرہ کو
ابراہیم کو صحبت کیلئے دیدیا تھا کہ مین تو بانجہ ہون شاید انکے بطن سے کوئی بچہ ہو اور یہ قصہ اس
خوشخبری کی پہلے کا ہی کہ حضرت اسمٰعیل بطن ہاجرہ سے پیدا ہو چکے تھے اور بمقتضاے بشریت
حضرت سارہ کو رشک ہوتا اس سبب حضرت ابراہیم اسمٰعیل کو چھپ کر پیار کرتے ایکروز دیکھلیا
نہایت غصہ ہوئین اور کہا اپنے ہونٹ کاٹو اور شرمگاہ اور ہاتھ اور اُس بچہ اور اُسکی ماکو ایسے
جنگل مین چھوڑ آؤ جہان دانہ پانی کچھ نہو آپ منتظر وحی ہوئے حکم آیا کہ سارہ نے اسلام مین ساتھ
دیا ہے اور تو نے عہد بھی ہمارے حکم سے کرلیا ہے اب کر جو یہ کہتی ہے سبحان اللہ جو بیوی اپنے
خاوند کے دین مین مددگار ہوتی ہے اللہ جل شانہ کو اُسکی ایسی ہی خاطر منظور ہوتی ہے حکم ہوا
ہاتھونکے بدلہ ناخن اور ہونٹونکے بدلے لب کترواؤ اور شرمگاہ کے بدلہ ختنہ کرو ہاجرہ اور اسمٰعیل کو
بہدایت جبرئیل مکہ کی جانب لیکر چلے کہ وہ چٹیل میدان تھا وہان چھوڑا جہان آب چاہ زمزم ہے
اور ایک مشک پانی اور تھوڑی کھجورین انکے پاس رکھین اور آپ پشت پھیر کر چلے حضرت
ہاجرہ نے آواز دی آپنے جواب ندیا حتی کہ تین بار پکارا آپ چپ رہے جب لاچار دیکھا کہ جواب
نہین دیتے کہا اس مسکن در ندو مین کہ جہان آب و دانہ آدمی آدمزاد نہین کسی درخت کا
سایہ نہین تم جو ہمکو چھوڑ کر چلے یہ تو کہو کہ اپنی خوشی سے یا خدا کا حکم ہے اپنے فرمایا خدا کا حکم ہے
حضرت ہاجرہ نے کہا حسبنا اللہ رضینا باللہ ربا اور حضرت ابراہیم اعلی مکہ کے ٹیلہ کے آڑ مین
انکر روئے اور دعا کری ربنا انی اسکنت من ذریتی بواد غیر ذی زرع عند بیتک المحرم ربنا
لیقیموا الصلوۃ فاجعل افئدۃ من الناس تہوی الیہم وارزقہم من الثمرات لعلہم یشکرون اے رب
میرے تحقیق مینے سکونت دی بعضی اولاد اپنیکو بیچ جنگل کے کہ کہتے نہین یہان نزدیک گھر
تیری کے جو عزت والا ہے لیے رب میرے تاکہ قائم کرین وہ نماز پس گردان دل لوگونکی مائل
طرف اُسکے اور رزق دے انکو میوونسے تاکہ یہ شکر کرین ف اگر کوئی شبہ کرے بیت اللہ
اُسوقت موجود کہان تھا جواب یہ ہے کہ قبل طوفان کے اوٹھایا گیا تھا وہ بنیاد قائم تھی اہی

ذکر زمزم

حد پر اوٹھایا گیا اول ملائکہ نے بنایا تھا دویم آدم علیہ السلام نے مابین ان دونون بناؤنکے فاصلہ
بارہ ہزار برس کا تھا سوم حضرت شیث نے چہارم حضرت ابراہیم نے پنجم جرہم کے قبیلہ نے
ششم عمالقہ نے ہفتم قصی بن کلاب نے ہشتم قریش نے کہ جب عمر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پچیس برس کی
تھی حجر اسود پر جھگڑا ہوا کہ کون لگائے حضرت کو حکم کیا آپنے فیصلہ کیا کہ چادر بچھا کر اسمین رکھکر
سب ملکر اوٹھاؤ اور پھر مجھکو وکیل اپنی طرف سے کردو کہ مین اسکو رکھدون سبنے پسند کیا نہم عبد اللہ
بن زبیر نے دہم حجاج بن یوسف نے یازدہم سلطان مراد خان نے بیچ سنہ ایکہزار چالیس کے
مدعا اصلی پر آؤ ہین حضرت ابراہیم چشم پرنم دعا کرکے ملک شام کو روانہ ہوئے جب حضرت
ہاجرہ پاس پانی ہوچکا اور دودھ خشک ہوچلا اور پیاس شدت کی غالب آئی اور حضرت اسمعیل
بغیر دودھ کے مضطرب ہوئے انکو جہان زمزم ہے بٹھا کر پانیکی تلاش مین کوہ صفا پر چڑھین پھر
اوترکر جانب کوہ مروہ کے چلین درمیان مین نشیب تھا وہانسے اسمعیل نہ معلوم ہوتے تھے دوڑکر
چلین پھر مروہ پر چڑھین اسیطرح مضطرب ہوکر سات پھیرے کئے کچھ نشان پانیکا نپایا اللہ کو

ذکر تابعداری شوہر

وہ افعال ایسے پسند آئے کہ آجتک جاری کر رکھے ہین سبب یہ ہے کہ تابعداری خاوند کی ایسی کری
کہ جنگل لق ودق مین مع بچہ کے چھوڑ گئے اور عذر نکیا اور توکل خدا پر کیا خوش نصیبی ان عورتونکی
جو رضامندی اپنے خاوند کی شب و روز ڈھونڈتی ہین حدیث ایما امرأة ماتت وزوجہا
راض عنہا دخلت الجنۃ ترمذی مین ام سلمہ سے منقول ہے کہ فرمایا حضرت نے جو عورت کہ مرے
اسحال مین کہ خاوند اسکا اس سے راضی ہو داخل ہوگے جنت مین اور مشکوۃ المصابیح مین ہے فرمایا
حضرت نے المرأة اذا صلت خمسہا وصامت شہرہا واحصنت فرجہا واطاعت بعلہا فلتدخل
من ای ابواب الجنۃ شاءت عورت جبکہ پڑھے پانچون وقت کی نماز اور روزہ رکھے رمضانکے
اور نگہبانی کرے اپنی شرمگاہ کی اور تابعداری کرے اپنے شوہر کی بس چاہئے کہ داخل ہو
جس دروازہ سے چاہے بہشت مین کلام اسمین تھا کہ ہاجرہ آخر مایوس ہوکر اسمعیل کے پاس
آئین دیکھا کہ ایڑیین رگڑ رہی ہین اور چشمہ وہانسے نکلا گھبراکر بولین زمزم اور گرد اسکی مٹی لگا
دی حضرت فرماتی ہین اگر ہاجرہ نروکتین قیامت تک جاری رہتا آخر قوم جرہم بنی عم ابراہیم
علیہ السلام کے وہان آئے باجازت ہاجرہ کے طرح آبادی کے شروع کرے اور سردار اس
قبیلہ کا قصاص بن عمرو تھا اور ایک قبیلہ اور یمن سے اپنے ساتھ لایا سردار اسکا قطورہ سمنیع بن
عامر تھا یہ دو قبیلہ خدمت حضرت ہاجرہ کی بخوبی کرتے رہے اور انکو بسبب ان قبیلونکے
جمعیت حاصل ہوئی جبرئیل نے حضرت ابراہیم کو انتظام ہاجرہ اور اسمعیل سے خبر دی
سارہ سے اجازت چاہ کر خبر کو گئے دونو کو دیکھکر بہت خوش ہوئے ایک شب خواب دیکھا

کہ کوئی شخص کہتا ہے اپنے بیٹے کو ذبح کر دتین روز تک یہی دیکھا اور سو سو اونٹ قربانی کری
پھر بھی یہی خواب دیکھا پھر اسمعیل کو لیکر منا کو چلے اور ایک رسی اور چھری لی ہاجرہ نے پوچھا
کہ کہان جاتے ہو کہا ایک دوست کے گھر مہمان جاتے ہین پوچھا یہ چھری اور رسی کیون
لی ہے فرمایا وہ دوست بڑا کریم ہے شاید کوئی جانور ہمکو دے تو باندھ کر لاؤن جو نہ چل سکیگا
ذبح کر کے لاؤنگا شیطن نے ہاجرہ کو بہکایا کہ اسمعیل کو ذبح کرنیکو لیگئے ہین اونہون نے کہا کہ کہین
باپ بھی بیٹے کو ذبح کرتا ہے لاحول پڑھتے ہی وہ بھاگا جاتا اونہون نے کہ شیطن ہے جب جمرہ کے
پاس پہونچے حضرت ابراہیم پاس آیا کہا یہہ خواب آپکا وسوسہ شیطانی ہے کیون بیٹے کو ذبح کرتے ہو
آپنے بھی لاحول پڑہی اور اللہ اکبر کہکر آگے اور بڑہے اور پتھر مارے اور کہا دور ہو مردود اور جمرہ وسطی کے
پاس آنکر حضرت اسمعیل کو بہکایا کہ اے لڑکے یہ تیرا باپ تجکو ذبح کریگا اونہون نے کہا ایسا بھی کہین
ہوتا ہے لاحول پڑہے اور پتھر مارے پھر تیسرے جمرہ پاس آنکر کہا اسکو خدا کا حکم ہوا ہے اسمعیل نے
جواب دیا اگر خدا کا حکم ہے تو اسمعیل کی اگر سو جانین ہون تو قربان ہین اور پتھر مارے اسی سبب سے
حجاج رمی الجمار کرتے ہین جب منحر مین پہونچے کہا یا بنی انی اری فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تری
اے بچے میرے تحقیق مین دیکھتا ہون خواب مین کہ مین ذبح کرتا ہون تجکو پس خیال کر تو کیا
دیکھتا ہے تو کہا اسمعیل نے یا ابت افعل ما تومر ستجدنی انشاء اللہ من الصابرین اے باپ میرے
جو حکم کیا گیا ہے تو وہ بجا لا تجکو تو جماعت صابرین سے اسمعیل علیہ السلام کی عمر اسوقت باختلاف
روایات سات برس یا تیرہ برس کے تھی حضرت ابراہیم کو تین وصیتین کرین ایک تو یہ کہ میرے ہاتھ پانون
باندہ دو کہ تڑپنے مین خون مین آپکے کپڑے نہ آلودہ ہون دوسرے مونہہ میرا زمین کیطرف کر دو کہ
شفقت پدری حکم خدا سے باز نرکھے تیسرے یہ کرتہ میرا میری مان کو دینا کہ خون آلودہ دیکھکر
میری خوشبو سے اپنی تسکین کرے پھر کہا نہین ہاتھ پانون نہ باندہو اللہ جل شانہ فرمائیگا ہاتھ پانون
بندہوا کر آیا خوشی سے جان ندے اور یہ ثابت قدم رہنا بسبب انشاء اللہ کہنے کے تھا مگر یہان ایک
شبہہ ہے کہ انشاء اللہ حضرت موسیٰ نے بھی کہا تھا ستجدنی انشاء اللہ صابرا ولا اعصی لک امرا اور
ثابت نرہے جواب یہی کہ اسمعیل علیہ السلام کے کلام مین کسر نفسی پائی جاتی ہے کہ من الصابرین کہا
اور موسیٰ علیہ السلام کے کلام مین دعویٰ پایا جاتا ہے کہ صابرا کہا اور اس دعوے پر سوا اور تاکید بھی کری
کہ ولا اعصی لک کہا اصل مطلب پر آوین فلما اسلما وتلہ للجبین پس جبکہ تسلیم کیا دونون نے یعنی ذبح کرنا
اور ذبح ہونا اور پچھاڑا اسکو پیشانی کے بل بڑا افسوس ہے اونپر کہ قربانی سے ایک بکری کے جی چراتے
ہین باوجودیکہ حدیث مین آیا ہے کہ پلصراط پر سواری بنیگی اور اسکا پیشاب اور گوبر میزان مین تولا
جائیگا اور جتنے بال اسپر ہین اتنے نیکیان لکھی جائینگی اگر اسمعیل ذبح ہو جاتے تو تمکو بھی اولاد کے ذبح کا

ذکر خواب ابراہیم

وسوسہ شیطان کا

ذکر ذبح اسمعیل علیہ السلام

ذکر قربانی

حکم ہوتا پھر کون ثابت قدم رہتا اور یہ بھی اس قصہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب شیطان نبیونکو بھی ایسے
وسوسہ ڈالتا ہے تو ہماری تمہاری کچھ اصل نہین بڑا دشمن جانو اسکو اور اسکے فریب سے بچو ان الشیطان
لکم عدو فاتخذوہ عدوا اللہ فرماتا ہے اور جو بات کرنیکا ارادہ ہو تعلی نہو عاجز بنے رہو اور انشاء اللہ
کہو کہ وہ کام سرانجام کو پہونچے پھر ابراہیم علیہ السلام نے چھری پھیری چھری نے کام نہ دیا آپ
غصہ ہوئے پھر زور سے پھیرا چھری مین سے آواز آئی کہ تمکو خدانے حکم ذبح کا ایک مرتبہ کیا ہے
مجکو ستر بار منع کیا ہے کہ اسمعیل کا گلا نہ کاٹیو اور ایک روایت مین ہے کہ چھری چل گئی اور جبرئیل نے
اسمعیل کو نکال لیا اور دُنبہ جو ہابیل قابیل کے وقت کا بہشت مین تھا لاکر ذبح کروا دیا اور کہا
اللہ اکبر اللہ اکبر حضرت اسمعیل نے کہا لا الہ الا اللہ واللہ اکبر حضرت ابراہیم نے کہا اللہ اکبر وللہ الحمد
شکریہ اداکیا کہ اللہ کے حکم سے ادا ہوا اور آنکھین کھولین آواز آئی وناد یناہ ان یا ابراہیم قد
صدقت الرؤیا انا کذلک نجزی المحسنین ان ہذا لہو البلاء المبین وفدیناہ بذبح عظیم اور ندا کری ہمنے
کہ یا ابراہیم بیشک سچا کیا تو نے خواب اپنا ایسا ہی بدلا دیتے ہین ہم نیکی کرنیوالونکو تحقیق یہ آزمایش تھی
ظاہر اور فدیہ دیا ہمنے اسکا ساتھ ذبح بڑیکے ف اور یہ جو خلت کا خطاب ہوا تھا فرشتون نے
تعجب کیا کہ کیا سبب سے ہے جو اللہ نے اپنا یار کہا ہے جب اسمعیل کے گلے پر چھری رکھی تمام
فرشتے روئے اور قائل ہوئے کہ کمال فرمان برداری کی یہی سبب ہے خلت کا جو نعمتین
کہ اللہ نے انبیاء سابقین کو دی ہین امت محمدیہ کا بھی اسمین حصہ پہلی ہی لگا رکھا ہے جو جو
افعال حضرت ابراہیم سے ہوئی ظاہر ہے کہ موسم حج مین وہ باتین امت محمدیہ کو بھی دی ہین
اور فرمایا ایسا ہی بدلا دیتے ہین ہم محسنین کو احسان دو قسم ہے ایک تو اللہ کے ساتھ وہ یہ ہے
کہ عبادت کو خوشی دل سے مع ارکان فرایض واجبات سنن مستحبات کے ادا کرنا دوسرا اللہ کے
مخلوق کے ساتھ احسان کرنا انکی خیر خواہی کرنا احسان کا بدلا تو احسان ہوا ہی کرتا ہے مگر جو برائی
کرے اپنے ساتھ اُسکے ساتھ احسان کرنا اجر عظیم ہے شعر بدی را بدی سہل باشد جزا ۔ اگر مردی
احسن الی من اسا ۔ اور حدیث ہے صل من قطعک واعف عمن ظلمک غایت درجہ یہ ہے
اگر نیکی نہو تو بدی تو کسی کے ساتھ نکرے شعر امیدوار بود آدمی بخیر کسان ۔ مرا بخیر تو امید نیست
بدمرسان ۔ غرض وہ دونبہ اور حضرت اسمعیل کو لیکر انکی والدہ پاس لے وہ جو چلتے وقت حضرت
ابراہیم کہہ گئے تھے اللہ نے انکو سچا کیا بعد مراجعت ابراہیم کے حضرت ہاجرہ کا انتقال ہوا کہ
اسمعیل کی عمر گیارہ یا پندرہ برس کی تھی والدہ کی مفارقت کا بڑا رنج ہوا چاہا کہ ہجرت کرین بنی جرہم نے
نجانے دیا اور ایک لڑکی کا اپنے قبیلہ مین سے انکے ساتھ نکاح کر دیا تفسیر معالم التنزیل اور بحر المواج
اور تفسیر زاہدی مین ہے بعد انتقال ہاجرہ کے ابراہیم مکہ مین تشریف لائے اسمعیل گھر مین تھے

انکی بیوی سے پوچھا کہ تمہارے گذر کیونکر ہوتی ہے اُسنے کہا فقط گوشت شکار کا اور زمزم ہے
کھاتے پیتے ہین تنگی کی گذران ہے حضرت نے فرمایا کہ اسمعیل سے کہنا تیرے گھر کی چوکھٹ
بری ہے اسکو بدلنا یہہ کہکر چلے گئے اسمعیل جب آئے بموجب نصیحت باپکی بیویکو طلاق دی
شعر زن بد در سرائے مرد نکو است - ہمدرین عالم است دوزخ اوست - زنہار از قرین بد زنہار
وقنا ربنا عذاب النار - اور ایک اور لڑکیسے نکاح کیا پھر دوبارہ آئے اسمعیل شکار کو گئے تھے بیوی نے
حلیہ پہچانکر کہا آپ اوترکر تشریف رکھئے فرمایا مجکو زمین پر اوترنیکا حکم نہین ہے اُسنے ایک پتھر لاکر
رکھا اور کہا اسپر اوترو اور سر ریش اُنکی دھوئی پوچھا کیونکر گذر ہوتی ہے کہا الحمد للہ حلال
طیب کھانا اللہ دیتا ہے آپنے کہا اسمعیل سے کہنا دہلیز تمہارے بہت اچھی ہے اسکی محافظت
کرنا جب اسمعیل آئے بیوی سے کہا وہ میرے باپ تھے تمہاری تعریف کر گئے ہین شعر
خاتون خوب سیرت و پاکیزہ روئی را ٭ نقش و نگار خاتم فیروزہ گو مباش ٭ درویش نیک خصلت
و فرخندہ رای را ٭ نان رباط و لقمہ دریوزہ گو مباش ٭ پھر حضرت ابراہیم نے سارہ خاتون سے کہا
کہ مین چندبار گیا اسمعیل سے ملاقات نہوئی اگر کہو تو مین چند روز وہان جاکر رہون انہون نے
بخوشی اجازت دی اور رشک نرہا کہ انکے بھی اسحق پیدا ہو چکے تھے اور ہاجرہ کا انتقال ہوچکا
تھا پھر آئے تو اسمعیل سے ملاقات ہوئی پھر انکو حکم ہوا بیت اللہ کے بنانیکا واذ یرفع ابراہیم
القواعد من البیت واسمعیل اور جبکہ بلند کرتے تھے ابراہیم دیوارین بیت اللہ کی اور اسمعیل
دعا کری ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم ربنا واجعلنا مسلمین لک ومن ذریتنا امۃ
مسلمۃ لک وارنا مناسکنا وتب علینا انک انت التواب الرحیم ربنا وابعث فیہم رسولا منہم
یتلوا علیہم ایاتک ویعلمہم الکتب والحکمۃ ویزکیہم انک انت العزیز الحکیم اے رب ہمارے قبول کر ہمسے
بیشک تو سننے والا ہے اے رب ہمارے گردان ہم دونکو فرمانبردار واسطے اپنے اور اولاد
ہماری کو ایک گروہ مسلمان واسطے تیرے اور دکھا ہمکو احکام عبادت ہمارے لیے اور رجوع کر
ساتھ رحمت کی اوپر تحقیق تو بڑا توبہ قبول کرنیوالا رحیم ہے اے رب ہمارے بھیج اس قوم مین
رسول انہین کا پڑھے انپر آیات تیری اور سکھاوے انکو کتاب اور حکمت اور پاک کرے انکو
بیشک تو عزت حکمت والا ہے ف یہ دعا ابراہیم علیہ السلام کی ہمارے نبی اور ہمارے واسطے تھی
جو اللہ نے انکے دلمین القا کری کیا اللہ تعالے کی شفقت ہمارے اوپر ہے شعر اگر در دہد یک
صلای کرم ٭ عزازیل گوید نصیبی برم ٭ مدعا اصلی پر آوین کہ ایک ابر آگیا اور اُسکے سایہ سے
حدود کعبہ کے معلوم کرکے بنا کری بعضی کہتے ہین کہ ہوا نے اوتنا میدان چھانٹکر صاف کردیا
اور بعضون نے کہا ہے کہ سانپ نے انکراش حد کا حلقہ کرلیا اور اُسجگہ ایک سرخ ریت کا ٹیلہ تھا

بعد بنانیکے حکم ہوا واذن فی الناس بالحج حضرت ابراہیم نے جبل ابوقبیس پر چڑھ کر آواز دی سبکو
خدا نے پہونچادی یہانتک جو اصلاب باپ اور ارحام مان مین تھے سبنے لبیک کہا جسنے
ایکبار کہا وہ ایک بار حج کرتا ہے اور جسنے زیادہ کہا وہ زیادہ کرتا ہے اور حجر اسود اور مقام
ابراہیم جنت سے لائے گئے تھے جتنی دیوار بلند ہوتی تھی اوتناہی مقام ابراہیم بلند
ہوتا تھا یہ پاڑ کے واسطے آیا تھا ایکروز حضرت ابراہیم دریا کے کنارہ گئے دیکھا کہ ایک
جانور کو درندہ اور پرندہ پھاڑ پھاڑ کر کہا گئے دعا کری رب ارنی کیف تحیی الموتی قال اولم
تومن قال بلی ولکن لیطمئن قلبی اے رب میرے دکھا مجکو کیونکر زندہ کریگا تو مردونکو کہا کیا نہ
ایمان لایا تو کہا کیون نہین ولیکن تاکہ اطمینان پکڑے دل میرا حکم ہوا فخذ اربعۃ من الطیر فصرھن الیک ثم
اجعل علی کل جبل منہن جزءا ثم ادعہن یاتینک سعیا پس لے چار جانور طاوس اور کوا
اور مرغ اور کبوتر یا کرگس پس ملا انکو یعنی گوشت پر ہڈیان سب کچل لے اور رکھدے چار
حصہ کرکے چار پہاڑ و نپر پھر بلا انکو آئینگے تیرے پاس دوڑتے ہوئے آپنے ہر ایک کا سر ہاتھ
مین لیکر بلایا ہر جانور کے اجزا الگ ہو کر اپنے سرونسے آملے اور زندہ ہو گئے مدعا اصلی آنے کا یہ
کہ حضرت اسحق کی خوشخبری سنکر حضرت ابراہیم کو اطمینان ہوا فلما ذھب عن ابراہیم الروع
وجاءتہ البشری یجادلنا فی قوم لوط پس جبکہ گیا ابراہیم سے خوف اور آئی اسکو
خوشخبری جھگڑنے لگا ہمسے مقدمہ قوم لوط مین ف یعنی کہا فرشتون سے آیا ہلاک کروگے
تم اس قریہ کو جسمین تین سو آدمی ہون مومن کہا نہین کہا اگر دو سو ہون کہا نہین کہا اگر
چالیس ہون کہا نہین کہا اگر چودہ ہون کہا نہین کہا اگر ایک ہو کہا نہین کہا ان فیہا لوطا
قالوا نحن اعلم بمن فیہا لننجینہ واہلہ الا امرأتہ کانت من الغابرین کہا اسمین لوط ہے کہا
فرشتون نے ہم جانتے ہین انکو جو اسمین ہین البتہ نجات دینگے ہم لوط اور اسکی اہل کو
مگر عورت اسکی ہے رہنے والونمین اور سبب اس مجادلہ کا فرشتون سے یہ تھا ان ابراہیم
لحلیم اواہ منیب تحقیق ابراہیم البتہ حلم والا تھا کثیر الاہ رجوع ہونیوالا ف
یعنی ابراہیم نرم دل اور بہت آہ کرنیوالے تھے اس سبب سے مجادلہ کیا کہا فرشتون نے
یا ابراہیم اعرض عن ھذا انہ قد جاء امر ربک وانہم آتیہم عذاب
غیر مردود کہا فرشتون نے اے ابراہیم درگذر اس مجادلہ سے تحقیق شان یہ ہے البتہ
آگیا حکم رب تیرے کا اور البتہ انکو آتا ہے عذاب بغیر رد کیا گیا ف یعنی عذاب آیا ہوا پھرا
نہین کرتا یہ فرشتے انکے پاس سے رخصت ہوکر حضرت لوط کے پاس آئے بشکل امرد و نیچے
جس بلا مین یہ گرفتار تھی اسی صورت مین عذاب بھی آیا اکثر اہل تواریخ لکھتے ہین کہ سو دوم کا

ذکر ہاجر و تنوط

پانچ شہر ذلکا نام ہے کہ نواح اردن بلاد شام سے ہین یا نواح کرمان مین واقع ہین اول سدوم
دوم عمورا سوم ازوا چہارم صفروا پانچوان صوایم ہر شہر مین لاکھ لاکھ بہادر جنگی تھی باوجود
بت پرستی کے اور بھی افعال شنیع لواطت - رہزنی - کبوتر بازی - زفیل بجانا - سر راہ
تمسخر کرنا وغیرہ مین گرفتار تھے اور سبب شائع ہونے لواطت کا انکمین یہ تھا کہ ابلیس علیہ
اللعنۃ بصورت امرد ایک شخص کے باغ مین روز آتا اور پھل پھول اور درختونکو توڑ جاتا آخر چند
روز مین باغ تباہ کر ڈالا اور جب وہ ارادہ پکڑنے کا کرتا بھاگ جاتا ایکروز بولا اگر تو مجھسے یہ
فعل شنیع کرے تو تیرا نقصان ہرگز نکرون اُسنے غنیمت جانکر قبول کیا پھر شیطان نے اکثر
اہل باغ سے یہی معاملہ کیا حتی کہ یہ لوگ عادی ہو گئے اور اس مرض کی انکمین ترقی ہوگئی
شعر شامت زدہ انسان بھی ہے کتنا گمراہ * اُسنے کیا ابلیس کو بھی خوار و تباہ * القصہ عجب
لوط کی ہم عہد تھے لوگ بد * لاحول ولا قوۃ الا باللہ * ابن عباس سے منقول ہے کہ بعض بلاد
شام مین قحط پڑا لوگ موتفکات مین چلے گئے وہ شہر تروتازہ تھے آخر اہالی شہر نے تنگ ہوکر
واسطے دفع غربا کے مشورہ کیا شیطان نے یہ فعل شنیع تعلیم کیا سوا شہر صغر کے اور چارون
شہر والون نے ہر غربا سے یہ فعل بد کرنا شروع کیا وہ بیچارے بھاگ گئے پھر حضرت لوط علیہ السلام
انکمین مبعوث ہوئے شریعت ابراہیمی کے موافق حکم کرنا شروع کیا اور بھتیجے ابراہیم علیہ السلام
کے تھے اور حلیہ انکا سبزہ رنگ میانہ قد سیاہ چشم ضخیم البدن طویل الساقین والساعدین انما سمی
لوط لان محبتہ لاط بقلب ابراہیم ای تعلق بہ اور عابد اور نہایت سخی تھے اور متحمل اور مہمان نواز
صنعت زراعت کرتے تھے منجملہ معجزون اونکی کے مینہہ برسنا بے ابر کے اور جس پتھر کو سرہانے
رکھکر سوتے نرم ہوجاتا اور مدت دعوت کی بیس یا اٹھائیس برس تھے اور تعداد عمر معلوم نہین
اور مرقد مبارک قریب ابراہیم اور اسحق اور سارہ کے ہے ایک عورت اس قوم کی سے
اپنے نکاح کیا وہ منافقہ تھی اونھون نے قوم کو سمجھایا ائنکم لتاتون الرجال شہوۃ من دون النساء
بل انتم قوم تجہلون فما کان جواب قومہ الا ان قالوا اخرجوا ال لوط من قریتکم انہم اناس یتطہرون
فانجیناہ واہلہ الا امرأتہ کانت من الغابرین وامطرنا علیہم مطرا فساء مطر المنذرین آیا بیشک
آتے ہو تم مردونپر ازروے شہوت کے عورتین چھوڑ کر بلکہ تم قوم نادان ہو بس نہ تھا جواب قوم
اُسکی کا مگر یہ کہ کہا انکالدال لوط کو اپنے شہرون سے تحقیق یہ لوگ پرہیزگار ہین بس نجات دی
ہمنے لوط اور اہل اُسکی کو یعنی بیٹیون اور نواسون کو مگر عورت اُسکی کہ مقرر کر رکھا تھا ہمنے
اُسکو رہنے والونمین اور پاکیزہ ہونا ایمان والونکا انکے نزدیک بڑا عیب ٹھیرا شعر
ولا عیب فیہم غیر ان ضیوفہم - تلام بنسیان الاحبۃ والوطن - جب اس قوم کی کمانہ پایا

اور کہا ائتنا بعذاب اللہ ان کنت من الصدقین لا ہم پر عذاب اللہ کا اگر ہے تو سچا پھر لوط علیہ
السلام سنے دعا کری رب نجنی و اہلی مما یعملون لے رب میرے نجات دے مجکو اور اہل میرے کو
اس چیز سے کہ یہ قوم عمل کرتی ہے پھر اللہ نے فرشتونکو ہلاک کرنیکو بھیجا تبیان مین سورۂ
الذاریات کی تفسیر مین لکھا ہے کہ وہ جبرئیل میکائیل اسرافیل عزرائیل تھے اور معالم مین
بروایت ابن عباس اور عطا تین فرشتہ اول کے تھے اور بقول مقاتل بارہ فرشتہ
بہر حال سب بصورت امرد خوبصورت پہلے حضرت ابراہیم پاس آئے پھر حضرت لوط پاس
وَلَمَّا جَآءَتْ رُسُلُنَا لُوطًا سِيٓءَ بِهِمْ وَضَاقَ بِهِمْ ذَرْعًا وَقَالَ هٰذَا يَوْمٌ
عَصِيبٌ اور ہر گاہ کہ آئے رسول ہمارے لوط پاس برا معلوم ہوا ان کا آنا اسکو
اور دل مین تنگ ہوا اور کہا یہ دن سخت ہے ف بسبب خوش شکل ہونے انکے اور ڈر سے
قوم کی آخر لوگون سے چھپا کر گھر مین رکھا بیوی نے خبر کری قوم کو کہ اسکے گھر مین امرد خوش
شکل ہین ایسے کہ کبھی نہ دیکھی ہونگی شعر با بدان یار گشت ہمسر لوط خاندان نبوتش
گم شد۔ وَجَآءَهُ قَوْمُهُ يُهْرَعُونَ إِلَيْهِ وَمِنْ قَبْلُ كَانُوا يَعْمَلُونَ السَّيِّـَٔاتِ
آئے اسکی پاس قوم اسکی دوڑتی ہوئی طرف اسکے اور حال یہ کہ پہلے ہی سے عمل کرتے تھے
بُرے ف یعنی مکان کو گھیر لیا اور کہا انکو ہمارے حوالہ کرو لوط علیہ السلام نے ہر چند عذر
کیا نہ مانے آخر لاچار ہوکر فرمایا قَالَ يٰقَوْمِ هٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِىْ هُنَّ أَطْهَرُ لَكُمْ فَاتَّقُوا
اللّٰهَ وَلَا تُخْزُونِ فِىْ ضَيْفِىْ أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ کہا اے قوم یہ بیٹیان
میری ہین پاک تمہارے واسطے پس ڈرو اللہ سے اور نہ رسوا کرو تم مجکو بیچ مہمانون میرے کے
کیا نہین ہے تم مین کوئی بھی نیک مرد ف یعنی عورتین تمکو حلال ہین جسکو جی چاہے
نکاح کرلو بھلا وہ کاہیکو مانتے تھے جیسا کہ فرمایا اللہ نے لعمرک انہم لفی سکرتہم یعمہون
قسم ہے جان تیری کی لے محمد تحقیق وہ البتہ بیچ نشہ اپنے کے اندھے ہوتے ہین قَالُوا لَقَدْ
عَلِمْتَ مَا لَنَا فِىْ بَنَاتِكَ مِنْ حَقٍّ وَإِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا نُرِيدُ بولے تحقیق جانتا ہے
تو نہین ہے واسطے ہمارے بیچ بیٹیون تیری کے کوئی حق اور تحقیق تو جانتا ہے وہ جو ارادہ
کرتے ہین ہم ف اسی طرح جو لوگ بد افعال کے عادی ہوتے ہین اچھے کامونکو چھوڑ کر
اگرچہ شرعاً اور عقلاً وہ بہتر ہوتے ہین بد ہی کرتے ہین جیسے گھر کی بیوی حلال اور شکیلہ ہے
مگر باہر کے معشوق بدشکل کو پسند کرتے ہین باوجود حرام ہونیکے اس طرح حلال مال چھوڑ کر
چوری رشوت دغا بازی غصب کیطرف متوجہ ہوتے ہین اسیطرح درس قرآن حدیث
فقہ چھوڑ کر قصہ کہانی مین مشغول ہوتے ہین عبادات چھوڑ کر گنجفہ شطرنج وغیرہ مین اوقات

ضائع کرتے ہین سفر حج سے باز رہتے ہین میدہ نیوتہین جاتے ہین تارک زکوۃ ہوتے ہین ناچ
رنگ مین اسراف کرتے ہین مدعا اصلی پر آوین لوط علیہ السلام نہایت تنگ ہوئے قَالَ لَوْ
اَنَّ لِیْ بِکُمْ قُوَّۃً اَوْ اٰوِیْٓ اِلٰی رُکْنٍ شَدِیْدٍ کہا کاشکی اگر ہوتی مجکو تمپر
قوۃ یا ٹھکانا پکڑتا مین طرف مکان محکم کے ف یعنی قبیلہ کنبہ مددگار رہتا یا قلعہ مضبوط
ہوتا کہ ان مہمانونکو پناہ دیتا جب فرشتون نے دیکھا نبی اللہ کے نہایت مضطر ہین تو
اونہون نے خاطر جمع کری اور احوال اپنا ظاہر کیا کہ ہم فرشتہ ہین اس سے بھی معلوم ہوتا ہے
کہ غیب کا علم خدا کے سوا کسیکو نہین اور یہ بھی معلوم ہوا کہ جب مصیبت حد سے زیادہ ہو تو توقع
اسکی دور ہونیکی جلد ہوتی ہے شعر اذا اشتدت بک البلوی ففکر فی الم نشرح فعسر بین یسرین
اذا فکرتہ فافرح ۔ قوم نے دو آدمی بھیجے کہ مہمانونکو پکڑ لاؤ جبریل نے پر مارا اندھے ہو گئے سبنے
جمع ہوکر کہا یہ جادوگر ہین پھر حضرت لوط کو پیغام بھیجا کہ اب تو جادوگرونکو اپنے گھر مین رکھتا ہے
بہتر یہ ہے کہ یہان سے نکل جا نہین ہم تکلیف پہونچاینگے پھر کہا فرشتون نے قَالُوْا یٰلُوْطُ
اِنَّا رُسُلُ رَبِّکَ لَنْ یَّصِلُوْٓا اِلَیْکَ فَاَسْرِ بِاَھْلِکَ بِقِطْعٍ مِّنَ الَّیْلِ وَلَا یَلْتَفِتْ
مِنْکُمْ اَحَدٌ اِلَّا امْرَاَتَکَ اِنَّہٗ مُصِیْبُھَا مَآ اَصَابَھُمْ
کہا اے لوط ہم رسول ہین رب تیرے کے ہرگز نہ پہنچ سکین گے یہ طرف تیری پس لے نکل اہل
اپنیکو تھوڑی رات رہی اور پیچھا پھر کر نہ دیکھے کوئی تم مین سے مگر بیوی تیری تحقیق شان
یہ ہے کہ پہنچیگا اسکو جو پہنچیگا انکو ف حضرت لوط نے ارادہ کیا سرحد موتفکات سے نکلنے کا
طرف ابراہیم کی بعضون نے کہا ہے کہ مصر کو گئے یا صفروا کو اور پوچھا فرشتون سے کہ انکا
ہلاک کا وقت کونسا ہے کہا اِنَّ مَوْعِدَھُمُ الصُّبْحُ اَلَیْسَ الصُّبْحُ بِقَرِیْبٍ تحقیق
وعدہ کا وقت انکا صبح ہے کیا نہین ہے صبح قریب ف جس چیز کو اللہ قریب کہے پس وہ
دور نہین قیامت کو بھی نزدیک سمجھنا چاہیے کہ فرمایا اقتربت الساعۃ بڑا افسوس ہے
ہمکو اوسکا کچھ سامان نہین دنیا جیفہ کے درپے رات دن لگے ہوئے ہین اشعار منا زبر زر و سیم
کہ مالکی امروزند ۔ دو قیمت ترا داده اند روزی چند ۔ مساز غرہ برین مال وجاہ دنیاوی ۔ چو ہوش
برسرد کان روستا خورسند ۔ بخور و نوشتہ عقبی بگیر گردانی ۔ کہ این حیات تو موہوم ہست
روزے چند ۔ لوط علیہ السلام تو پچھلی رات کو نکلے باہر شہر سے اور عذاب آیا فَلَمَّا جَآءَ
اَمْرُنَا جَعَلْنَا عَالِیَھَا سَافِلَھَا وَاَمْطَرْنَا عَلَیْھَا حِجَارَۃً مِّنْ سِجِّیْلٍ
مَّنْضُوْدٍ مُّسَوَّمَۃً عِنْدَ رَبِّکَ وَمَا ھِیَ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ بِبَعِیْدٍ
ہرگاہ کہ آیا امر ہمارا یعنی ہلاک کا گردانا ہمنے عالی انکی کو سافل انکا اور برسایا اوپر انکی پتھر او کھنگر کا

پے درپے تمام لکھے ہوئے نزدیک رب تیرے کے اور نہیں ہیں وہ بستیان اہل مکہ سے دور شعر
ابجدا و تذاکرہ ہنگام سحر بکرد قوم لوط را زیر وزبر ف یعنی جبریل نے صبح ہوتے ہی اپنے پر پھیلا کر
زمین کے نیچے سے چارون شہرونکو اوکھاڑا اور آسمان تک لیجا کر اولٹ مارا یعنی محرابین نیچے اور
چوکھٹ اور داسہ اوپر کر دی اور کہدیا تھا بنی سے کوئی نہ پیچھا پھر کر دیکھے آخر بیوی لوط کی نے
دیکھا ایک پتھر آنکر لگا ہلاک ہوئے اور جو اس قوم سے سفر مین تھے ایک ایک پتھر انکر لگا اور ہلاک
ہوئی ایک شخص حرم مین تھا ایک پتھر اسکی طرف آیا فرشتون نے پتھر سے کہا یہ جگہ امن
کی ہی پتھر ہوا مین معلق رہا جب وہ حد حرم سے باہر آیا اسکو ہلاک کیا مگر یہان ایک اعتراض ہے
کہ اول ذکر اولٹنے کا ہے بعد پتھر کا جب اولٹنے مین ہلاک ہوئے پھر پتھراؤ کا کیا فائدہ جواب
یہ ہے کہ بعض پر پتھراؤ ہوا اور بعض اولٹے گئے دوسرا جواب علمی یہ ہے کہ لفظ واو مین جمعیت
ہوتی ہے نہ تعقیب یا پتھراؤ پہلے اولٹنے کے ہوا ہو واللہ اعلم اور بعد سات برس کے اس واقع
سے حضرت لوط بجوار رحمت الہی دسوین ربیع الاول کو تشریف لیگئے انا للہ انا الیہ راجعون
اور مکہ سے شام جاتے ہوئے یہ بستیان نظر آتی ہین عبرت کے واسطے نشان باقی ہے اور لفظ
ماہی سے مراد عذاب بھی ہو سکتا ہے یعنی نہیں ہی عذاب ظالمون سے جو کہ عمل کرین قوم لوط کا دور
جیسا کہ حدیث مین آیا ہے ملعون من عمل قوم لوط فہوس ہے اور بے عقل اوس فرقہ کے کہ اس عمل شنیع کو بیوی
اپنی سے روا جانتے ہین اور غلط فہمی اپنی سے حجت قرآنکو لاتے ہین نساء کم حرث لکم فاتوا حرثکم انی
شئتم وہ تاویل یہ کرتے ہین جیسے کھیت والیکو اختیار رہوتا ہے اپنے کھیت مین آیکا جدھر سے چاہے
آوے ایسا ہی ہمکو اختیار ہے اگر غور کرو تو اسی آیت سے انکا رد نکلتا ہے لفظ حرث کا اطلاق عورت
پر کیا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ کھیت کلہڑہ زمین کو نہیں کہتے زراعت کے قابل
جو زمین ہو اسے کہتے ہین تو قبل پر اطلاق ائیگا نہ دبر پر اور انی بمعنی کیف ہی جیسے
انی یحیی ہذہ اللہ بعد موتہا نہ بمعنی طرف کے بلکہ بمعنے کیف شئتم کے ہے اور شان نزول آیت
کا یہ ہوا ہین ہے یعنی لیٹ کر اور کروٹ وغیرہ سے صحبت درست ہے سوا اسکے اور کئی فرمن
ہین اللہ جانتا تھا کہ ایسی قسم کے لوگ ہونگے فرمایا وقدموا لانفسکم یعنی صحبت کرنے مین نیت
اولاد کی پیدا ہونیکی کرو دبر تو محل ہے پیدایش کا نہین اگر روبرو تمہارے اولاد مرجاوے
تو فرط تمہاری ہووے اور اگر زندہ رہے تو تعلیم تعلم اُس سے جاری رہی وہ بڑا وسیلہ ہے پیچھے
تمہارے حدیث سے کہ اذا مات الانسان انقطع عملہ الا من ثلثۃ الا صدقۃ جاریۃ او علم ینتفع
او ولد صالح یدعو لہ جبکہ مرتا ہے انسان منقطع ہوتی ہین عمل اُسکے مگر تین چیزین صدقہ جاریۃ
وقف وغیرہ او علم یعنی قرآن کتاب ورثہ مین چھوڑا یا تصنیف یا شاگرد چھوڑے اور اولاد کہ

دعا کری واسطے ماں باپ کے ایک لفظ حرث دوسرا اقدموا تیسرا واتقوا اللہ کہ ڈرو اللہ سے
تناول کرنے مین خلاف مرضی خدا کے یا ڈر و پیچ ترکیب ہونے اس فعل بد کے سے واعلموا
انکم ملقوہ جانو تم کہ اللہ سے ملاقات کروگے سب حقیقت ظاہر ہو جائیگی اور پانچواں یہ کہ
وبشر المومنین اور بشارت دی مومنون کو کہ آیت کی مطلب کو پہنچتے ہین الذین اذا ذکروا
بآیات ربہم لم یخروا علیہا صما وعمیانا وہ لوگ جبکہ پند پکڑتے ہین آیات رب اپنے کے سے نہین
گرتے اونپر بہرے اور اندھے ہو کر یہ بھی معلوم ہوا کہ مذکورین دایرہ ایمان سے خارج ہین اور دو
قرینہ اس آیت سے پہلے اور ہین ایک تو من حیث امرکم اللہ یعنی قبل اور دوسرا ویحب المتطہرین
جو کہ دبر مین صحبت کرتے ہین پاکیزہ نہین ہین کہ وہ عین محل نجاست کا ہے علی الدوام شعر
ہر آنکہ تخم بدی کشت وچشم نیکی داشت ۔ دماغ بیہودہ پخت وخیال باطل بست ؛ مدعا اصلی یہ آدینہ
کہ تین قصہ پہلے پے درپے بیان ہوئے اور ایک طرز تھی انکی اور لوط علیہ السلام کے بعد حضرت
شعیب ہوئے انکی قوم مین بت پرستی اور ماپ تول مین کم وبیشی کرنا اکثر تھا اسواسطے اسکی
بھی طرز ویسی ہی رکھی اور کفار مکہ کو تنبہ ہو کہ قرن کے قرن ہمسے پہلے نافرمانی کرکے ہلاک ہوئے
ہمکو چاہئے کہ رسول آخر الزمان کی پیروی کرین والی مدین اخاہم شعیبا اور بھیجا ہمنے طرف
مدین کے بھائی انکے شعیب کو ف یعنی طرف اہل مدین کے لقب انکا خطیب الانبیا ہے اسواسطے
کہ فصیح اور بلیغ تھے اصحاب مدین اور اصحاب ایکہ کی طرف مبعوث ہوئی اور بعض کا قول ہے کہ مدین
اور ایکہ ایک ہی جگہ کا نام ہے سوا شرک کے اور کئی مرض بھی انمین تھے جسکا بیان آگے آئیگا انشاء اللہ
اور آنکھیں انکی جاتی رہی تھین بخوف الہی روتے روتے چنانچہ موسی علیہ السلام اوس حال مین
انکی خدمت مین حاضر ہوئی اور دس برس تک خدمت کری اور دامادی کا منصب حاصل
کیا پھر رخصت معہ اہلیہ کی ہوی بعد مفارقت موسی کی آپ مکہ مین تشریف لائی اور سات
برس چار مہینہ زندہ رہے پھر انتقال فرمایا حلیہ انکا گندم گون لمبا نہ قد مدت دعوت اٹھاون
برس مدفن طایف یا شام یا مکہ عمر دو سو چوبیس برس کی اور زبان سریانی مین انکا شعر دیا
تمام ہے قَالَ يٰقَوْمِ اعْبُدُوا اللّٰهَ مَا لَكُمْ مِّنْ اِلٰهٍ غَيْرُهٗ کہا اے قوم میری پوجو اللہ کو
نہین ہے واسطے تمہارے کوئی معبود سوا اسکے ف یعنی شرک نکرو توحید پر مضبوط
ہو جاؤ کہ اصل اصول دین کا ہے وَلَا تَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ اِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ بِخَيْرٍ وَّاِنِّيْٓ
اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ مُّحِيْطٍ اور نہ کم کرو ماپ تول مین تحقیق مین دیکھتا ہون تمکو
راہ نیکی کی اور بیشک مین ڈرتا ہون تمپر عذاب اوس دن کے سے جو گھیرنے والا ہے ف
محیط صفت ہے عذاب کی اور لفظ یوم صفت ہے یوم کے مجازا لکونہ ظرفا للعذاب کذافی

الجلالین اور عذاب محیط کے مثال الله نے اور جگہ بھی فرمائی ہے لہم من جہنم مہاد ومن فوقہم غواش ماپ تول کے گناہ مین اکثر لوگ گرفتار ہین کہ ماشہ ماشہ بھر کمتی بڑہتی تول کراس وعید مین گرفتار ہوتے ہین کہ کلمہ ویل کا آیا ہے اس واسطے پہلے اُسکے واسطے نفی ارشاد کرے اور اگرچہ کفایت تھی لیکن پھر تاکید ساتھ امر کے واسطے پورا تولنے کے بیان فرمائے وَيٰقَوْمِ اَوْفُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيْزَانَ بِالْقِسْطِ وَلَا تَبْخَسُوا النَّاسَ اَشْيَآءَهُمْ وَلَا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ٥ اور اے قوم میری پورا کرو ماپ تول ساتھ انصاف کے اور نہ ناقص کرو حق لوگونکے سے کچھ اور نہ دوڑو تم زمین مین درحالیکہ فساد کرتے ہوئے ف یعنی قتل اور فریب اور دغابازی وغیرہ نکرو مگر اس وقت مین فخر جانتے تھے ان افعال کو مگر خوب یاد رکھو کہ فلاح اسمین ہرگز نہین ایک شخص نہایت معاش سے تنگ ہو کر سفر مین گیا ایک شہر مین جا کر دودہ کی دوکان کری ادہا دودہ ادہا پانی ملا کر بیچا دو سو روپیہ جمع ہوئے ارادہ گھر آنیکا کیا کشتی مین سوار ہوا تھیلی روپونکی ایک بندر لیکر مستول کشتی پر جا بیٹھا تھیلی کھول کر ایک روپیہ پانی مین پھینک دیا یہ بہت رویا پیٹا قابو نچلا پھر ایک کشتی مین اور ایک روپیہ دریا مین سارے روپیہ یون ہی پھینک دے اُسنے آدھے روپیہ اوٹھا لئے باقی کے افسوس مین بیٹھا تھا ہاتف سے آواز آئی کیون گھبراتا ہے تیرے تیرے پاس آگئے اور پانی کے پانی مین لا تعثوا معنے لا تفسدوا ہے اور مفسدین حال ہے موکد واسطے معنی کے جو عامل ہے عثی کا اور چند مرض بھی ماسوا شرک کے اس قوم مین تھے ایک کم تولنا دوسرا قتل تیسری روکنا الله کی راہ سے بندونکو حضرت شعیب کے پاس آنے سے جیسا کہ فرمایا ولا تقعدوا بکل صراط توعدون وتصدون عن سبیل الله من امن به وتبغونها عوجا اور نہ بیٹھو تم راستہ پر کہ ڈراؤ انکو قتل سے یا کپڑے لوٹنے سے اور روکتے ہو تم الله کے راہ سے ایمان والونکو اور تلاش کرتے ہو کجی کی راہ اور چوتھے دھمکانا نبی علیہ السلام کا انکو جنگ یا شعیب والذین امنوا معک من قریتنا او لتعودن فی ملتنا البتہ نکال دینگے ہم تجکو اے شعیب اور انکو جو ایمان لائے ساتھ تیرے اپنے شہر سے یا عود کرو تم بیچ ملت ہمارے کے اور پانچوین کہنا انکا لئن اتبعتم شعیبا انکم اذا لخاسرون اگر پیروی کری تمنے شعیب کے تو ہو جاؤگے تم ٹوٹے والے اور دو صفتین اور ہین کہ آگے بیان ہونگے انشاء الله اب حضرت شعیب نے فرمایا بَقِيَّتُ اللّٰهِ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ باقی رکھا ہوا رزق الله کا یعنی بعد ایفاء کیل اور وزن کے بہتر ہے واسطے تمہارے کے نجس سے اگر ہو تم ایمان لانے والے اور نہین ہون مین اوپر تمہارے داروغہ ف یعنی ڈر سنانے والا ہون اور ڈر سنا دیا کہ یہ کبیرہ گناہ ہین کہ کم تولنے پر کلمہ ویل کا آیا ہے

ویل للمطففین الذین اذا اکتالوا علی الناس یستوفون واذا کالوھم او وزنوھم یخسرون ویل ہی
مطففین کو دہ وہ لوگ ہین جبکہ ماپ لین لوگون سے تو پورا لین اور جب ماپ دین یا تول
دین تو کم کر دین ویل کلمہ عذابکا ہے یا وادی ہے جہنم مین اگر غور کیا جائے تو اس سے بھی
بڑھکر بعضے گناہ ہین اور ان پر وعید نہین سبب یہ ہے کہ عین صورت عدل مین عذر ہے
کہ میزان کا نام عدل ہے دیکھا ہے بدونکو ذرا شغدف ایکطرف کو جھکا اور وہ کہتے ہین یا شیخ
میزان میزان یعنی دونو طرف برابر بوجھ دو اسیطرح جنکا ظاہر اچھا ہوا اور باطن برا بدتر ہے
وہ اُس شخص سے کہ جسکا ظاہر اور باطن دونو برے ہون ایک شہر مین چوری کا بندوبست
بادشاہ کو مشکل ہوا سب عاجز ہو گئے ایک شخص نے آخر عرض کری اگر حکم ہو تو مین پکڑون
کچھ سپاہی میرے ساتھ کیجئے اور حکم دیجئے جسکو مین کہون گرفتار کر لین اگر عذر کرین تو سزا
کامل کے مستحق ہون بادشاہ نے منظور کیا اسنے گشت کیا بادشاہ کے پیر پینس مین سوار چلے
جاتے تھے ایک مقیش کا تار کسی کے جوتے مین سے چھٹکر پڑا ہوا تھا انہون نے جھکر
حکم دیا کہ اس تار کو آیا اس مین پہنچا کر جسکا ہو تحقیق کر کے پہنچا دین اس شخص نے سپاہیون سے
کہا انکی مشکین باندھو سپاہی شرمائے اور کہا یہ بادشاہ کے پیر مین کہا تمنے حکم سنا نہین
آخر پکڑکر بادشاہ کے روبرو لیگیا بادشاہ متحیر ہوئے عرض کری انکو اختیار رہی چھوڑ دیجئے
چوری موقوف نہین ہوگی بعد تلاشی کے مدت مدت کی مال انکے گھر سے نکلے شعر
دلقت بچکار آید و تسبیح مرقع ٭ خود را زعملہای نکوہیدہ بری دار ٭ حاجت بکلاہ برکی
داشتنت نیست ٭ درویش صفت باش و کلاہ تتری دار ٭ مدعا اصلی یہ ہے کہ پھر کہا قوم نے
قالوا یشعیب اصلوتک تامرک ان نترک ما یعبد اباؤنا او ان نفعل فی اموالنا
ما نشاؤا انک لانت الحلیم الرشید کہا اے شعیب ایا نماز تیری حکم کرتی ہے تمکو
یہ کہ چھوڑین ہم اس چیز کو کہ پوجتے تھے باپ دادا ہمارے یا چھوڑین ہم اس فعل کو کہ کرتے
ہین ہم بیچ مالون اپنی کے جو چاہین تحقیق تو تو البتہ حلم والا ہے راست بازف یہ بھی
دونون صفتین ان مین تھین ایک شرک دوسری کھوٹی درم دینار چلانے اسیطرح اب بھی فساق
فجار اچھے لوگون کو طعن کیا کرتے ہین کہتے ہین جنکی پیشانی نہین گٹہ ہو یا لمبی ڈاڑھی ہو انسے
ڈرنا چاہئے اُنسے خدا بچائے بسبب نصیحت کرنیکے چاہتے ہین کہ کوئی عیب انمین بھی نکالین
تاکہ نصیحت کرنے سے باز رہین حق بات کا جواب تو آتا نہین ناحق عیب لگاتی ہین اور
رسوم ابائی مین جو گرفتار ہین اسکا چھوڑنا شاق ہوتا ہے اور ناچ رنگ کی اسراف سے
جو منع کرتے ہین تو یہی کہتے ہین ان نفعل فی اموالنا ما نشاؤا اس واسطے قوم نے کہا طعن

آبائی کا چھوڑنا خلاف عقل ہی اور کہوٹ ملانے مین تیرا کیا حرج ہے ہمارا مال ہی ہمین اختیار ہے
تیری شان سے یہ بات بعید ہے تو تو حلیم والا ہی یا تو یہ کلمہ واقعی کہا کہ آپکی معترف تھی یا استہزا
کہا فرمایا حضرت شعیب نے قَالَ يٰقَوْمِ اَرَاَيْتُمْ اِنْ كُنْتُ عَلٰى بَيِّنَةٍ مِّنْ رَّبِّيْ وَرَزَقَنِيْ
مِنْهُ رِزْقًا حَسَنًا وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اُخَالِفَكُمْ اِلٰى مَآ اَنْهٰىكُمْ عَنْهُ اِنْ اُرِيْدُ اِلَّا
الْاِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ وَمَا تَوْفِيْقِيْٓ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ
کہا اے قوم خبر دو تم اور دیکھو تم تحقیق ہون مین اوپر دلیل کے رب اپنے کے طرف سے
اور حال یہ کہ دیا اُسنے مجکو اپنے پاس سے رزق حلال اور وہ جو ارادہ کرتا ہون مین مخالفت
تمہارے کا اسمین کہ منع کرتا ہون تمکو اُس سے نہین ارادہ کرتا مین مگر اصلاح کا جہانتک
ہوسکے اور نہین توفیق مجکو مگر ساتھ اللہ کے اُسی پر بہروسا کیا مینے اور اُسکی طرف رجوع کرتا
ف ما ارید مین یا تو ما موصولہ ہی یا نافیہ معنے یہ ہوئے کہ نہین ارادہ کرتا مین مگر اصلاح کا
وعظ اور پند مین اہل حق کو چاہیے کہ فخر اور تعلی نکرین اگر کسی کلام مین سا ہے کہ وہم فخر کا ہو
تو اُسکو دفع کرین جیسا کہ شعیب نے فرمایا وما توفیقی الا باللہ اور توفیق کے معنے یہ ہین کہ جب
بندہ کسی کام کا ارادہ کرتا ہے اللہ اُسکے اسباب مہیا کر دیتا ہی صادر سے پہلے اگر نیک فعل کے
ساتھ رضا الٰہی بھی ہوتی ہے نہ بد کی یہی مذہب اہل سنت کا ہے والقدر خیرہ وشرہ من اللہ
تعالی اور جبریہ کہتے ہین کہ ہم مثل جمادات کے ہین جو کچھ کرواتا ہے وہی کرواتا ہے جیسے پتھر
کوئی اوٹھا کر رکھے تو رکھا جاتا ہے وہ اپنے نزدیک یہ جانتے ہین کہ اگر بندہ در افعال مختار
اپنا بھی دخل ہم جانین تو خالق ٹھہرتے اللہ کے یہ شرک ہی اور قدریہ کہتے ہین والامر انف یعنی
اُسکے یہ ہین کہ جب کسی فعل کو ہم کرتے ہین جب وہ صادر ہو چکتا ہی جب اللہ کا علم اُسکو شامل
ہوتا ہی اور جبھی لکھا جاتا ہی اور پہلے سے نہ لکھا جاتا ہی لوح محفوظ مین نہ علم اللہ کو ہوتا ہے
معاذ اللہ من ذلک اور یہ دلیل اُنکی ہے کہ اگر اللہ کو ہر شے کا خالق کہین تو کمال بے ادبی ہے
کہ خالق زنا اور خالق خنزیر کہنا پڑے اور قرآن سے رد ہوتا ہی ہکا واللہ خلقکم وما تعملون اُسنے
پیدا کیا تمکو اور تمہارے افعال کو اور اللہ کا علم قدیم ہے جبریہ کا جواب تو یہ ہی جیسا کہ حرکت
رعشہ والیکی ہی وہ مثل جماد کی ہو سکتی ہی اور حرکت اختیاری مثل اس کے نہین اور قدریہ کا
جواب ظاہر ہے کہ بموجب اُنکے عقیدہ کے دو خدا ماننے پڑین بلکہ ہر فرد بشر خالق ٹھہرے
اور یہ شرک ظاہر ہے اور دلائل نقلی علم کے قدیم ہونے پر بہت ہین علم اللہ انکم کنتم
تختانون علم اللہ انکم ستذکرونہن علم ان سیکون منکم مرضی مسلم نے عبداللہ بن عمر سے
مرفوعا نقل کیا کتب اللہ مقادیر الخلائق قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنۃ

قال وعرشہ علی الماء تلکھین اللہ نے مقادیر خلایق کے پہلے پیدا کرنے زمین آسمانکے پچاس ہزار
برس اور فرمایا عرش اسکا پانی پر تہا اور حدیث حجت آدم اور موسی کے ابوہریرہ سے مسلم نے
نقل کری ہی وہ طویل ہی کہ حجت کری موسی نے آدم سے کہ تمنے نکالا لوگونکو بہشت سے
کہا آدم نے کہ ملامت کرتے ہو تم مجھ پر ایک کام کہ لکہا اللہ نے میرے پیدا کرنے سے پہلے وعصی
آدم ربہ فغوی اور ابن مسعود سے صحیحین میں وارد ہے فیکتب عملہ واجلہ ورزقہ وشقی او سعید
ثم نفخ فیہ الروح ابتدا حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ جمع کرتا ہے بیچ شکم ماں کے چالیس روز
نطفہ پھر ایسا ہی علقہ پھر ایسا ہی مضغہ پھر بھیجتا ہے فرشتہ کو اسکی طرف ساتھ چار چیز کے
لکھنے کو عمل اجل رزق اور ہونا اسکا شقی یا سعید اول مروج اس مذہب کا معبد الجہنی ہے کہ
بصرہ میں تھا جیسا کہ ابن عمر کے حدیث طویل مسلم میں مذکور ہے کہا انہون نے کہ فرمایا حضرتؐ نے
کہ قسم ہے اللہ کی اس عقیدہ والی سونا احد برابر خرچ کرین اللہ کے راہ میں نہین قبول ہوتا
اللہ کے نزدیک جبتک کہ قدر پر ایمان نہ لاوین مدعا اصلی یہ ہے حضرت شعیب نے جو کہا
علیہ توکلت والیہ انیب غرض یہ تھی کہ تمکو خیال ہے کہ ہم تول ماپ میں دغا کر لینے مال
بڑہاتے ہین مین فقط توکل اللہ پر کرتا ہون وہی برکت دیتا ہے تم بھی حرام سے بچو آخر یہ
جانو کہ اسیکی طرف بازگشت میری اور تمہاری ہے وَيٰقَوْمِ لَا يَجْرِمَنَّكُمْ شِقَاقِيْٓ اَنْ يُّصِيْبَكُمْ
مِّثْلُ مَآ اَصَابَ قَوْمَ نُوْحٍ اَوْ قَوْمَ هُوْدٍ اَوْ قَوْمَ صٰلِحٍ ؕ وَمَا قَوْمُ لُوْطٍ مِّنْكُمْ
بِبَعِيْدٍ اور اے قوم میری نہ گناہ مین ڈالے تمکو مخالفت میری یہ کہ پہنچے تمکو مثل
اس عذاب کے کہ پہنچا قوم نوح یا قوم ہود یا قوم صالح کو اور نہین قوم لوط کی تمسے دور
یعنی مخالفت انبیا کی موجب عذاب کا ہوتا ہے جیسا کہ چارون قومونکا بیان اوپر گذرا اور
قوم لوط کا زمانہ تو تمسے قریب ہی ہے مخالفت چند قسم ہے ایک تو صریح نبی کی مخالفت
جیسا کہ ان قومون نے کیا دوسری یہ کہ نبی کے کہنے کو اعتقاد اتو اچھا جانتے ہین مگر نفس و
شیطان کے ورغلانے سے مرتکب اسکے ہو جاتے ہین جیسے زنا اور چوری وغیرہ علاج
اسکا توبہ ہے تیسری مخالفت یہ ہے کہ افعال بدعت کرے اور امید ثواب کی رکھے اور ان
کا ہونے توبہ نصیب نہین ہوتی کیونکہ انکو اچھا جانتے ہین برا سمجھین تو توبہ کرین جیسے طواف
اور بوسہ قبر کا بدعت کرتے کرتے بعض بدعت مرتبہ کفر کو پہنچ جاتے ہین چوتھے مخالفت
یہ ہے کہ کرنیوالا اسکا اس فعل کو سنت جانتا ہے حال یہ کہ وہ سنت نہین ہوتی جیسے کہ
غیر مقلدین مثلاً نماز جنازہ کی غایب پر پڑہنے اور دلیل پکڑنی نجاشی پر نماز کے یہ حدیث حجت
نہین ہو سکتے کیونکہ خصوصیت حضرتؐ کی تہی یا خصوصیت نجاشی کی تہی اس واسطے کہ حضرتؐ

اورکسی جنازہ پر نہین پڑہے اکثر شہید دور دراز ہوئے اور بعد حضرت کے نکسی صحابہ کا فعل
پایا گیا نجاشی خفیہ اسلام لایا تھا او حضرت کو بہت تحایف بھیجتا رہا بخوف نصرانیو نکے اسلام
ظاہر نہین کیا اسواسطے اللہ نے جبریل کو بھیج کر حضرت سے نماز پڑہوائی او رحجاب بھی مرفوع
ہوگیا حدیث مین آیا ہی دُاُثِیرُ سریرہ اب غایب بھی نرہا بموجب اس حدیث کی اور وہان
کل نصرانی تھے اگر نماز نہوتی تو بے نماز کے دفن ہوتا اب مشرق سے مغرب تک کوئی ملک
مسلمانونسے خالی نہین فرض کفایہ ہے ایک نے بھی پڑہ لے سب سے ادا ہوگئی اور ہمارے
اصحاب کے نزدیک اگر کسیکی نماز نہوئی ہو تو تین روز تک قبر پر بھی نماز جایز ہے قبل انتفاخ کے ایک
جواب الزامی اور دیا جاتا ہے کہ اگر سنت سمجھہ کر پڑہتے ہین تو کئی سنتونکا خلاف لازم آتا ہے
حضرت نے عیدگاہ مین پڑہی اور یہ شہر مین پڑہتے ہین اور نجاشی کی نماز قبل دفن ہوئے یہ
بعد پڑہتے ہین اُسکا جنازہ دکھا دیا انکو نہین دکھائی دیتا آج تو اس خصوصیت مین دست اندازی
کری ہے کل کو چار سے زیادہ بیوین کرینگی سنت جانکر قطعہ آپنے را کہ مور چانہ بخورد۔ نتوان
برواز و بصیقل زنگ۔ باسیہ دل چہ سود گفتن وعظ۔ نرود میخ آہنی در سنگ۔ مدعا اصلی آیہ
آوین کہ حضرت شعیب کو بعد وہ کہا سنا نیکے پھر شفقت آئی کہ شاید ایمان لائین فرمایا ق
اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوبُوا إِلَيْهِ إِنَّ رَبِّي رَحِيمٌ وَدُودٌ استغفار کرو رب اپنے سے
پھر توبہ کرو طرف اُسکی تحقیق رب میرا رحم کرنیوالا ہے اور محبت کرنیوالا ف غرضکہ حضرت
نے سختی نرمی ہر طرح سے سمجھایا مگر ایسے بیوقوف تھے کچھہ اثر نہوا عقلمند وہ ہے کہ ایک اشارہ مین
سمجھہ جاے قطعہ نگوید از سر بازیچہ حرفی۔ کز و پندی نگیرد صاحب ہوش۔ وگر صد باب
حکمت پیش نادان۔ بخوانند آیدش بازیچہ در گوش۔ کہا قوم نے قَالُوا يَا شُعَيْبُ مَا
نَفْقَهُ كَثِيرًا مِمَّا تَقُولُ وَإِنَّا لَنَرَاكَ فِينَا ضَعِيفًا وَلَوْلَا رَهْطُكَ لَرَجَمْنَاكَ وَمَا أَنْتَ
عَلَيْنَا بِعَزِيزٍ کہا اونہون نے اے شعیب ہم نہین سمجھتی اکثر اس چیز سے کہ کہتا ہی تو اور ہم البتہ
دیکھتے ہین تجکو اپنے مین ذلیل اور اگر نہوتا کنبہ قبیلہ تیرا تو البتہ سنگسار کرتے ہم تجکو اور نہین ہے تو ہمارے
نزدیک عزت والا ف باوجود ایسے سوء ادبی کے حضرت نے پھر ساتھہ حلم کے جواب دیا کہ شاید اب
ایمان نصیب ہو قَالَ يَا قَوْمِ أَرَهْطِي أَعَزُّ عَلَيْكُمْ مِنَ اللَّهِ وَاتَّخَذْتُمُوهُ وَرَاءَكُمْ ظِهْرِيًّا إِنَّ
رَبِّي بِمَا تَعْمَلُونَ مُحِيطٌ کہا اے قوم میری آیا قبیلہ میرا عزیز تر ہے تمہارے نزدیک اللہ سے بیحال
یہ کہ ڈالا تمنے اُسکو پس پشت تحقیق رب میرا ساتھہ اُسکے کہ کرتے ہو تم احاطہ کرنیوالا ہے ف
یعنی اللہ کا خوف نہین میرے قبیلہ کا خوف کرتے ہو کہ رجم نہین کرتے کیا اللہ سے زیادہ سمجھا ہے
اُسکو دنیادارونکا قاعدہ ایسا ہی ہوتا ہے لوگونکی شرم کے سبب تو نماز وغیرہ اداکرین خالص

خوف خدا کا ہو تو ظاہر اور پوشیدہ ایکحال ہو ایسا ہی منہیات سے بچنے مین خویش اقربا کا لحاظ کرتے ہین

شعر کلید در دوزخ است ان نماز ✤ کہ در چشم مردم گزاری دراز ✤ اور یہ بھی کہا قوم نے وما

انت الا بشر مثلنا وان نظنک لمن الکاذبین فاسقط علینا کسفا من السماء ان کنت من الصادقین

اور نہین ہے تو مگر بشر مثل ہمارے اور تحقیق ہم گمان کرتے ہین تجکو جھوٹا پس ڈال ہمپر ٹکڑا آسمان کا

اگر ہے تو سچا اور ایک جماعت نے یہ کہا لنخرجنک یٰشعیب والذین امنوا معک من قریتنا او لتعودن

فی ملتنا البتہ تحقیق نکالدینگے ہم تجکو اے شعیب اور ایمان والونکو اپنے شہر سے یا پھر آوے ہمارے

دین مین اُس وقت آپ اُنکے ایمان سے مایوس ہوئے دعا کری ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق و

انت خیر الفاتحین اے رب میرے حکم کر درمیان ہمارے اور قوم ہمارے کے ساتھ حق کے اور تو بہتر

حکم کرنیوالا ہے پھر حکم آیا کہ کہدے ان سے وَيٰقَوْمِ اعْمَلُوْا عَلٰى مَكَانَتِكُمْ اِنِّيْ عَامِلٌ سَوْفَ

تَعْلَمُوْنَ مَنْ يَّاْتِيْهِ عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ وَمَنْ هُوَ كَاذِبٌ وَارْتَقِبُوْا اِنِّيْ مَعَكُمْ رَقِيْبٌ

اور اے قوم میری عمل کرو تم اوپر حالت اپنی کے مین عمل کرنیوالا ہون اپنی حالت پر قریب ہی کہ

جان لوگے تم اُسکو کہ آویگا عذاب اُسکو رسوائیگا اور اُسکو کہ جھوٹا ہے اور انتظار کرو انجام

کار کا تحقیق مین بھی تمہارے ساتھ انتظار کرنیوالا ہون وَلَمَّا جَاۗءَ اَمْرُنَا نَجَّيْنَا شُعَيْبًا وَّالَّذِيْنَ

اٰمَنُوْا مَعَهٗ بِرَحْمَةٍ مِّنَّا وَاَخَذَتِ الَّذِيْنَ ظَلَمُوا الصَّيْحَةُ فَاَصْبَحُوْا فِيْ دِيَارِهِمْ

جٰثِمِيْنَ كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ۭ اَلَا بُعْدًا لِّمَدْيَنَ كَمَا بَعِدَتْ ثَمُوْدُ

جبکہ آیا امر ہمارا یعنی اہلاک کا بچایا ہمنے شعیب کو اور ایمان والونکو اُسکے ساتھ رحمت اپنی سے

اور پکڑ لیا ظالمونکو چنگھاڑ نے پس صبح کری اونہون نے اپنے گھروںمین اس حال مین کہ گھٹنون

مین سر دئے پڑے تھے مرے ہوئے گویا کہ نرہے تھے کبھی اُن گھرونمین آگاہ ہو دوری ہو جیو

اہل مدین کو جیسا کہ دوری ہوئی قوم ثمود کو ف سات راتدن سموم گرم ایسی چلی کہ زمین مثل

تانبے کے اور آسمان مثل کرہ نار کے ہوگیا ہر ذرہ سے شعلہ آگ کا نکلتا تھا پانی مانند روغن

گرم کے کھولنے لگا اور درختونکی جنبش سے آگ کے شعلہ بھڑکتے تھے تمام لوگ بسبب گرمی کے مرنے

لگے شدت حرارت سے گھرونمین سے نکل جنگل کو بھاگے ایک ابر سیاہ آیا اور سرد ہوا چلی

آپس مین ایک دوسرے کو پکارا کہ آؤ راحت حاصل کرین جب اُسکے نیچے سب جمع ہوگئے

ایک برق مہیب چمکی اور ایک آگ پیدا ہوئی سبکو جلا کر خاکستر کردیا روضۃ الصفا مین لکھا ہے

ایک جماعت ضعفاء کی شہر مین رہگئے تھے اونپر جبریل نے انکر چیخ ماری سب دم بخود ہوکر

مرگئے حضرت شعیب کے ساتھ ستر مومن تھے اُنکو لیکر مدین مین رہے اور عبادت الٰہی مین

مصروف ہوئے اور لفظ الاسی تنبیہ ہے اہل مکہ کو اب آگے کچھ ذکر موسیٰ علیہ السلام کا

قصہ موسیٰ علیہ السلام

اسد نے بیان فرمایا تاکہ معلوم ہو کہ زمانہ شعیب اور موسیٰ کا قریب بلکہ متحد ہے اگرچہ موسیٰ عہ کا
قصہ مختلف جابجا قرآن میں مذکور ہے مگر سورۃ قصص میں اکثر ہے اور اس سورۃ میں بیان کم ہے
موسیٰ علیہ السلام بن عمران ساتھ تین واسطونکے لاوے بن یعقوب تک پہنچتے ہیں اور نام انکی
والدہ کا عانذ ہے ولادت آپکی زمانہ ولید بن مصعب میں ہوئی کہ یہ بادشاہ ہوا تھا بعد لپٹے بہائے
قابوس بن مصعب کی اور وہ بعد ملک ریان کے ہوا جو یوسف عہ کے زمانہ میں انتقال کر گیا تھا
بعد اسکے تبدیل شریعت یوسفی کا ہو کر بت پرستی شروع ہو گئی تھی اور لقب بادشاہ مصر کا اُس زمانہ
مین فرعون تھا اور اب خدیو کہتے ہیں جیسے کہ شاہ روم کو قیصر اور والی فارس کو کسریٰ اور شہر یار چین کو
خاقان ملک حبش کے حاکم کو نجاشی اور فرماںروائے ہند کو راجہ اور شاہ یمن کو تبع کہتے ہیں اور
ولید یعنی فرعون اولاد ریان سے ہے جب ملک مصر پر مسلط ہوا سکا حکم سجدہ کا دیا اول سجدہ کرنے
کہ ہامان تھا اسکو کیا پھر فرعون نے جو لوگ کہ دور تھے انکو تصویرین اپنی بنا کر دین کہ سجدہ کیا کرین
اور انا ربکم الاعلیٰ کی آواز بلند کرد بنی اسرائیل نے موافقت انکی نکری انکو نہایت ذلیل کیا
ارزل کام انکے سپرد کئے مثل عنانی وغیرہ کے اور کہا تم سب ہمارے غلام ہو اور یہ کہنا ایسے
اسکے تھا کہ یوسف علیہ السلام نے جو قحط مین ملک ریان کے وقت میں لوگو نسے سلوک کیا اتفاق
سینے غلام ہونے کا اقرار کیا تھا ایکر تبہ دریا نیل خشک ہو گیا سب لوگ جمع ہو کر آئے کہ اگر تو خدا ہے
تو دریا نیل کو رواں کر فرعون یہ سنکر جنگل میں تنہا گیا ایک غار مین جاکر رو یا اور اسد کے ربوبیت کا
اور اپنی عبودیت کا اقرار کیا اور انواع انواع کی حمد اور مناجات بجالایا اور عرض کری الٰہی یہ بندے
دنیا کو آخرت پر اختیار کرا ہے اسمین میرے واسطے کمی نہو دریا نیل جاری ہو گیا حضرت جبریل
بصورت ایک مرد کے سامنے اسکے فریاد خواہ آئے فرعون نے پوچھا کیا ماجرا ہے کہا ایک غلام کی
حالت یہ ہے کہ اپنے آقا کے حکم سے گردن پھیرتا ہے اور آقا باوجود نافرمانی بھی اسکی پرورش
کھانے پینے کے کرتا ہے اور اچھی طرح رکھتا ہے فرعون نے کہا وہ غلام دریا نیل میں ڈبونے کے
قابل ہے جبرئیل نے کہا اسپر دستخط کر دے تاکہ مجکو سند ہو اور سب اسکو تسلیم کرین اُسنے دستخط
کر دئے بوقت غرق کے جبرئیل نے وہی دستخط پیش کرے اور کہا اسد نے تجھپر ظلم نہیں کیا اپنا فیصلہ
دیکھلے بعد اسکے اکثر خواب پریشان دیکھتا ایکروز دیکھا کہ ایک شخص پیدا ہوا ہے اور ملک میرا اُسکے
ہاتھ سے برباد ہوا تمام جادوگروں اور کاہنونکو جمع کر کے پوچھا اونہوں نے بزور علم نجوم کے
خبر دی کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص پیدا ہوگا کہ قبطیونکو غارت کریگا پھر یہ شورہ کیا کہ مرد شہر مین
نرہنے پاوین مگر جو معتمد فرعون کے تھے ایسا ہی کیا شہر جو خالی ہوا عورتین جابجا پھرنے لگین
عمران جس دروازہ پر نگہبان تھے اتفاقاً انکی بیوی وہین آگئیں اور بعض تواریخ مین یون ہے

کہ فرعون نے انکو کچھ کام کو شہر مین بھیجا یہ اپنے گھر چلے گئے اور بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ فرعون کے
پلنگ کے پہرے پر عمران مقرر تھے اور عورتین سارے شہر مین خالی پاکر پھر رہی تھین اُنکی
بیوی محل فرعون کو دیکھنے گئین دیکھا کہ بیخبر سوتا ہے اور پہرہ دار دنکو بھی اللہ نے غفلت ڈالدی
اور عمران نے انکو دیکھکر بلالیا مشیت ایزدی نے نور موسیٰ کو پشت عمران سے شکم عاندیمہ
پہنچایا مصراع دشمن چہ کند چو مہربان باشد دوست ٭ فجر کو نجومیون نے خبر دی کہ جو نطفہ
کہ اندیشہ کا تھا وہ مان کے شکم مین آگیا تیرا بند و بست کچھ کام نہ آیا آخر دایہ مقرر کی گئین کہ
حمل دریافت کرتے رہین اگر لڑکی پیدا ہو چھوڑ دین اور لڑکا ہو تو میرے روبرو لاکر پتھر پر
دے مارین یا ذبح کرین جیسا کہ فرمایا یذبحون ابناکم ویستحیون نساءکم اور یہ حکم تین برس تک
جاری رہا حضرت موسیٰ کی والدہ کا حمل ظاہر نہوا جب پیدا ہوئی نہلا دہلا سرمہ لگاکر ایک
بڑھئی کو بلاکر صندوق بنوا اور اسمین بند کرکے روغن قیر درز وغیرہ مین لگاکر دریا مین ڈالدیا
تاکہ انکے روبرو قتل نہو اس بڑھئی نے چاہا فرعون کو خبر کرے گونگا ہو گیا پھر توبہ کری پھر
ارادہ کیا پھر وہی حال ہو گیا تین بار جب یہ نوبت ہوئی صدق دل سے توبہ کری اور مسلمان
ہوا جانا کہ یہ لڑکا نبی ہونیوالا ہے اتفاقاً دختر فرعون کو برص تھا اور کاہنون نے کہا کہ اس کا
علاج لعاب اُس لڑکیکا ہے جو دریا مین سے نکلیگا آخر یہ تابوت بہتا ہوا محل فرعون کی نہر مین
گیا لوگون نے اسکو نکالا اور لعاب دہن لگایا آرام ہو گیا اور آسیہ زوجہ فرعون کہ اُسکے اولاد
نہ تھی اسکے جمال کو دیکھکر مشتاق ہوئی اور کہا قرة عین لی ولک لاتقتلوہ عسیٰ ان ینفعنا او نتخذہ
ولدا فرعون کے دلمین بھی محبت آئی انکو پرورش کیا دودھ پلانے والیان کئی آئین کسیکا دودھ
نہ پیا جب اُنکی مان اجنبی بنکر آئین اُنکا دودھ پیا آسیہ نے انکی اجرت بخوبی مقرر کرکے اُنکے ساتھ
موسیٰ کو کردیا فرمایا اللہ نے فرددناہ الی امہ کی تقر عینہا اور کہا کبھی کبھی ہمکو دکھا جایا کر جب
حضرت موسیٰ ایک برس کے ہوئے آسیہ نے فرعون کی گود مین دیا وہ اسوقت کچھ کلمہ کفر کا بولا
آپنے ایک ہاتھ سے ڈاڑھی پکڑ دوسرے ہاتھ کا طمانچہ مارا فرعون کو نہایت ناگوار ہوا ذلیل ہوکر
حکم سیاست کا دیا آسیہ نے کہا کیون بدنامی اپنے ذمہ لیتا ہے یہ تو بچہ بے سمجھ ہے فرعون نے کہا
یہ لڑکا وہی معلوم ہوتا ہے جسکا اندیشہ ہے آسیہ نے کہا اُسکے نزدیک آگ اور سونا یکسان ہے
فرعون نے امتحان کے واسطے ایک طبق آگ کا اور ایک اشرفیون کا رکھا موسیٰ نے انگارہ
اٹھا مونہہ مین رکھلیا ہاتھ مونہہ جلگیا اسی سبب زبان مین لکنت ہو گئی اور ید بیضا
ہو گیا جسکو کہ فرمایا واحلل عقدة من لسانی یفقہوا قولی اس ماجرے کو دیکھکر اُنکے خون سے
درگذرا تیس برس کی عمر تک اس عزت سے رہے جو کوئی دیکھتا یہ کہتا بادشاہ کا بیٹا ہے اور

ایک عورت سے بڑی دہوم سے نکاح کردیا روضتہ الصفا مین ہے کہ دو فرزند بھی تولد ہوئے مگر بنی اسرائیل کی مشقت دیکھکر رنجیدہ رہا کرتی تھی ایکروز بازار مین ایک قبطی کہ نام اُسکا قالون تھا ایک اسرائیلی پر ظلم کر رہا تھا آپنے منع کیا وہ نمانا ایک مُکا مارا وہ مرگیا مگر قصد قتل کا نہ تھا اس واسطے فرمایا ہذا من عمل الشیطان فرعون نے قاتل کی تلاش کری نشان نپایا دوسری روز وہی اسرائیلی اور قبطی سے جھگڑ رہا تھا آپنے اُسکو دہمکایا کہ روز ہر کسی سے لڑتا ہے وہ اسرائیلی ڈرا کہ ایسا نہو کہ مجکو بھی مارین بولا اتریدان تقتلنی کما قتلت نفساً بالامس وہ قبطی سنکر دربار فرعون کو گیا اسنے آپکے موسیٰ کو قصاص کیواسطے طلب کیا جس نجار نے صندوق بنایا تھا سنکر خبر دی بموسے ان الملاء یاتمرون بک لیقتلوک فاخرج اے موسیٰ تحقیق ایک جماعت مشورہ کرتی ہے تیرے قتل کا پس بھاگ آیا ہے کہ سات شبانہ روز پے درپے بغیر مقام و منزل چلکر مدین کی میدانین پہونچے ایک کوئی پر دیکھا چالیس چرواہے اپنے اپنے ریوڑ نکو پانی پلاتے ہین اور دو لڑکیان اپنی بکریان لئے الگ کھڑی ہین جب چرواہے چلے گئے یہ لڑکیان بکریونکو کوئی پر لائین اتفاقاً پانی ذرا بھی نہ بچا یہ مایوس پھرین کیونکہ ڈول انکی طاقت کے لایق نہ تھا بڑا تھا چالیس مرد اُسکو کھینچتے تھے اور کوئے پر پتھر ڈھنک جاتے تھے کہ چالیس مردونسے وہ نہ اُٹھتا تھا اور وہ لوگ بے رحم تھے بخیل حضرت موسے کو رحم آیا وہ سل اُٹھاکر ڈول کنوین مین سے اکیلے کھینچا اور بکریون کو سیراب کیا جب بکریان شعیب علیہ السلام کے پاس پہنچین تو کہا آج یہ بکریان خوب سیراب ہین لڑکیونمین سے ایک بولی یاابت استاجرہ ان خیر من استاجرت القوی الامین لے باپ مزدور رکھ لے اُسکو تحقیق بہترین مزدورونکا ہے قوت والا امانت دار قوت والا اس واسطے کہا کہ چالیس آدمیونکا کام اکیلے نے کیا اور امانت دار اس واسطے کہا کہ باوجود تنہائی کے اُنکی طرف آنکھ بھر کے بھی نہ دیکھا آپ نے اوصاف حمیدہ سنکر ایک بیٹی کو بلانے کو بھیجا وہ لیکر آئین ساری سرگذشت سنکر آپنے جانا کہ یہ نبی ہونیوالا ہو فرمایا لاتخف نجوت من القوم الظلمین اور حضرت صفوری سے نکاح کا وعدہ کیا بعوض مہر خدمت اٹھ برسکی مقرر کری حضرت نے دو برس اور پورے اپنی طرف سے کئی حضرت شعیب کے گھر مین ساتھ عصا انبیا کے تھے ایک کی اجازت انکو دی حضرت موسیٰ نے عصا آدم علیہ السلام کالیا کہ خود بخود اُنکے ہاتھ مین آگیا آپنے فرمایا یہ نہین دوسرا لاؤ کئی بار اعادہ کیا وہی ہاتھ مین آیا حضرت شعیب نے جانا یہ عصا اس نبی کے واسطے امانت ہے جس سے خدا کلام کریگا معلوم ہوا کہ یہ وہی ہے آخر وہانسے رخصت ہوکر معہ بی بی صفوری کے چلے پانچ روز کے بعد وادی طور سینا مین پہنچے اسوقت ایک ابر نمود ہوا اور سردی کی شدت آگ کے تلاش ہوئی ایک جانب انکو آگ معلوم ہوئی شعر

شب تاریک بیم موج گرادبی چنین حایل ٭ کجا دانند حال ما سبکساران ساحلہا شعر مررت
علی وادی السباع ولا اری ٭ کوادی السباع حین یظلم وادیا ٭ اقل بہ رکبا اتوہ تائیۃ ٭ واخوف
الا ما وقی اللہ ساریا ٭ بیوی سے کہا تم ٹھیرو مین شاید اگ لاؤن اسکی طرف چلی وہ سات فرسنگ
پر چمکتی تھی مگر آپ طرفۃ العین مین جا پہنچے دیکھا ایک درخت پر آگ کا شعلہ بے دھوین کی چمک
رہا ہے اپنے لکڑیان جمع کرکے چاہا کہ روشن کرین وہ آگ اوپر کی شاخون مین دور ہوتی چلی گئی
چند بار قصد کیا ہاتھ نہ آئی آخر مایوس ہوکر قصد مراجعت کا کیا اسوقت آواز آئی یموسی جواب دیا
لبیک مگر حیران ہوئی کہ کون آواز دیتا ہے کہ نشان کسیکا نہین معلوم ہوتا تین بار یہی آواز آئی
پھر انہون نے کہا اے شخص تو کون ہے ندا ائی انا اللہ رب العلمین وانا ربک یموسی حضرت
موسی سجدہ مین گرے اور حالت بے اختیار یکی تاری ہوئی اور ہاتھ پانوئمین لرزہ پڑ گیا
قریب تھا کہ جان پرواز کرجائے اعانت الہی دستگیر ہوئی عصا کے سہارے سے اٹھے پھر آواز آئی
انی انا ربک فاخلع نعلیک انک بالواد المقدس طوی وانا اخترتک فاستمع لما یوحی اننی
انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی واقم الصلوۃ لذکری ان الساعۃ آتیۃ اکاد اخفیہا لتجزی کل نفس بما تسعی
مین تحقیق رب تیرا ہون پس نکال جوتیمین اپنی تحقیق تو بیچ جنگل پاک کے ہے جسکا نام طوی ہے
اور مینی برگزیدہ کیا تجکو پس سن اسکو جو وحی کی گئی تحقیق مین اللہ ہون نہین کوئی معبود مگر مین
پس عبادت کر میری اور قائم کر نماز واسطے ذکر میریکی تحقیق قیامت آنیوالی ہے چاہتا ہون
مین کہ پوشیدہ رکھون اسکو تاکہ جزا دیا جائے ہر نفس اسچیز کی جو کمایا اس مقام پر رتبہ محمدی
دیکھنا چاہیے کہ موسی علیہ السلام کو وادی مین نعلین اوتارنیکا حکم ہوا معراج مین آنحضرت نے
بموجب اس قصہ کے پہلے ہی نعلین اوتارنیکا قصد کیا حکم ہوا کہ اے محمد عرش ہمارا کا منتظر ہے
نعلین سمیت آوکہ اسکا لرزہ موقوف ہو شعر تو بدین جمال و خوبی بر طور اگر خرامی ٭ ارنی
بگوید آنکس کہ بگفت لن ترانی ٭ جب حضرت موسی سے رعب نہ دفع ہوا تو جناب باری نے
باتین انسیت کی کرنی شروع کرین تاکہ تسکین ہو باوجود علم کے فرمایا وما تلک بیمینک یموسی
قال ہی عصای اتوکؤا علیہا واہش بہا علی غنمی ولی فیہا مآرب اخری اور کیا ہے تیرے داہنے
ہاتھ مین اے موسی کہا یہ لکڑی میری ہے تکیہ لگاتا ہون اسپر اور پتی جھاڑتا ہون بکریون
اپنی پر اور واسطے میری اسمین حاجتین اور بھی ہین قال القہا یموسی فالقہا فاذا ہی حیۃ تسعی
کہا ڈالدے اسکو اے موسی پس ڈالا اسکو پس ناگہان وہ اژدہا تھا دوڑتا ہوا اور جگہ فرمایا
کانہا جان گویا کہ ناگن ہے شک تطبیق یہیں ہے کہ سرعت تو ناگن کی سی تھی اور جسم اژدہے کا اور
یہ معجزہ اس واسطے دیا گیا کہ اس زمانہ مین جادوگری کا بڑا زور تھا اور یہ دکھانا موسی کو

تعلیم کے واسطے تھا کہ فرعون کی پاس جاتا ہے ایسا نہو کہ وہان اژدہے سے خوف کھاوین پہلے
انکا ڈر نکالدیا فرمایا خذہا ولا تخف سنعیدہا سیرتہا الاولی پکڑ اسکو اور خوف نکر قریب ہے کہ پھیر
دینگے ہم اسکو پہلے حال پر اور دوسرا معجزہ یہ تھا واضمم یدک الی جناحک تخرج بیضاء من غیر سوء
اٰیۃ اخری لنریک من اٰیاتنا الکبری اذہب الی فرعون انہ طغی اور ملا ہاتھ اپنے کو طرف بازو اپنی
نکلیگا سفید روشن بدون برائیکے معجزہ دوسرا تاکہ دکھاوین ہم تجکو نشانیان اپنے بڑے جا طرف
فرعون کے تحقیق وہ سرکش ہے اور سوا ان دو نشانیونکے ساتھ اور تھین طوفان جراد قمل ضفادع
دم طمس قحط فرمایا ولقد ارسلنا موسی باٰیاتنا وسلطٰن مبین الی فرعون وملائہ
فاتبعوا امر فرعون وما امر فرعون برشید اور تحقیق بھیجا ہمنے موسی کو ساتھ نشانیوں اور دلیل
روشن کیطرف فرعون اور جماعت اسکی کے پس تابع ہوئی وہ حکم فرعون کے اور نہین تھا حکم فرعونکا
ہدایت کا **ف** اسجگہ مورخین کو اختلاف ہے بعض کے نزدیک وادی سے مصر کو سیدھی گئی
اور بعض کا قول ہے کہ اپنے اہل پاس انکر گئے اور اس عصا مین کئی خاصیتین تھین جب تھک جاتے
اونٹنی سواری کی بن جاتی بھوک کے وقت دودہ اسکا پیتے زمین مین گاڑ دیتے ہرا ہو جاتا اسکے سایہ
مین بیٹھتے اور جو میوہ درکار ہوتا اوسمین لگجاتا اُسے کھاتے پیاس کیوقت کنوئین سے ڈول ہو جاتا
پانی پلاتا جب سوتے نگہبانی کرتا اندھیرے مین مشعل کے مانند روشن ہو جاتا دشمن کثیر سے
کتنے ہی ہوں مقابلہ کرتا تنہائی مین باتین کرتا القصہ جب وہانسے روانہ ہوئی ادھر حضرت
ہارون مصر سے استقبال موسی کو آئے کہ انکو الہام سے معلوم ہوا تھا کہ موسی کی خواہش رفاقت
کی ہے راستہ مین ملاقات کر کے والدہ کے پاس تین روز ٹھیرے پھر دونو تبلیغ کیواسطے
چلے قصر فرعونکی راہ دشوار گذار تھی ستر فصیل گرد اُسکے تھین اور ما بین ہر فصیل کے جنگل لق ودق
تھا اور مسکن درندونکا فصیل اول پر پہونچے دروازہ بند تھا عصا سے اشارہ کیا وہ کھل گیا
اور جو آفات تھین بسبب عصا کی ضرر نکر سکین اخر دروازہ خاص پر پہونچے بے باکانہ ایک
گوشہ مین جگر بیٹھ گئے لوگونسے کہا ہمارے آنیکی خبر کرو مارے ہیبت کے مجال نہ تھی کہ کوئی
خبر کرے چوتھی ذی الحجہ کو پہونچے دو برس تک وہان رہے اور خبر نہ پہونچی ایک شخص مسخرا
فرعون کی محفل مین جایا کرتا تھا ایک روز اتفاقاً ادھر انکلا سارا حال پوچھا حضرت موسی نے
فرمایا کہ ہم رسول ہین رب العالمین کیطرف سے فرعون اور اُسکی قوم کی ہدایت کیواسطے
اُسنے فرعون سے بطریق تمسخر کے کہا کیا تمہارے سوا اور بھی کوئی رب ہے آپ نے غصہ
ہو کر کہا انا ربکم الاعلی ولا غیری اُس نے کہا بڑا تعجب ہے کہ ایسے بند وبست مین دو شخص
داخل قصر کیونکر ہوئے اور وہ خوف کسیکا نہین کرتے اور کہتے ہین کہ ہم بندہ اُس خدا کے ہین

جو تمام جہان کا پالنے والا ہے فرعون نے دربار میں طلب کیا حضرت موسیٰ کھڑا دین پانوں مین
کمبل کا کرتہ گلے میں عصا ہاتھ میں پکڑے ہوئے بے خوف تشریف لائے اور فرمایا انا رسول
رب العالمین کہا فرعون نے وما رب العالمین فرمایا حضرت موسیٰ نے رب السموات والارض
وما بینہما ان کنتم موقنین کہا فرعون نے قال لمن حولہ الا تستمعون فرمایا قال ربکم ورب اٰبائکم الاولین
کہا ان رسولکم الذی ارسل الیکم لمجنون فرمایا رب المشرق والمغرب وما بینہما ان کنتم تعقلون کہا
لئن اتخذت الٰہا غیری لاجعلنک من المسجونین فرمایا قال او لو جئتک بشیء مبین کہا فات
بہ ان کنت من الصادقین پھر حضرت موسیٰ نے پے در پے معجزہ دکھائے جب جب معجزہ
دیکھا اقرار ایمان کا کیا جب وہ عذاب دور ہوا پھر گیا فلما جاءہم بآیاتنا اذا ہم منہا یضحکون وما
نریہم من آیۃ الا ہی اکبر من اختہا واخذناہم بالعذاب لعلہم یرجعون وقالوا یا ایہ الساحر ادع
لنا ربک بما عہد عندک اننا لمہتدون فلما کشفنا عنہم العذاب اذا ہم ینکثون ونادیٰ فرعون فی قومہ
قال یا قوم الیس لی ملک مصر وہذہ الانہار تجری من تحتی افلا تبصرون ام انا خیر من ہذا الذی
ہو مہین ولا یکاد یبین فلولا القی علیہ اسورۃ من ذہب او جاء معہ الملائکۃ مقترنین فاستخف
قومہ فاطاعوہ انہم کانوا قوما فاسقین فلما اٰسفونا انتقمنا منہم فاغرقناہم اجمعین فجعلناہم سلفا
ومثلا للاٰخرین پس جبکہ آئین نشانیان ہماری ناگہان اُسنے ٹھٹھا کیا اور نہین دکھائی ہمنے کوئی
اُنکو نشانی مگر کہ وہ بڑی تھی پہلے اپنے سے پس پکڑا ہمنے اُنکو ساتھ عذاب کی تاکہ رجوع کرین
اور کہا اے جادوگر دعا کر واسطے ہمارے رب اپنے سے ساتھ اُس چیز کے جو عہد کیا ہے نزدیک
تیرے اللہ نے یعنی اگر ہمین ایمان لاوٴن تو عذاب دور ہو جائے بیشک ہم راہ یاب ہونگے جبکہ
دور کیا ہمنے عذاب انسے ناگہان وہ عہد توڑنیوالے تھے یعنی حضرت موسیٰ نے بددعا کری مینڈکونکی
کثرت کھانے اور پانی مین اسقدر ہوئے کہ عاجز کر دیا لاچار ہو کر حضرت سے دعا چاہی آپنے
فرمایا ایمان لا تو یہ عذاب دور ہو مقر ہوا جب عذاب دور ہوا پھر گیا اور کہا بڑا جادوگر ہے
ایسے ہی جووٴن کی کثرت نے حیران کیا اور پانی خون ہو گیا آخر قبطی پیاس سے تڑپنے لگے نبی اسرئیل
کی مونہہ کی کلیان لیتے مونہہ مین لین جبتک اُنکے مونہہ مین رہا پانی رہا قبطیونکے مونہہ مین
اُنکر خون ہو جاتا غرض یہ کہ نو معجزہ دیکھے پھر ہامان کے بہکانے سے پھر گیا عہد سے اور آواز
کری فرعون نے قوم اپنی مین کہا اے قوم کیا نہین ہے میرے پاس بادشاہت مصر کی
اور یہ نہرین جاری ہین نیچے محلون میرے کے کیا نہین دیکھتے ہو تم بھلا مین بہتر ہون اس سے
کہ یہ حقیر ہے اور بات بھی اچھی طرح نہین کر سکتا اور بہتوا اس جگہ محذوف ہے اور محذوف
ہونا لفظ ہو کا نہایت اسکی تکبیر پر دلالت کرتا ہے کہ نسبت خیریت کی اپنی طرف سے کی اگرچہ

مذکور ہوتا تو یون ہوتا ام انا خیر او ہوا ور یا ام بمعنی بل ہے تو محذوف کی حاجت نہین پس کیون نہین
پہنائے گئے اسکو کنگن سونیکے فرعون جسکو ممتاز کرتا تھا کنگن پہناتا تھا یہ طعن کرے کہ
خدا کا رسول اسحال سے ہوتا یا اتی فرشتے اسکے ساتھ آگے پیچھے پس خفت بیان کری قوم کے
آگے پس تابعداری کری قوم نے اسکی تحقیق وہ تھی قوم فاسق پس جب جہو نجہل دلائی ہمکو بدلا
لیا ہمنے اُنسے پس ڈبو دیا اُن سبکو پس کر دیا اُنکو گئے گذرے اور مثل واسطے پچھلونکے اور

سورہ شعرا مین مذکور ہے فالقی عصاہ فاذا ہے ثعبان مبین ونزع یدہ فاذا ہی بیضاء
للنظرین پس ڈالا موسیٰ نے عصا پھر ناگہان وہ ہوگیا اژدہا ظاہر اور نکالا ہاتھ اپنا پس
ناگہان وہ سفید تھا روشن واسطے دیکھنے والون کے اور ایک جگہہ یون فرمایا کا نہا جانّ
گویا کہ وہ ناگن ہی ستک تطبیق یہ ہے کہ جسم مین تو اژدہا تھا اور سرعت مین ستک اژدہے نے
ایک ہونٹھ مکان کے نیچے دوسرا چھجی کے اوپر رکھکر پھنکار ماری چاہا کہ معہ مکان نگل جائے
شعلہ آگ کے مونہہ سے نکلنے شروع ہوئے اور جسکی طرف پھنکار مارتا جلکر خاکستر ہو جاتا
اور آواز مہیب مثل شیر اور فیل مست کے آتے تھے وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ پچیس ہزار
آدمی اُسوقت مر گئے فرعون تخت عاج کے نیچے گر پڑا اور خوف سے کانپتا تھا اور عہد ایمان
لانیکا کیا موسی نے عصا اوٹھا لیا اس مقام پر ایک حکایت یاد آئی کہ جب تخت طاؤس
طیار ہوا اور حضرت شاہجہان نور اللہ مرقدہ نے اوسپر جلوس کیا تو سعد اللہ خان وزیر نے
نذر مین توقف کیا کسینے نذر نہ دی کہ پہلے وزیر کی نذر ہو تو اور لوگ دین بادشاہ نے
فکر کیا یہ کیا بات ہے جو نذر کوئی نہین دیتا اوٹھکر دوگانہ نماز کا ادا کیا پھر مرتبہ بمرتبہ
سبنے نذرین دین بادشاہ مخاطب ہوئے سعد اللہ خان کیطرف کہ کیا باعث تھا توقف
نذر کا دست بستہ عرض کری کہ حضور فرعون کا تخت عاج کا تھا اوسپر بیٹھکر دعوی خدائی کا
کیا اور حضور کا تخت تو اُس سے کڑوڑ درجہ بہتر ہے مینے سوچا کہ حضور کی طبیعت
دیکھون کسطرف مائل ہے الحمد للہ کہ آپنے دوگانہ نماز کا ادا کیا اقرار عبودیت کا پایا گیا
پھر مینے نذر دی بیان یہ تھا کہ پھر فرعون نے پوچھا کہ اگر مین اسلام لاؤن تو اُسکی عوض
کیا ملیگا فرمایا حضرت موسی نے چار چیزین ایک تو ہمیشہ جوان رہیگا دوسری سلطنت
تیری ہمیشہ قائم رہیگی تیسری بیمار کبھی نہوگا چوتھی جنت ابدالآباد کو ملیگی گھر مین جاکر حضرت
آسیہ بیوی اپنی سے مشورہ کیا انہون نے کہا جلد قبول کر تیرے کہان نصیب یہ چیزین مفت
ہاتھ آتی ہین ہامان سے جو مشورہ کیا اُسنے کہا اتنی مدت دعوئی خدائی کیا اب بندہ بنکر
ذلت اختیار کریگا اگر جوانی کی خواہش ہے تو خضاب سیاہ کر اور صحت کیواسطے

ذکر تخت طاؤس شاہجہانی

حکیم حاذق کو نوکر رکھہ اور ملک کو زوال باوجود ایسی حکومت کے ممکن نہین اور جو تیرے
باغ و نعمین ہے وہی جنت مین ہے بلکہ یہ موجود اور وہ موہوم یہ دو تو جادوگر ہین اپنی
قلمرو کے جادوگر جمع کر کے مقابلہ کروا انکو دفع کر دینگے قال للملا حولہ ان ہذا الساحر علیم
یریدان یخرجکم من ارضکم بسحرہ فماذا تامرون کہا فرعون نے سردارون سے تحقیق یہ البتہ
جادوگر ہین دانا ارادہ کرتے ہین کہ نکالیں تمکو ملک تمہارے سے بسبب جادو کے پس کیا
امر کرتے ہو قالوا ارجہ واخاہ وابعث فی المداین حاشرین یاتوک بکل سحار علیم کہا انہونے
ڈھیل دی اسکو اور اسکے بھائی کو اور بھیج شہرونمین چوبدار ونکو کہ لاوین ہر جادوگر علم
والونکو فجمع السحرۃ لمیقات یوم معلوم وقیل للناس ہل انتم مجتمعون لعلنا نتبع السحرۃ ان
کانوا ہم الغالبین اور کہا گیا لوگونسے آیا ہو تم جمع ہونیوالے شاید کہ ہم اتباع کرین
جادوگرونکا اگر ہون وہ غالب فلما جاء السحرۃ قالوا لفرعون ائن لنا لاجرا ان کنا نحن الغالبین
جبکہ آے جادوگر کہا فرعون سے آیا ہے ہمارے واسطے مزدوری اگر ہوئے ہم غالب قال
نعم وانکم اذا لمن المقربین کہا ہان اور تحقیق اسوقت تم البتہ مقربین سے ہوگے قال لہم موسی القوا
ما انتم ملقون کہا انسے موسی نے ڈالو جو ڈالنے والے ہو تم ف اس جگہ یہ امر موسی کا داسطے
بطلان کے تھا نہ امر معصیت پر فالقوا حبالہم وعصیہم وقالوا بعزۃ فرعون انا لنحن الغالبون
پس ڈالی اونہونلنے رسیان اور لکڑا اپنے اور کہا ساتھہ عزۃ فرعون کے البتہ ہم غالب ہونگے
ف جادوگرون نے شعبدہ کیا پارہ ملکر رسیان لکڑ دھوپ مین ڈال دئی وہ حرکت کرنے
لگے یہ جانا کہ موسی ڈر جانیگے فالقی موسی عصاہ فاذا ہی تلقف ما یافکون پس ڈالا موسی نے
عصا اپنا پس ناگہان نگل گیا اسکو جو تخییل کیا تھا اونہونلنے ف پھر لشکر مین ایسی افراط
تفریط پڑی کہ چھہ لاکھہ آدمی اوپر تلے ہو کر مر گئے اور اژدہے نے رجوع فرعون کیطرف
کری وہ خیمہ چھوڑ کر بد حواس ہو کر بھاگا ستر قبیلہ قبط کی ایمان لائی اور فرعون کی بیوی کا
بھی اسلام قوی ہوا یہانسے معلوم ہوا کہ ایسے شعبدونپر آدمی فریفتہ نہو کہ اسکو ولی جانے
ان اولیاءہ الا المتقون خرق عادۃ موقوف علیہ ولایت کا نہین ہے جادوگرونکو یقین ہوا
کہ نبی برحق ہے اور یہ اسکا معجزہ ہے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ شعبدے فقط ڈرانیکے واسطے
ہوتے ہین کچھہ ضرر انسے نہین ہوتا اور اسکا عصا سبکو نگل گیا یہہ جادو نہین فالقی السحرۃ
ساجدین قالوا امنا برب العالمین رب موسی وہارون پس گرائے گئے جادوگر سجدہ مین
کہا ایمان لائے ہم رب عالمین پر جو رب موسی اور ہارونکا ہے اسطرح جلکے پکے مومن ہوئے
کہ رب العالمین پر اکتفا نکیا کہ فرعون شاید جانے کہ مجکو کہتے ہین بلکہ تصریح کری کہ رب

موسی وہارون کا قال آمنتم لہ قبل ان اٰذن لکم انہ لکبیرکم الذی علمکم السحر فلسوف تعلمون لاقطعن
ایدیکم وارجلکم من خلاف ولاصلبنکم اجمعین کہا فرعون نے کیا ایمان لائے تم پہلے حکم
میرے کے تحقیق یہ بڑا تمہارا ہے کہ سکھایا ہے تمکو جادو پس قریب ہے کہ جانوگے البتہ
مثلی کرونگا مین سیدھا ہاتھ کاٹونگا پھر پانو بایان پھر ہاتھ بایان تو پھر سولی دونگا سبکو چنانچہ
کہ اسی طرح کی تکلیف سے سبکو شہید کیا مگر ایک بھی ایمان سے نہ پھرا ایک عورت کے بچہ کو آگ مین
پھینکدیا جب بھی ایمان سے نہ پھرے اُس بچہ نے اگ مین سے آواز دی کہ اگلے دیکھنے مین
اگ ہے مین باغ مین ہون ایمان نچھوڑیو جلد آمین مشتاق ہون تیرا اسیطرح آسیہ بنت مزاحم کو
دھوپ مین چومیخہ کر کر شہید کیا حضرت مریم اور حضرت آسیہ کا نکاح قیامت کو آنحضرت سے
ہوگا قالوا لاضیر انا الی ربنا منقلبون انا نطمع ان یغفرلنا ربنا خطایانا ان کنا اول المؤمنین
کہا جادوگرون نے کچھ ضرر نہین ہمکو ہم طرف رب اپنے کے جانیوالے ہین ہم طمع رکھتے ہین کہ
بخشے رب ہمارا گناہ ہمارے اسپر کہ ہوئے ہم اول ایمان لانیوالے **ف** جب بنی اسرائیل
بہت تنگ ہوئے عرض کری کہ اب اس قوم سے ہمکو مخلصی ہو حضرت موسی نے تشفی کری
کہ اب زمانہ انکی ہلاکت کا قریب ہے آپنے بددعا کری تین سال گیارہ مہینے تک قبطی طرح
طرح کی بلا مین مبتلا رہے جس کا مذکور اوپر ہوا پھر کفر کیطرف عود کرتے رہے آخر بصلاح ہامان
ایک مینار طیار کر کے اوپر چڑھکر تیر مارے فرشتون نے تیر خون آلودہ کر کے اولٹے پھینکے
خوش ہوا کہ خدا کو مار لیا اور موسی کے بھی قتل کا ارادہ کیا پھر حکم آیا واوحینا الی موسی ان اسر
بعبادی انکم متبعون اور وحی کری ہمنے طرف موسی کے یہ کہ لے نکل بندون میرونکو تحقیق تم
پیچھا کئے گئے ہو **ف** آخر ایک شب بنی اسرائیل کو جمع کر کے نکلے اور یوسف عم کے تابوت
کی وصیت چلی آتی تھی تلاش کیا ایک بوڑھیا نے کہا اگر مین جوان ہو جاؤن اور اے موسی تم
مجھسے نکاح کر لو اور جنت کا وعدہ دو تو مین بتاؤن حضرت نے قبول کیا دریائے نیل کا پانی
جاری تھا آپنے دعا کری پانی خشک ہوگیا تابوت نکال ہمراہ لیا اور عین شمس کی راہ لی
اور وہین حضرت یوسف کو دفن کیا کہ مقابر ابا اجداد تھا مگر راستہ مین دریائے نیل پڑتا تھا
یہ نوین محرم کو نکلے تھے اُس روز ہر قبطی کے گھر مین ایک ایک عورت مرگئی تھی اُسکی
تجہیز مین مصروف رہے فارسل فرعون فی المدائن حاشرین پس بھیجے فرعون نے بیچ
شہرون کے چوبدار وہ ایک ہزار شہر تھے اور بارہ ہزار قریہ تاکہ کہوین اُنسے ان ہولاء لشرذمۃ
قلیلون وانہم لنا لغائظون وانا لجمیع حاذرون تحقیق یہ ایک جماعت ہے تھوڑی سی
یعنی چھہ لاکھ ستر ہزار اور تحقیق وہ ہمکو غصہ مین ڈالنے والے ہین اور ہم البتہ سب کو

پھیرنے والے ہین فرمایا اللہ نے جل شانہ فاخرجنٰہم من جنٰت وعیون وکنوز ومقام کریم کذلک واورثنٰہا بنی اسرائیل پس نکالا ہمنے اونکو باغون اور چشمون اور مالون اور مجلسون نکلف کے سے ایسا ہی جیسا ذکر کیا ہمنے اور وارث کردیا ہمنے بنی اسرائیل کو فاتبعوہم مشرقین پس پیچھے لگے اُنکے سورج نکلتے یہ دسوین محرم کے تھے فلما ترآء الجمعٰن قال اصحٰب موسی انا لمدرکون پس جبکہ دیکھا ایک نے دوسرے کو کہا اصحب موسی نے تحقیق ہم پکڑے گئے ف ایک کروڑ ستر لاکھ فوج لیکر تعاقب کیا تھا حضرت موسی نے جھڑکا قال کلا ان معی ربی سیہدین کہا ہرگز نہین تحقیق میرے ساتھ میرا رب ہے قریب ہے کہ راستہ دیگا فاوحینا الی موسی ان اضرب بعصاک البحر فانفلق فکان کل فرق کالطود العظیم پس وحی کری ہمنے طرف موسی کے یہ کہ مار عصا اپنا دریا مین پس پھٹ گیا بارہ رستہ پر پس تھا ہر ٹکڑا مثل پہاڑ بڑے کے ف موسی علیہ السلام کھڑے رہے سب بنی اسرائیل چار ساعت مین پار ہوگئے جب موسی بھی گئے اتنے مین فرعون آگیا اُسکو تردد ہوا کبھی مصر کا ارادہ کرتا تھا پھرنے کا کبھی ایمان لانیکا ہامان نے منع کیا کہ بزدل نہو تعاقب کرتے ہین لوگ ہنسین گے خدائے سے یہ بعید ہے اور اسپر خوف چھا رہا تھا ایسا نہو کہ وقت ہلاک کا آگیا ہو یہ ٹھٹھکا جبرئیل نے اپنے گھوڑیکو اُسکے گھوڑے سے ملاکر دریا مین ڈالا فرعونکا گھوڑا نہ رُکسکا لوگون نے جانا یہہ آپسے تعاقب کرتا ہے سب پیچھے اُسکے چلے وازلفنا ثم الاخرین اور پیچھے لگایا ہمنے موسی کے اُسجگہ دوسرونکو یعنی قبطیونکو جب سب قعر نیل مین گئے دریا آگے سے جاری ہوگیا پیچھے پھرنے کا قصد کیا اودھر سے بھی جاری ہوگیا حتی اذا ادرکہ الغرق قال امنت انہ لا الہ الا الذی امنت بہ بنوا اسرائیل وانا من المسلمین یہانتک کہ جب پکڑا اُسکو غرق نے کہا ایمان لایا مین تحقیق شان یہ ہے نہین کوئی معبود مگر وہ ذات کہ ایمان لائی اوسپر بنی اسرائیل اور مین مسلمان ہوا کہا حضرت جبرئیل نے آلان وقد عصیت قبل وکنت من المفسدین اب ایمان لاتا ہے حال یہ کہ نافرمانی کری پہلے عذاب کے اور تھا تو فسادیون مین اور کیچڑ دریا کی اوسکے مونہہ مین بھر دے کہ شاید رحمت الہی جوش کرے تو یہ نجات پاوے محی الدین عربی نے دلیل پکڑی ہے اس ایت سے اور کہا ہے مات فرعون طاہرا ومطہرا اگرچہ یہ جمہور کے خلاف ہے کہ نصوص قطعیہ سے ثابت ہے کہ ایمان یاس قبول نہین یوم یاتی بعض ایات ربک لا ینفع نفسا ایمانہا لم تکن امنت من قبل جس دن کہ آوے بعض نشانی رب تیرے کی یعنی عذاب یا موت یا قیامت نہین نفع دیتا کسی نفس کو ایمان لانا اُسکا کہ نہ ایمان لایا تھا

پہلے اُسکے وانجینا موسی ومن معہ اجمعین ثم اغرقنا الاخرین اور نجات دی ہمنے موسیٰ کو
اور اُسکے ساتھ والونکو سبکو اور ڈبویا دوسرونکو یعنی قبطیونکو جسطرح آگے فرعون اور
پیچھے قوم اُسکی غرق ہوئی اسیطرح قیامت کو بھی آگے قوم اپنی کے دوزخمین داخل
ہوگا یَقْدُمُ قَوْمَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَوْرَدَهُمُ النَّارَ وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ
آگے ہوگا قوم اپنی کے دن قیامت کے پس داخل کریگا اُنکو اللہ دوزخمین اور بُرا ہے
داخل ہونا داخل ہونیوالونکا اسی طرح جو جس فرقہ کا سرکش ہوگا وہ پیشرو ہوگا اور
صالحین کے پیشرو اتقی اُنکے ہونگے یوم ندعوا کل اناس بامامہم مثلاً یا حنفی و یا شافعی
و یا حنبلی و یا مالکی واللہ اعلم اُس دن بلاینگے ہم ہر گروہ کو ساتھ پیشوا اُنکے کے اور رفاق
کہینگے ربنا انا اطعنا سادتنا وکبراءنا فاضلونا السبیلا ربنا اٰتہم ضعفین من العذاب والعنہم
لعنا کبیرا اے رب ہمارے ہمنے تابعداری کری سرداراور بڑون اپنے کی پس گمراہ کیا
انہونے ہمکو راہ سے اے رب ہمارے دے اُنکو عذاب دوچند اور پھٹکار اُنکو پھٹکارنا بڑا
اور ایک قرءۃ مین کبیرا کی بدلہ کثیرا ہے ثاء مثلثہ کے ساتھ یعنی بہت بلکہ ایک دوسریکو ملامت
کرینگی کلما دخلت امۃ لعنت اختہا حتی اذا ادارکوا فیہا جمیعا قالت اخرٰہم لاولٰہم ربنا
ہولاء اضلونا فاٰتہم عذابا ضعفا من النار قال لکل ضعف ولکن لا تعلمون ہر گاہ کہ داخل ہوئیگے
ایک جماعت دوزخمین لعنت کریگی ساتھیونکو یہانتک کہ ملین گے دوزخمین سب کہین گے
پچھلی اونکے یعنی تابع پہلونکو یعنی متبوع کو اے رب ہمارے انہون نے گمراہ کیا ہمکو
پس دی انکو دوگنی مار آگ کی فرمائیگا اللہ سبکو دوگنی مار ہے اور لکن تم نہین جانتے یعنی تابع
فقط متبوع کے کہنے پر نہین ہوتی انکے دلمین بھی چاؤ گناہ کا ہوتا ہے مگر انکی اشتعالک ہوتی ہے
جیسے ناچ یا میلے مین جانیکو اپنا جی چاہتا ہے لیکن دوسرونکی بلانیکا انتظار کرتے ہین
اور اللہ علیم بذات الصدور ہے جیسے سراوگیونکا مذہب ہے کہ جی کی ہتیا سے پرہیز
کرتے ہین پھر چراغ تو بغیر جلا سے کام نہین چلتا راہ دیکھتے ہین کہ کوئی کہے تو جلائین
کوئی اتنی مین آہی جاتا ہے اور اُسنے کہا اجی ابھی چراغ نہین جلایا تو کہتے ہین کیا
چراغ جلاؤن وہ کہتا ہے ہان اندھیرا ہو رہا ہے پھر جلاتے ہین اور چپکے سے کہتے ہین کہ
ہتیا اسکی سر مدعا اصلی پر آوین کہ تابع ہون یا متبوع دنیا مین بھی اُنکے رسوائی ہے
اور قیامت مین بھی وَاُتْبِعُوْا فِيْ هٰذِهٖ لَعْنَةً وَّيَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِئْسَ الرِّفْدُ الْمَرْفُوْدُ
اور پیچھے لگائے گئے بیچ اس دنیا کے لعنت اور دن قیامت کی بھی کیا بُری مدد ہے جو
مدد کیے گئے قصہ موسیٰ علیہ السلام کا جابجا قرآنمین مذکور ہے مگر اس مقام پر اتنا ہی کفایت

کرتا ہے اب اگے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب ہوتا ہے ذٰلِكَ یہ مذکور یعنی قصہ نوح علیہ
السلام سے یہان تک مِنْ اَنْبَاۗءِ الْقُرٰى خبرون قری سے ہے ف بستیین قوم نوح
اور قوم عاد اور قوم ثمود اور قوم لوط اور اصحب مدین اور مصر سے نَقُصُّهٗ عَلَيْكَ مِنْهَا قَاۗىِٕمٌ
وَّحَصِيْدٌ بیان کرتے ہین ہم اوپر تیرے اے محمد بعض اُن بستیونمین سے موجود ہین اور
اہل اُنکے ہلاک ہوئے اور بعض اُنکے معہ اہل کے ہلاک اور نابود ہوگئین ہین ف
یقال احصد الزرع اذا بلغ حصاده پس نہین باقی اثر اونکا مثل کھیت کٹے ہوئے کے
اگر کوئی شبہہ کرے کہ اتنے قرن کے قرن مخلوق اللہ نے ہلاک کر دی بڑا ظلم ہوا اُسکو
دفع کیا وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ وَلٰكِنْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ فَمَآ اَغْنَتْ عَنْهُمْ اٰلِهَتُهُمُ الَّتِيْ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ مِنْ شَيْءٍ لَّمَّا جَاۗءَ اَمْرُ رَبِّكَ ۭ وَمَا زَادُوْهُمْ غَيْرَ تَتْبِيْبٍ
اور نہین ظلم کیا ہمنے اونپر ولیکن ظلم کیا اونہون نے اپنی جانون پر پس نہ دفع کیا اُنسے
معبودون اُنکے نے وہ جو پکارتے تھے اُنکو سوا اللہ کے کسی شئے سے یعنی عذاب سے ہرگاہ
کہ آیا اُنکو عذاب رب تیرے کا اور نہین زیادہ کیا اون معبودون نے اونکو سوا لوٹنے کے
ف سبحان اللہ کتنی برائۃ ہے اللہ تعالے کو اپنے سے ظلم کو دفع کرتا ہے حال انکہ اگر
بیگناہ ساری مخلوق پر عذاب کرے تو بھی جائز ہے اور عقل سلیم اُسکو ظلم نکہی گے
مثال اوسکی ایسی ہے کوئی صاحب باغ یا کھیتی اپنے باغ یا کھیت مین سے انگور یا بونٹ
کچے توڑے یا پختہ اوسے ظلم نکہین گے کیونکہ تصرف اُسکا اپنے ملک مین ہے غیر کی ملک مین
تصرف ظلم ہوتا ہے اسیطرح سارا جہان اللہ کی ملک ہے اُسکو تصرف ہر طرح کا ہے چاہے
بیگناہ کو پکڑے اور گنہگار کو معاف کرے مگر اپنے قاعدہ کے خلاف نہین کرتا جیسا کہ

فرمایا ام نجعل الذین امنوا وعملوا الصلحت کالمفسدین فی الارض ام نجعل المتقین کالفجار
کیا کر دینگے ہم اونکو جو ایمان لائے اور عمل نیک کئے مثل فساد کرنیوالون کے بیچ زمین کے
کیا کر دینگے ہم پرہیزگارونکو مثل فاجرونکے ف اور یہ جو خیال کرتے ہین تعزیہ پرست
یا پیر پرست یا قبر پرست کہ ہولاء شفعاؤنا عند اللہ یہ کوئی بھی اللہ کے عذاب سے کفایت
کرینگے اور ایسی غفلت چھا رہی ہے کہ اصل دین کو تو چھوڑ رکھا ہے مشکوۃ کی کتاب الایمان
مین روایت ہے عمر بن الخطاب سے کہا ایک رجل نے یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال
الاسلام ان تشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتوتی الزکوۃ و
تصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا اے محمد خبر دو مجکو اسلام سے
فرمایا اسلام یہ ہے کہ گواہی دے تو کہ نہین کوئی معبود مگر اللہ اور محمد رسول اللہ کے ہین

اور قائم کرے تو نماز اور دے زکوۃ اور رکھے روزہ رمضان کا اور حج کرے تو بیت اللہ کا
اگر طاقت رکھے تو زاد و راحلہ کی اب جو نجات کا راستہ ہے اسکو پس پشت پھینک رکھا ہے
اور شیطانی راستہ کو اختیار کر کے موجب نجات کا جانتے ہین مثلاً محرم مین تعزیہ پرستی
دوڑ رونا پیٹنا دس روز کر کے سال بھر کو فراغت ہو گئے اسیطرح نذر بغیر اللہ یا ندا
بغیر اللہ کرتے ہین مثلاً یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ یہ حرام ہے شرع مین ایصال ثواب
تو ثابت ہے اور ندا مین کمال حماقت عقل کے برخلاف ہے کہ معطی تو عبد القادر ٹھہری
اور وسیلہ اللہ کو ڈالا اور معطی کا مرتبہ اعلی ہوتا ہے وسیلہ سے اگر یون کہتے کہ یا اللہ
عبد القادر کہ تیرے بندہ مقبول ہین اُنکے وسیلہ سے ہمکو دے تو درست ہوتا اور جس سے
آدمی مانگتا ہے اسمین تین صفتین ہونی ضرور ہین ایک تو اسکو سماعت ہو دوسرے
اس چیز کا وہ مالک بھی ہو تیسری بخیل بھی نہو یہ اللہ ہی مین پائے جاتے ہین نہ غیر مین
اگر کوئی یون کہے کہ فقیر جو کہا کرتے ہین کہ اللہ کیواسطے دو اسکے کیا معنی ہین اول تو یہ
کہ فقیر سوال کرتا ہے حاضر ہے نہ غایب سے دوسرے یہ کہ جس سے سوال کرتا ہے وہ مالک
بھی ہوتا ہے اگر اُسنے دیا تو معلوم ہوا سخی ہے اور اگر ہوتے ہوئے ندیا اور مستحق دینیکے
بھی تھا تو معلوم ہوا کہ بخیل ہے اور اللہ کو وسیلہ اسجگہ نہین کہسکتے کیونکہ اُسکے معنی یہ ہین
کہ اللہ کو قرض دو وہ تمکو قیامت مین کئی حصہ بڑھا کر دیگا جیسا کہ فرمایا من ذی الذی
یقرض اللہ قرضا حسنا فیضعفہ لہ اضعافا کثیرۃ اللہ تعالی ایسے لوگونکو ڈھیل دیتا ہے ناگہان
گرفت ہوتی ہے وَكَذٰلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهٗ
أَلِيْمٌ شَدِيْدٌ اور ایسی ہی ہے پکڑ رب تیرے کی جبکہ پکڑتا ہے اہل قری کو اس
حال مین کہ وہ ظالم ہوتے ہین تحقیق پکڑ اُسکی دکھ دینے والی ہے سخت ف ابو موسی
الاشعری سے روایت ہے کہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لیملی للظالم حتی
اذا اخذہ لم یفلتہ ثم قرء صلی اللہ علیہ وسلم وکذلک اخذ ربک الخ رواہ الشیخان فرمایا رسول
اللہ علیہ وسلم نے تحقیق اللہ البتہ مہلت دیتا ہے ظالم کو یہانتک کہ پکڑتا ہے اسکو پھر
نہین چھوڑتا اُسکو پھر پڑھی حضرت نے یہ آیت آخر تک روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے
شعر تو کہدے سر سے اے رسول امین ۞ واملی لہم ان کیدی متین ۞ إِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً
لِّمَنْ خَافَ عَذَابَ الْاٰخِرَةِ ذٰلِكَ يَوْمٌ مَّجْمُوْعٌ لَّهُ النَّاسُ وَذٰلِكَ يَوْمٌ
مَّشْهُوْدٌ تحقیق بیچ اسکے البتہ نشانی ہے واسطے اُسکے جو خوف کرے عذاب
اخرہ سے یہ دن ہے کہ جمع کئے جاوینگے اسمین لوگ اور یہ دن حاضر کیا گیا ہے ف

یعنی ان قصونمین نشانیان ہین آور جمع کئے جائینگے اولین اور آخرین اور حاضر کئے جائینگے
یا گواہ لئے جائینگے انپر وَمَا نُؤَخِّرُهُ إِلَّا لِأَجَلٍ مَّعْدُودٍ يَوْمَ يَأْتِ لَا تَكَلَّمُ نَفْسٌ
إِلَّا بِإِذْنِهِ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ اور نہین مہلت دیتے ہم مگر واسطے مدت معلوم کے یعنی
قیامت تک جسدن آئیگی وہ نہ کلام کرسکیگا کوئی نفس مگر حکم اُسکے سے بعض انکے بدبخت ہین
اور بعض نیکبخت ف یعنی ہیبت الہی ایسی غالب ہوگی کہ کسیکو مجال بات کرنیکی نہوگی مگر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم عرض کرینگے امت اپنی کی شفاعت کے واسطے فَأَمَّا الَّذِينَ شَقُوا فَفِي النَّارِ لَهُمْ
فِيهَا زَفِيرٌ وَشَهِيقٌ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ
إِنَّ رَبَّكَ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيدُ پس اسے پر جو بدبخت ہین پس دوزخ مین
ہونگے واسطے اُنکے اُسمین چلانا ہوگا اور گلا بیٹھنا پست آواز ہمیشہ رہینگے اُسمین جبتک کہ
آسمان اور زمین قائم ہے مگر جو چاہے رب تیرا تحقیق رب تیرا کر ڈالنے والا ہے اُس
چیز کو کہ چاہے ف آسمان اور زمین سے مراد دوام ہے جیسا کہ دنیا مین تھے یہ مدت
کیونکہ وہان آسمان زمین نہوگا اور استثناء سے مراد ہے جسکو چاہے تہوڑی مدت تک اُسکے
بقدر گناہ کے وَأَمَّا الَّذِينَ سُعِدُوا فَفِي الْجَنَّةِ خَالِدِينَ فِيهَا مَا دَامَتِ السَّمَاوَاتُ
وَالْأَرْضُ إِلَّا مَا شَاءَ رَبُّكَ عَطَاءً غَيْرَ مَجْذُوذٍ
اور واسطے پر جو کہ نیکبخت ہین پس جنت مین ہونگے ہمیشہ رہینگے اُسمین جبتک آسمان اور زمین
ای مدت دوام اُسکی کے دنیا مین مگر جسکو چاہے رب تیرا یہ دیا جانا ہے غیر مقطوع بیان استثناء
سے مراد ہے کہ بعض مدت گناہ کے عذاب بھگتکے داخل ہونگے تو اسقدر مدت انکی خلود مین سے
کم ہوگئے اور بعض اول ہے مرتبہ داخل ہونگے عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے کہا خرج
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدہ کتابان فقال اتدرون ماہذان الکتابان قلنا یا رسول اللہ
الا ان تخبرنا فقال للذی فی یدہ الیمنی ہذا کتاب من رب العالمین فیہ اسماء اہل الجنۃ واسماء
آباءہم وقبائلہم ثم اجمل علی آخرہم فلا یزاد فیہم ولا ینقص منہم ابدا ثم قال للذی فی شمالہ ہذا
کتاب من رب العالمین فیہ اسماء اہل النار واسماء آباءہم وقبائلہم ثم اجمل علی آخرہم فلا یزاد فیہم
ولا ینقص منہم ابدا فقال اصحابہ ففیم العمل یا رسول اللہ ان کان امر قد فرغ منہ فقال سددوا و
قاربوا فان صاحب الجنۃ یختم لہ بعمل اہل الجنۃ وان عمل ای عمل وان صاحب النار یختم لہ
بعمل اہل النار وان عمل ای عمل ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدیہ فنبذہما ثم قال فرغ
ربکم من العباد فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر رواہ الترمذی نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اس حال مین کہ بیچ دونون ہاتھون آنکے کے دو کتابین تھین پس فرمایا آیا جانتے ہو

گیا ہین یہ کتابین کہا ہمنے یا رسول اللہ مگر یہ کہ آپ خبر دین ہمکو پس فرمایا اُسکو جو ہمنے ہاتھین
تھا یہ کتاب ہے رب العالمین کیطرفسے اسمین ہین نام اہل جنت کے اور نام باپون اُنکے
کے اور قبیلون اُنکے کے پھر اجمال کیا گیا آخر اُنکے پر پس نہ زیادہ کیا جائیگا اُسمین نہ کم
اُسسے کبھی پھر کہا اُسکو جو بائین ہاتھ مین تھا یہ کتاب ہے رب العالمین کیطرفسے اسمین ہین
نام اہل نار کے اور نام باپون اُنکے کے اور قبیلون انکے کے پھر اجمال کیا گیا آخر اُنکے پر پس
نہ زیادہ کیا جائیگا اُسمین نہ کم اُنسے کبھی پس کہا اصحاب نے پس بیچ کس شمار کے ہین عمل
یا رسول اللہ اگر ہے امر کہ تحقیق فراغت کیئے گئے ہے اُس سے پس فرمایا نزدیک ہو تم بری عمل سے
اور قربت حاصل کرو ساتھ اچھی عمل کے پس تحقیق صاحب جنت کا خاتمہ کیا جاتا ہے واسطے
اُسکے ساتھ عمل اہل جنت کے اگرچہ کیسے ہی عمل کرتا رہے اور تحقیق صاحب نار کا خاتمہ کیا
جاتا ہے واسطے اُسکے ساتھ عمل اہل نار کے اگرچہ کیسے ہی عمل کرتا رہے **شعر** درمیان قعر
دریا سخت بندم کردئی ۔ بازمی گوئی کہ دامن ترمکن ہشیار باش ۔ اور بہشت آٹھ ہین دار السلام
دار القرار عدن جنت الماوی جنت النعیم جنت الخلد علیین فردوس اور دوزخ سات ہین
جہنم جحیم سقر سعیر ہاویہ حطمہ لظی پھر اشارہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ دونون
ہاتھونکے پس پھینکا دونو ہاتونکو پھر کہا فارغ ہوا رب تمہارا بندونسے ایک فرقہ جنت مین اور
ایک فرقہ نار مین جب ازل مین یہ بات ٹھری ہوئی ہے تو فَلَا تَكُ فِي مِرْيَةٍ مِّمَّا يَعْبُدُ
هٰٓؤُلَآءِ مَا يَعْبُدُونَ اِلَّا كَمَا يَعْبُدُ اٰبَآؤُهُمْ مِّنْ قَبْلُ وَاِنَّا لَمُوَفُّوْهُمْ
نَصِيْبَهُمْ غَيْرَ مَنْقُوْصٍ پس نہو تو بیچ شک کے اُس چیز سے کہ پوجتے ہین یہ لوگ
نہین پوجتے یہ لوگ مگر جیسا کہ پوجتے تھے باپ دادا اُنکے پہلے اُنسے پس پورا دینگے ہم حصہ اُنکا غیر
کم کیا گیا **ف** یعنی اسمین تسلی ہے واسطے نبی علیہ السلام کی کہ تو تعجب نکر اُنکے پوجنے سے انپر
عذاب کرینگے ہم جیسا اُنکے اگلونپر کیا بسبب پوجنے بتونکے کچھ کم نکرینگے اسمین سے مشرکین
عرب کا قاعدہ تھا کہ ذات باری مین کسیکو شریک نہین کرتے تھے مگر صفات مین جیسا کہ فرمایا
ولئن سألتہم من خلق السموات والارض لیقولن اللہ اگر سوال کرے تو اے محمد انسے کسنے پیدا کیا
آسمان اور زمین البتہ کہینگے اللہ نے مگر یون کہا کرتے ہین کہ ما نعبدہم الا لیقربونا الی اللہ زلفی
نہین پوجتے ہم بتونکو مگر اسواسطے تاکہ قریب کردین وہ ہمکو اللہ سے اسیطرح ہمارے دیار
مین مشرکونکا قاعدہ ہے کسی سے بیٹا اور رزق اور تندرستی مانگتے ہین کیسکی چوکی بھرتے
ہین کیسکی نذر نیاز کو فراخی رزق جانتے ہین کیسیکو کہتے ہین اسکی کوڑ ہو گئی ہے اگر اسکی
بھینٹ ندینگے تو مار ڈالیگا کیسکی بدھی کیسکی بیڑی کیسکی چوکی کیسکی کڑاہی کلگلی کیسکی صحنک

کسیکا کونڈا کسیکی ٹھیا کسیکا دونا کسیکی ریوڑی کسیکا گٹا کسیکی حاضری کسیکا حلوہ کسیکی مچھلی روٹی
کسیکا مالیدہ کسیکے سری پائے کسیکا بکرا کسیکی سہ منی کسیکا حلیم کسیکی کندوری کسیکا روٹ بوٹ
کسیکا توشہ کسیکا دسترخوان کسیکی گائی کسیکا مرغا غرض کہان تک بیان کیجے ایک دفتر چاہئے
کسیکو اگر منع کرو تو کہتی ہین اولیاء اللہ سے یہ لوگ منکر ہین شعر تو تا کی گور مردان ار پرستی۔
بگر دہی کار مردان کی تنگ دی۔ جاننا چاہئے کہ ایصال ثواب اور شے ہے اور یہ شرکیات اور ہے
ایصال ثواب تو وہ ہے کہ بے تعیین وقت اور بلا قید طعام مخصوص ہو جو میسر آے خواہ نقد
یا کپڑا یا کھانا اُسکے مستحق کے ملک کرکے جسکو چاہے ثواب اُسکا بخشدے یہ شرعا جایز اور موجب
ثواب کا ہے اگر کوئی یون کہے کہ ہم اور کھانے پر بھی بلا خصوصیت طعام واحد کے درست
جانتے ہین تو اُنسے ہم سوال کرتے ہین کہ چند بار تمنے ساری عمر ہین نذر نیاز کری ہے کبھی
اس طعام مخصوص کے سوا اور طعام پر بھی کری ہے آپ اپنے جی مین منصفی کرلو استفت قلبک
ولو افتاک المفتون اسی طرح محفل مولود شریف کہ احداث اسکا سن چھ سو زمانہ اربل بادشاہ مین ہوا
روز بروز اور سمین بدعتین اس زمانہ تک بڑہتے جاتے ہین یہان تک کہ نماز کا تارک کافر نہین
اور اسکا تارک کافر کہا جاتا ہے اور اس محفل کے کرنیوالے اگرچہ فساق اور کسبیان اور رشوتخوار
تارک صلوۃ ہون وہ محب رسول ہین اور مولود کرنیسے سارے احکام دین کے اُنسے مرفوع ہین
مثل روافض کے کہ دس روز رونا پیٹنا مکر کا کرلیا پھر کچھ عبادتکی حاجت نرہی شیطان بڑا دشمن
ہے اول ایسی صورت کی بدعت سکھاتا ہے کوئی اُسکو برا نجاتے پھر انتہا اُسکا کفر ہوتا ہے فزین
لہم الشیطن اعما لہم جیسے تیمور بادشاہ اول تبرک کربلا سے لایا تھا اب انتہا بت پرستی اور
زنا اور نذر بغیر اللہ ہوگیا اور مولود شریف مین ذکر ولادت اور وفات اور معجزات کا انکار کسیکو
نہین عین ایمان ہے مگر جو جو بدعات ہر زمانہ مین آجتک پڑہتے جاتے ہین اُسکا ترک واجب ہے
جیسا کہ ہمارے مرشد پیشوا امام ربانی اپنے مکتوبات مین لکھتے ہین کہ حضرت اگر اس محفل کو
دیکھتے تو ہرگز راضی نہوتے اب تو قیام وغیرہ اور اور بدعات زیادہ اس زمانہ مین ہوتے جاتی
ہین اگر پہلے سے اسکا رد بوجہ احسن ہوتا تو اس حد کو نہ پہنچتے ؎ سرچشمہ شاید گرفتن بمیل
چو پر شد نشاید گذشتن بہ پیل۔ اب یہ بلا عالمگیر ہوگئی شیطان بڑا دشمن ہے وہ کہہ چکا ہے

فبما اغویتنی لاقعدن لہم صراطک المستقیم ثم لاتینہم من بین ایدیہم ومن خلفہم وعن ایمانہم
وعن شمائلہم ولا تجد اکثرہم شاکرین پس قسم ہے اغواء تیریکی البتہ بیٹھونگا واسطے اُنکے راہ
تیری سیدہی پر پھر آؤنگا اُنکے پاس آگے اُنکے اور پیچھے اُنکے اور داہین اُنکے سے اور بائین
اُنکے سے اور نہ پاویگا اکثر اُنکے کو ایمان لانے والا اسسے معلوم ہوا کہ جس راستہ سے آدمی کی

طبیعت کا لگاؤ دیکھتا ہے وہین انکر دھوکا دیتا ہے اسکو خبر بھی نہین ہوتی مثلاً ابا و اجداد
تو مسلمان چلے آتے ہین اور آپ بھی مسلمان کہلاتے ہین اگر شیطان انکو کہے چلو صاحب ذرا
جمنا جی کو پوج آؤ تو شیطان ایسا بیوقوف تو نہین جو یون کہے جانتا ہے کہ جواب دینگے
کہ ہم مسلمان اور یہ کام ہندو کا ہے بھلا ہم کیونکر کرین ہان اس دم مین آجا ئینگے کہ پیر
خواجہ خضر کا مالیدہ مانو اور دریا پر بیڑا انکے نام کا چھوڑو فوراً مان لینگے اور اسکو برا بھی نسمجھینگے
بلکہ موجب ثواب کا جانینگے علی ہذا القیاس بت کو سجدہ نکرینگے تعزیہ قبرون کے آگے سر کو دے
دے مارینگے گنگا جلی لانیکو عیب جانینگے قدم شریف کا پانی تبرک سمجھکر صراحیو مین لا ئینگے
اگرچہ کسبیون نے زنا کی اجرت سے پانی بھروایا ہو ہر دوار کے تیرتھ کو برا جانینگے میدنی
خواجہ صاحب کی ساتھ سر کے بل چلین گے مدعا اصلی پر آوین جو جو کام اگلی امتو مین ہوئے
وہی انمین بھی ہوتے ہین ابتدا سورتین جو مشرکین عرب نے تکذیب اس قرآن کی باہمین
کری ہے اسواسطے حضرت کی تسلی کے واسطے فرمایا وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ
فِيْهِ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَاِنَّهُمْ
لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ مُرِيْبٍ اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسی کو کتاب
پس اختلاف کیا گیا اوسمین اور اگر نہوتا کلمہ کہ سبقت کیا گیا رب تیرے کی طرف سے البتہ
فیصلہ کیا جاتا درمیان انکے اور البتہ وہ تحقیق بیچ شک کے ہین اس قرآن سے ڈگدا مین
ف یعنی اختلاف کیا قوم موسی نے توریت مین بیچ تصدیق اور تکذیب کے جیسا کہ عرب
اختلاف کرتے ہین اور کلمہ جو سبقت کیا گیا ہے وہ تاخیر حساب اور جزا و سزا ہے مخلوق
کیواسطے دن قیامت کے نہ دنیا مین وَاِنَّ كُلًّا لَّمَّا لَيُوَفِّيَنَّهُمْ رَبُّكَ اَعْمَالَهُمْ
اِنَّهٗ بِمَا يَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ اور تحقیق ہر مخلوق البتہ پورا دیگا انکو رب تیرا جزا اعمال
انکے سے تحقیق وہ ساتھ اسکے کہ عمل کرتے ہین خبردار ہے ف اِنَّ ایک قرأۃ مین تخفیف کے
ساتھ ہے اور ما زائدہ ہے اور لام توطیہ ہے قسم کا جو مقدر ہے ایک وانک کے بدلے تتر
نمازین با جماعت دی جائیگی اور بعض کے اوپر ایسی رحمت ہوگی دا ین ہدیون سے بحکم خدا
راضی ہو جائینگے اور دو نو بہشت مین جا ئینگے شعر گر یار کند عمل ہا لی عجب نیست۔ شاہان
چہ عجب گر بنواز ند گدا را۔ فَاسْتَقِمْ كَمَآ اُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا
اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ پس استقامت کر اوپر عمل کے جیسا کہ امر کیا گیا ہے تو اور مضبوط
رہین وہ جو ایمان لائے ہین ساتھ تیرے اور تجاوز نکرو حدود اللہ سے تحقیق وہ ساتھ اسچیز کے
کہ عمل کرتے ہو تم دیکھنے والا ہے ف یعنی الاستقامۃ فوق الکرامۃ حدیث مین آیا ہے

ان احب الاعمال عند اللہ ادومہ تحقیق دوست تر اعمال کا نزدیک اللہ کے جو کہ مداومت کے ساتھ ہو وَلَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝ اور نہ مائل ہو تم طرف اون لوگو نکے جنہون نے ظلم کیا پس مس کریگی تمکو اگ اور نہین ہے واسطے تمہاری سوائے اللہ کے کوئی مددگار نیوالو نسے پھر نہ مدد کئے جاؤگے ف یعنی میلان نکرو طرف گنہگارو نکے اور مداہنت نکرو تاکہ مستحق نار کے ہوجاؤ جاننا چاہئیے کہ مداہنت اور خلق مین لوگ تمیز نہین کرتے مداہنت اُسے کہتے ہین کہ حقوق الہی سے درگذر کیجائے قیامت کے میدانمین جب حوض کوثر پہ داخل ہونگے یہ لوگ فرشتہ روکینگے حضرت فرماینگے یہ امت میری ہے فرشتے عرض کرینگے آپکو نہین معلوم جو احداث کیا ہے انہون نے بعد آپکے آپ فرماینگے سحقا سحقا فی النار لما داہنوا اہل المعاصی دور کرو دور کرو طرف اگ کے کیونکہ مداہنت کرے انہون نے اہل معاصی گھر مین بیوی نماز نہ پڑھے ذرا بھی غصہ نہین کرتے اگر کھانا وقت پر پکا کر نہ دے مارنیکو طیار ہو جاتے ہین مداہنت کا نام خلق رکھ چھوڑا ہے خلق اُسے کہتے ہین کہ اپنے حق سے درگذر کرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل شانہ نے فرمایا وانک لعلی خلق عظیم ایک اعرابی ایا اور کہا اے محمد دی مجکو اللہ کے مال سے کیا تیرے باپکا مال ہے اور چادر گاڑھے کی حضرت کے گردن مبارک مین ڈالکر کھینچے وہ گردن مبارک کہ نازکتر شاخ گل سے بھی تھے نشان رگڑ لگا پڑ گیا صحابہ کو نہایت غصہ آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ قتل کرین اس منافق کو آپنے فرمایا نہین مجکو کہا ہے تمکو تو نہین کہا جاؤ اُسکے اونٹ غلہ سے بھر دو اور دو اونٹ اور سوا اسکے دینا کہ تمنے اسپر غصہ کیا ہے پھر مسکراکر فرمایا کہ میری گردنمین تیری چادر کا نشان ہو گیا ہے اسکا قصاص تو مین تجسے لونگا اعرابی بولا مین بدلا نہین دونگا آپنے درگذر کری باوجود ایسے خلق کے حقوق الہی مین یہ حال تھا کہ کیسے کیسے جہاد اور قتل کفار کئے کہ ظاہر ہے بیان کی حاجت نہین وہان درگذر برابر نکرے اب برعکس معاملہ کہ اپنے حق مین تو ایسے چست ہین کہ گالی کے بدلہ دس گالیان دینگے اور ایک طمانچہ کے بدلے شاید ادھ موا ہی کردین اور ایک پیسہ کے بدلے روپیہ لیکر بھی پیچھا نچھوڑین اور حقوق الہی مین یہ سستی ہے کہ کفار فجار سے میل جول ہم پیالہ ہم نوالہ ہین اور شادی غمی مین حصہ بخرا ہے کبھی چین بجبین بھی نہین ہوتے حالانکہ حکم یہ ہے کہ ولا ترکنوا الخ اب آگے فرمایا کہ ہمنے قرانکے حق ہونیکی بہت دلایل بیان کئے اور کفار تمکے تیرا کہنا نہین مانتے تو انکو اب مونہہ نہ لگا اپنے ربکی عبادتمین مصروف ہو وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ ۚ اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ

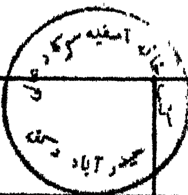
ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ اور تمام کر نماز کو دونوں طرف دن کے اور کچھ رات سے تحقیق نیکیاں
دور کرتی ہیں برائیوں کو یہ نصیحت ہے واسطے نصیحت قبول کرنے والوں کے ف طرفی النہار سے غرض
نماز فجر اور ظہر اور عصر اور زلفا من اللیل سے مغرب اور عشا مراد ہے یہ آیت نازل ہوئی ہے
بیچ مقدمہ ابن صحابی کے کہ ایک عورت اجنبیہ کھجوریں خریدنے آئی تھی اسکا بوسہ لیلیا
سو وہ تو گزر گئے مگر اوسیوقت گھبرا کر حضرت پاس آئے اور عرض کری حرقت یا رسول الله
ہلاک ہوا اور سارا حال بیان کیا اسمقدمہ میں کوئی حکم نہ آیا تھا آپنے سکوت کیا بعد تھوڑی دیر کے
یہ آیت نازل ہوئی آپنے فرمایا کیا تو نے نماز پڑھی عرض کیا ہاں یا رسول الله آپنے فرمایا تو نے نماز بھی
اسکے بعد پڑھی ہے کہا ہاں فرمایا ان الحسنات یذھبن السیئات عرض کیا الٰہی ہذا یا رسول الله قال
لجمیع امتی کیا یہ حکم میرے ہی واسطے ہے یا رسول الله فرمایا نہیں واسطے تمام امت میری کے
روایت کیا اسکو شیخین نے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم اذا توضأ
العبد المؤمن او المسلم فغسل وجہہ خرج من وجہہ کل خطیئۃ نظر الیہا بعینیہ مع الماء او مع آخر قطر الماء
فاذا غسل یدیہ خرج من یدیہ کل خطیئۃ کان بطشتہا یداہ مع الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل
رجلیہ خرجت کل خطیئۃ مشتہا رجلاہ مع الماء او مع آخر قطر الماء حتی یخرج نقیا من الذنوب رواہ مسلم
ابی ہریرہ سے روایت ہے کہا فرمایا رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے جب وضو کیا بندہ
یا مومن نے پس دھویا منہ اپنے کو نکلتے ہیں منہ اسکے سے کل خطائیں جو کی تھیں اسنے نظر کرنے سے
طرف اسکے دونوں آنکھوں سے ساتھ پانی کے یا ساتھ آخر قطرہ پانی کے پس جبکہ دھویا دونوں
ہاتھوں کو نکلتے ہیں ہاتھوں اسکی سے کل برائیاں کہ کری تھیں دونوں ہاتھوں سے یا پکڑا تھا انکو
پانی کے یا ساتھ آخر قطرہ پانی کے پس جبکہ دھویا دونوں پانوں اپنے کو نکل جاتے ہیں کل گناہ کہ
کر چل کر گئے تھے پانوں اسکے ساتھ پانی کے یا ساتھ آخر قطرہ پانی کے یہانتک کہ ہو جاتا ہے پاک گناہوں
روایت کیا اسکو مسلم نے ف دونوں جگہ تردید شک راوی کا ہے اور اتمم الصلوۃ میں اشارہ ہے
اس امر کا کہ نماز کو سیدھا کرے یعنی جو حق اسکا ادا کرنا چاہئے نہیں تو اتمم کی جگہ اقیموا ہوتا اور الله
جل شانہ کا ایک مرتبہ امر کرنا کفایت کرتا تھا چونکہ الله اپنے علم ازلی سے جانتا تھا کہ اکثر
آخر لوگ غفلت کرینگے سیدھا کرنے میں اسکی جگہ تراتین ارشاد فرمایا ہے اور
یا وہ اقیموا ہے کاہی کہ سیدھی کی اور بغیر خشوع کے نماز درجہ قبولیت کو نہیں پہنچتی اگرچہ
ظاہر نہیں قضا ہوئیں کہ فرضیت اسکی ذمہ سے ساقط ہو گئے مگر کسیکی آدھی کسیکی چوتھائی
کسیکی ثلث کسیکا دسوان حصہ قبول ہوتا ہے اور کسیکی نماز اولٹی موہنہ پر ماری جاتی ہے
اور الله کو نماز نہایت محبوب ہے کہ قرب اسکا حاصل ہوتا ہے فرمایا سجدہ کر اور قریب آجا

حاصل کرا و ر جنت کا وعدہ نماز کی محافظت کرنیوالونکو آیا ہے عن عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ما من مسلم یتوضأ فیحسن وضوءہ ثم یقوم فیصلی رکعتین مقبلا علیہما بقلبہ و وجہہ الا وجبت
لہ الجنۃ رواہ مسلم عقبۃ بن عامر سے روایت ہے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
نہین کوئی مسلمان کہ وضو کرے پس اچھا کرے وضو اپنا پھر کھڑا ہو پس نماز پڑہی دو رکعت توجہ کے
ساتھ دونون رکعتین ساتھ توجہ دل کے اور مونہہ کے واجب ہوتی ہے اُسکے لئے جنت
روایت کیا اُسکو مسلم نے ف یعنی جیسی توجہ مونہہ کی قبلہ کی طرف ہے ایسی ہی توجہ
دل کی طرف اللہ جل شانہ کی ہو حدیث مین آیا ہے واعبد ربک کانک تراہ فان لم تکن تراہ
فانہ یراک عبادت کر رب اپنے کی گویا کہ تو دیکھتا ہے اُسکو پس اگر نہین دیکھ سکتا تو اُسکو پس
تحقیق وہ تجکو دیکھتا ہے اور حل مشکلات کیواسطے بھی نماز کبریت احمر کا حکم رکھتے ہے فرمایا

یا یہا الذین امنو استعینوا بالصبر والصلوۃ صبر کو اور نماز کو ایک ایت مین جمع کیا ہے اسیواسطے
یہان بھی فرمایا وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ اور صبر کر
اے محمد پس تحقیق اللہ نہین ضایع کرتا اجر نیک کارونکا ف یعنی ایذا و کفار اور تکذیب
قرآن پر اور عمدہ کامون انبیاء سے صبر ہے جیسا کہ یعقوب علیہ السلام نے عزیز مصر کو خط
لکہا تھا کہ ہم خاندان نبوت اہل بلا اور مصیبت ہین ایک بیٹے میرے کو بھیڑیا کھا گیا بجاے اُسکے بھی
اُسکا بھائی تھا اُس سے دل بہلاتا تھا تو نے اُسکو پکڑ رکھا ہے مین چاہتا ہون اُسکو میرے پاس
روانہ کردے حضرت یوسف کو اپنا حال ظاہر کرنیکا ابھی حکم نہوا تھا آپنے جواب مین لکھا اصبر
کما صبر وا تظفر کما ظفروا جب یہ جواب آیا یعقوب علیہ السلام نے سنتے ہی کہا واللہ اس کلام سے
بو انبیاء کی آتی ہے حضرت کو بھی اسیواسطے صبر کا حکم ہوا کہ یہ لوگ ایمان نہین لاتے اس پر
صبر کرو پہلے بھی امتین ایسی ہی گذرین ہین کہ کل کے کل ایمان نہین لاسے مگر تھوڑی فلولا
كَانَ مِنَ الْقُرُوْنِ مِنْ قَبْلِكُمْ اُولُوْا بَقِيَّةٍ يَّنْهَوْنَ عَنِ الْفَسَادِ فِي الْاَرْضِ
اِلَّا قَلِيْلًا مِّمَّنْ اَنْجَيْنَا مِنْهُمْ وَاتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مَآ اُتْرِفُوْا فِيْهِ
وَكَانُوْا مُجْرِمِيْنَ پس کیون نہین ہوئی امم ماضیہ سے پہلے تمسے صاحب
ین اور فضل کے کہ منع کرتے فساد سے بیچ زمین کے لیکن تھوڑے سی اون لوگونمین سے کہ نجات دی
تہے ہمنے انکو اور پیروی کری اون لوگون نے جو ظالم تھے وہ اترا رہے تھے نعمتونمین اور تھے
وہ گنہگار ف لولا بمعنے ہلاکی ہے معنے یہ ہوے کیون نہین تھی کری بڑی کامو نسے کل
اہل قرآن نے مگر تھوڑون نے منع کیا من بیانیہ ہے یعنی وہ وہ ہین جنکو نجات دی ہمنے اور
ماسوا قلیل کے اور دن نے اتباع کیا ظالمون متنعمین کا اسمین تسلی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو

کہ ہدایت پر تھوڑے ہی آدمی ہوتے ہین پھر اگر یہ خیال ہو کہ انپر عذاب کیون نہین آتا وَمَا
كَانَ رَبُّكَ لِيُهْلِكَ الْقُرٰى بِظُلْمٍ وَّاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ اور نہین شان ہے
رب تیرے کی یہ کہ ہلاک کرے بستیونکو ساتھ ظلم کے اس حال مین کہ اہل اُسکے مومن ہون ف
آیا ہے کہ جس قریہ مین ایک بھی مومن ہوتا ہے وہ قریہ ہلاک نہین ہوتا اگر کوئی شبہہ کرے
اللہ سبکو ہدایت پر پیدا کرتا فرمایا وَلَوْ شَاۤءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ اُمَّةً وَّاحِدَةً اور اگر
چاہتا رب تیرا البتہ کرتا لوگونکو اہل دین واحد ف لیکن وہ حکیم ہی نکیا اسمین انواع
انواع کی حکمتین ہین کہ ایک کا دوسرے سے کام پڑتا ہے اور طرح طرح کا دنیا کا انتظام ہے وَ
لَا يَزَالُوْنَ مُخْتَلِفِيْنَ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ رَبُّكَ اور ہمیشہ رہینگے اختلاف کرنیوالے
مگر جنپر رحم کیا رب تیرے نے ف یعنی یہود ونصاریٰ مجوس وغیرہ اور جبریہ قدریہ روافض
وغیرہ کہ اصول دین مین مختلف ہین فرقہ اول تو رسالت کے منکر ہین اور ثانی اہل سنت کے
اصول جو ضروریات ہین اُسکے منکر ہین اور لا یزالون سے اشارہ ہے کہ ہمیشہ قیامت تک
دین مین اختلاف کرنیوالے پیدا ہونگے جیسا کہ اس زمانہ مین سید احمد خان ہے کہ قرآن کی
تحریف کری ہے الا من رحم سے اشارہ ہے طرف اہل سنت والجماعت کی وہ حنفی اور
شافعی اور حنبلی اور مالکی ہین اگر کوئی یون کہے یہ بھی تو مختلفین ہین جواب یہ ہے کہ اُنکے
اصول متفق ہین اختلاف مسائل فرعیہ اور قیاسیہ مین ہے یہ موجب رحمت کا ہے اختلاف
العلماء رحمۃ اگر کسیکو شبہہ ہو کہ اسمین کیا حکمت ہے کہ لوگونکو امۃ واحدہ نکیا کہ مختلف نہوتے
فرمایا وَلِذٰلِكَ خَلَقَهُمْ واسطے اسی اختلاف کے پیدا کیا انکو ف یعنی فرقہ ضالہ
تاکہ حقیقت حق کی ظاہر ہو وانما تعرف الاشیاء باضدادہا اور دوسری یہ کہ وَتَمَّتْ
كَلِمَةُ رَبِّكَ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ
اور تمام ہوچکا کلمہ رب تیرے کا البتہ بھرونگا دوزخ کو جنات اور انسان سب سے ف
یعنی روز ازل مین ہم لکھ چکے ہین کہ جنات سرکش اور انسان مختلفین فی الاصول سے جہنم بھرینگے
وَكُلًّا اور ہر قصہ ف منصوب ہے ساتھ فعل مابعد کے اور تنوین عوض مضاف الیہ
کی ہے تقدیر یون ہوئی نقص کل مایحتاج الیہ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۤءِ الرُّسُلِ بیان
کرتے ہین ہم اوپر تیرے خبر رسولون سے مَا وہ چیزین ف مُبدل ہے کلا سے نُثَبِّتُ
بِهٖ فُؤَادَكَ وَجَاۤءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ
کہ ثابت کرتے ہین ہم ساتھ اوسکے دل تیرے کو اور آیا تیرے پاس بیچ اس انباء
یا آیات کے حق اور نصیحت اور پند واسطے مومنین کے ف یعنی تیرے دلکو تسلی ہو کہ

کہ اگلی امتوں نے نافرمانی کری تو مستحق عذاب کے ہوئے اور مومن جو خاص کئے گئے ساتھ ذکر کے بسبب انتفاع کے اور کفار منتفع نہیں ہوتے اور ایمان نہیں لاتے وَقُلْ لِلَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ اعْمَلُوا عَلَىٰ مَكَانَتِكُمْ إِنَّا عَامِلُونَ ۝ وَانْتَظِرُوا إِنَّا مُنْتَظِرُونَ ۝ اور کہہ انکو جو ایمان نہیں لاتے عمل کرو تم اوپر اپنی حالت کے یعنی تکذیب اور کفر ہم عمل کرتے ہین اپنی حالت پر یعنی تصدیق اور توحید اور انتظار کرو تم عذاب کا ہم انتظار کرنیوالے ہین ثواب کا ف اعملوا امر ہے تہدید کیواسطے اگر کہین کہ عذاب کا وعدہ کرتے ہو کب آئیگا تو کہدے اُنسے مجکو علم نہین وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ اور واسطے اللہ ہی کے ہے غیب آسمانون اور زمین کا اور طرف اُسیکے رجوع ہوتے ہین کل امور ف دونون جار مجرور مقدم فرمائے تاکہ فائدہ تخصیص کا ہو یعنے اللہ کے سوا نہ تو غیب کا علم ہے کسیکو اور نہ مرجع امور کا ہے کسیکی طرف جب مرجع امور کا اُسکی طرف ہوا تو مصدقین کو جزا اور مکذبین کو سزا دیگا دن قیامت کے اب تو انکی طرف خیال نکر فَاعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ پس اکیلا جان اُسکو اور عبادت کر اُسکی اور بھروسہ کر اوسپر ف یعنی وہ کفایت کریگا تجکو کفار کی سرکشی سے جس حالت مین کہ اُسکے نزدیک غیب اور شہود برابر ہے اور ماضی اور حال اور استقبال کا کل علم تو وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ اور نہین ہے رب تیرا غافل اوس سے کہ کرتے ہو تم یا یہ کفار ف ایک قرأۃ مین یائے تحتانی ہے یعنے تمہارے نیکیون اور توحید اور تصدیق کو بھی جانتا ہے اور کفار کے بدیون اور شرک اور تکذیب کو بھی جانتا ہے پس سب بدلا دیجاینگے واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین



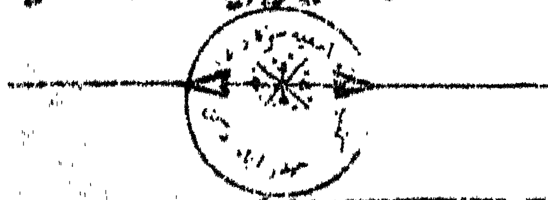
قطعہ تاریخ از طبع مؤلف

ہے یہ کتاب بسکہ عجب جامع العلوم	ہون مستفید اس سے اکثر خاص اور عموم
اغلاط کا جدا کیا سر اس سے یک قلم	ہاتف نے یون کہا کہ چھپی مظہر علوم
	۱۳۱۰

اِس مطبع کی بلا اجازت کوئی شخص نہ چھاپے

صورۃ ماکتبہ الفقیر مقرظا علی التفسیر الجامع للخیر الکثیر

الحمد للہ والصلوٰۃ علی نبیہ اما بعد یقول العبد الفقیر محمد حسین عفا اللہ عنہ
کہ میں نے اس تفسیر جامع خیر کثیر مسمی بمظہر علوم مولفہ جامع معقول و منقول
نائب رسول حبی فی اللہ مولانا ابو احمد مولوی محمد سید احمد خانصاحب ادام
اللہ المنان کو اکثر مقامات سے دیکھا سب مضامین برکات آگین اسکے
مطابق کتاب و سنت کے متمم محبت دین و ملت کے پاسلے والدیہ
امراض شرک و بدعت کی شفا ہے اور درد معصیت اور بیماری نفس
امارہ کی دوا ہے بہت سے ضروریات دینی کے حامل ہیں ہر خاص و
عام کا مدعا جو میں نے اس سے حاصل ہے تقبل اللہ منہ و جعل سعیہ مشکورا انہ کان
رحیما و غفورا حق سبحانہ و تعالیٰ تا قیامت اسکو انکی باقیات صالحات
رکھے اور جملہ مومنین و مومنات کو اس سے نفع دارین بخشے اور حضرت مولف
ادامہ اللہ تعالیٰ کو مصداق الدال علی الخیر کفاعلہ فرمائے آمین یا رب العلمین



تحفۂ رسائل بزبان اُردو موجودہ کتبخانہ تجارت مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۱۱

تفسیر ... اردو
... جلد بمبئی
تفسیر عزیزی اُردو پارہ
تبارک تقطیع کلان نظامی صحیح
ایضاً پارہ عم دہلی و برحاشیہ
تفسیر فاتحہ اُردو
تفسیر مرادیہ اُردو پارہ عم
تفسیر سورہ فاتحہ اُردو
تفسیر سورۂ یوسف منظوم
تفسیر ترجمان القرآن اُردو
حصہ اول سورۂ بقر
حصہ دوم آل عمران نسا کے آخر تک
حصہ سوم مائدہ سے انعام کے آخر تک
حصہ چہارم اعراف سے پارہ وعلموا کے آخر تک
حصہ پنجم بقیہ زون سے سورۂ یوسف کے تمام
حصہ ششم تفسیر عم و تبارک
تفسیر قادری ترجمہ اُردو
تفسیر حسینی کشوری کاغذ سفید دو جلد
تفسیر سورۂ تحریم منظوم از مولوی
... کریم و برحاشیہ مثنوی ...
از مولانا محمد اسمٰعیل صاحب شہید رح
تفسیر سورہ ہود از مولوی
سپہدار خان صاحب دہلوی
تفسیر سورۂ نوح اُردو

تفسیر سورہ بروج اُردو
تفسیر زاد الآخرۃ اُردو منظوم
ہر چہار جلد
تفسیر رؤفی اُردو از مولانا
رؤف احمد صاحب مطبوعہ بمبئی دو جلد مجلد
تفسیر آیۂ انما الاعمال بالنیات
الموسوم باحسن الاعمال مجتبائی
جمال النسائی المعروف بطہور صفا
تفسیر آیۂ لقد خلقنا الانسان فی
احسن تقویم
تفسیر خلیلی پارہ الم
ایضاً پارہ عم بزبان اُردو و تبارک
جواہر التفاسیر اُردو
مطبوعہ لکھنؤ تیس پارون
اور تیرہ سورتون کی تفسیر ہے
جو کتب معتبرہ اور تفاسیر
متعددہ سے اقتباس کیا ہے
پارۂ الم سورۂ یوسف سورۂ مریم
سورۂ یٰس سورۂ والصافات سورۂ حم
سورۂ دخان سورۂ فتح سورۂ النجم
سورۂ رحمن سورۂ واقعہ سورۂ جمعہ
سورۂ تغابن سورۂ طلاق
پارۂ تبارک عم
تفسیر سورۂ والفجر منظوم مجتبائی

تفسیر ابن کثیر دبر حاشیہ
نزہۃ القلوب۔ صرف پارۂ الم کی تفسیر ہے
تفسیر فتح الکریم ترجمہ تفسیر احمدی
خلاصۃ التفاسیر اردو
یہ نادر تفسیر اردو زبان معتبر
کتابون کے حوالے سے لکھی
گئی ہے قیمت فی جلد عہ
تفسیر موضح القرآن کامل
در ہفت جلد از شاہ عبد القادر رح
تفسیر حقانی بزبان اُردو
مطبوعہ مطبع مجتبائی یہ نادر
تفسیر سلیس اُردو مین ساتھ
جلدمین تمام ہوگی اسکی پانچ
جلدین طبع ہو چکین ہین جنکی
فروخت جاری ہے اور
چھٹی جلد قریب اختتام ہے

کتب مسائل فقہیہ اردو

راہ نجات مجتبائی صحیح خوشخط
حقیقۃ الصلوۃ مع مسائل ضروری نماز
شرع محمدی منظوم
رسالہ عقیقہ اُردو مجتبائی
فلاح دارین اُردو
احکام العیدین اُردو

تحریم النسا
راہ جنت لکھنؤ
گلزار جنت مجتبائی
تنبیہ الغافلین اُردو
تحفۃ الزوجین
ستہ ضروریہ شیعیہ
مالابد اُردو
زاد المعاد در بیان کلمہ کفر
از مولانا قطب الدین خان رح
رانڈونکی شادی
تحفہ حجالیہ رانڈونکی شادی کے بیان مین
رسالہ کلمات کفر
تحفۃ البحرین فی بیان طعام الدارین
بدر الکمال مسائل رویت ہلال نظام
فضائل الشہور والصیام
بہشت کا دروازہ
جسمین رمضان کے مسائل ہین
ترغیب الجماعۃ
رسالہ ستر عورت مجتبائی
خیر الکلام فی بنا دار الاسلام مجتبائی
مسلک الاحناف فی مسائل الاعتکاف
دافع الوسواس فی بیان الحیض والنفاس
تحقیق الحقوق صدیقی
تلک العشیر

نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب	نام کتاب
زبدۃ المناسک احکام حج وغیرہ	تمیز الکلام نظامی	شریعت کا کوڑا	نسائی شریف اردو
از مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی	احسن المسائل ترجمہ اردو	تعلیم اطفال در قرات	ابوداؤد مترجم اردو
سعادت دارین در بدعت بیلی	کنز الدقائق	تعلیم النسائی شروط الایمان	آثار امام محمد ترجمہ اردو
سعادت دارین در احکام والدین	نافعہ خریداران مجتبائی	قواعد التجوید	ترمذی شریف مترجم اردو
زاد السبیل الی دار الخلیل اردو	غایۃ الاوطار ترجمہ اردو	مجموعہ قرات شانزدہ مسائل	مظاہر حق ترجمہ اردو مشکوۃ شریف
صبح کا ستارہ مجتبائی	درمختار۔ کشوری	رفیق الصالحین	از نواب قطب الدین خان صاحب
قیامت نامہ بہشت نامہ اردو	ہزار مسئلہ	تبصرۃ الجمعہ	طریقۃ النجاۃ فی ترجمہ مصابیح
ہادی الناظرین ترجمہ	تطہیر الاموال	خلاصۃ المسائل	من المشکوۃ بزبان اردو
آداب الصالحین۔ فاروقی	فتوای میلاد	تیسیر الصلوۃ	حصہ اول - حصہ دوم حصہ سوم
الشمس اللامعہ کراہت	رسالہ حقہ	چشمہ فیض	حصہ چہارم ان حصوں میں تمام
جمعہ ثانیہ از مولوی رشید احمد صاحب	نجات المومنین مجتبائی	مسائل آب مصر	حدیثیں مشکوۃ کی عام فہم اردو میں
کنز المصلی	ترکیب الصلوۃ مجتبائی	حسن العقیدہ از شاہ ولی اللہ	ترجمہ ہو کر طبع کی گئی ہیں ان میں
فتاوی عالمگیری اردو	فتوای احتیاط الظہر "		کل مسائل ضروری درج ہیں
خطبہ جمعہ منظوم	فتاوائے بے نظیر	کتب حدیث بزبان اردو	مشارق الانوار کشوری
زجر شبان غیبت کا بیان	غنیۃ الطالبین مترجم اردو	چہل حدیث مترجم اردو	سلیقہ ترجمہ ادب المفرد امام
از مولوی عبدالحی رح	مفتاح الجنۃ محشی مجتبائی	تسخیر شرح چہل حدیث منظوم	تہذیب و اخلاق کی تمام حدیثیں
عمدۃ النصائح از مولوی عبدالحی رح	رسالہ سما والصلوۃ	از مولوی ہادی علی اشک مجتبائی	جمع کی ہیں۔
کفایت المصلی از عبداللہ شاہ	آبحیات نظامی	بلوغ المرام مترجم اردو	بہار خلد۔ شرح شمائل ترمذی
دیوبندی منظوم	مجموعہ استفتاء درباب	فیض الباری اردو ترجمہ	ریاض الصالحین ترجمہ اردو
مجموعہ تسع رسائل	اثبات بست رکعت تراویح	صحیح بخاری مطبوعہ لاہور پارہ اول	ریاض الصالحین تصنیف امام نووی
رفاہ المسلمین ترجمہ اردو مسائل [illegible]	عدم جواز مواکلت با غیر اہل اسلام	ایضاً پارہ دوم	تحفۃ الاخیار ترجمہ اردو مشارق الانوار
از مولانا شاہ اسحٰق صاحب رح مجلد	عدم جواز دولے حرام	ایضاً پارہ سوم	مجالس الابرار مترجم اردو [illegible]
ضروری مسائل حالت مولود	جواز نماز جمعہ در دیہات ہند نظامی	ایضاً پارہ چہارم	کشف الغطا ترجمہ [illegible]
تا وفات جو کچھ کرنا چاہیے	رسالہ مانعۃ الزنا	ایضاً پارہ پنجم	
سب لکھا ہے۔ مجتبائی	اثبات السہو	ایضاً پارہ ششم	
خلاصۃ الفقہ	تعلیم النسا	مسلم شریف مترجم اردو	